سہ ماہی نئی دہلی

خبرنامہ

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

جلد نمبر:۱۰ جنوری تا مارچ ۲۰۱۶ء شمارہ نمبر:۲

ایڈیٹر

(مولانا) محمد ولی رحمانی

خط و کتابت کا پتہ

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

1/ 76A، مین مارکیٹ اوکھلا گاؤں، جامعہ نگر، نئی دہلی-۲۵

Tel:. 011-26322991, Telefax:. 011-26314784

E-mail: aimplboard@gmail.com / Web: www.aimplboard.in

پرنٹر و پبلیشر سید نظام الدین نے اصیلہ آفسیٹ پرنٹرس دریا گنج نئی دہلی-۲ سے چھپوا کر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ 1/ 76A، مین مارکیٹ اوکھلا گاؤں، جامعہ نگر، نئی دہلی-۲۵ سے شائع کیا

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	اسمائے گرامی	صفحہ
۱	پیغام	(حضرت) مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی	
۲	ابتدائیہ	(حضرت) مولانا محمد ولی رحمانی	۳
۳	کارروائی اجلاس مجلس عاملہ بورڈ امروہہ	مولانا رضوان احمد ندوی	۶
۴	جناب محمد عبدالرحیم قریشیؒ - ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہوں جسے؟	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی	۲۱
۵	جناب عبدالستار یوسف شیخ صاحبؒ......	وقارالدین لطیفی	۲۸
۶	نشہ کی عادت انفرادی مصیبت، سماجی لعنت	مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی	۲۹
۷	یکساں سول کوڈ کی درخواست مسترد	محمد ناظم الدین فاروقی	۳۲
۸	دین اور دستور بچاؤ تحریک کی سرگرمیاں	وقارالدین لطیفی	۳۵
۹	مرکزی دفتر بورڈ کی سرگرمیاں (مختصر رپورٹ)	وقارالدین لطیفی	۴۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیغام

(حضرت مولانا) سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم
صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

ألحمد لله رب العالمین، والصلاة والسلام علی خاتم الأنبیاء والمرسلین، وعلیٰ اٰله وصحبه أجمعین، و بعد.

ملت اسلامیہ کا یہ اہم ادارہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ اپنی عمر کے نصف صدی کے مرحلہ میں داخل ہونے کے قریب ہے، یہ اپنی پانچویں دہائی میں چل رہا ہے، اس نے اپنی سابقہ مدت میں شریعت اسلامی کے تحفظ اور ملت کی بنیادی ضرورت کے لیے متحدہ کوشش کا فرض انجام دیا، اور اس میں ملت کی جلیل القدر شخصیتوں کا نمایاں حصہ رہا، اور ملت کے مختلف مسلکوں اور جماعتوں کی طرف سے قیمتی تعاون ملتا رہا، ملت کے وحدتی وتعاونی کردار نے اس ادارہ کو خصوصی اثر انداز بننے میں مدد دی، اور وہ الحمدللہ برابر قائم ہے اور امید ہے کہ ملت کے سربرآوردہ حضرات ادارہ کی اس اہمیت کا لحاظ رکھتے ہوئے توجہ کا ثبوت دیں گے، اور اس طرح ملت کی تقویت اور اس کے دینی تقاضوں کے انجام پانے کے فائدہ کا ذریعہ بنتے رہیں گے۔

ملت کے مذہبی تقاضوں کی حفاظت اور بقاء کو الحمدللہ اس ادارہ کی مؤثر کارگذاری حاصل ہے، اور انشاءاللہ اس ادارہ کے ارکان کو ادارہ کے اختیار کردہ اس دائرۂ عمل کو قائم رکھنا ہے، ملت اسلامیہ ہند مرکز اسلام سے دور واقع ہونے پر اپنی دینی ضرورت اور زندگی کے ناگزیر بنیادی تقاضوں کو انجام دینے کے سلسلہ میں یہاں کے علماء نے خود کفیل ہونے کا اہتمام رکھا، لہٰذا اس کے لیے ملت کی کوششوں کو جس سنجیدہ اور تعمیری رویہ کی ضرورت ہے، الحمدللہ وہ اس ملک کے مذہبی وعلمی اداروں نے پورا کیا ہے، اس کے لیے اس ادارہ نے اپنی مضبوط کارکردگی کے ذریعہ اپنی شریعت کے تحفظ کے پہلوؤں پر پوری توجہ دی، ملت کے دیگر تقاضوں کے دائروں تک پھیلنے میں احتیاط کی، تاکہ اس کی اہمیت اور قوت برقرار رہے، اس کے لیے اس ادارہ کے اولین قائدین نے اچھی مثال قائم کی، اس مثال سے ہم کو رہنمائی ملتی ہے، اور انشاءاللہ ملتی رہے گی۔

ملک کے تازہ مرحلہ میں بورڈ کی ذمہ داری بڑھ گئی ہے، کیوں کہ ایک طرف ملک کا اقتدار اب سابقہ طرز عمل سے الگ اور مختلف رجحان کا حامل ہے، اور دوسری طرف بورڈ کے سربرآوردہ قائدین میں سے کئی کی کمی بھی پیش آ گئی ہے، گذشتہ قریبی مدت میں سابق جنرل سکریٹری کے علاوہ اسسٹنٹ جنرل سکریٹری اور ایک قدیم ترین سکریٹری اس دنیاوی زندگی سے آخرت کی طرف منتقل ہوگئے ہیں، مولانا سید نظام الدین نے بورڈ کی انتظامی سرپرستی بڑی خوش اسلوبی سے انجام دی، بورڈ کے وقار کو مدد ملی، ان کی معاونت محمد عبدالرحیم قریشی صاحب کرتے رہے، ان کے اسسٹنٹ کی حیثیت سے بورڈ کے قانونی اور دفتری معاملات کو فکر مندی اور دانش مندی سے انجام دیا، اور جناب عبدالستار یوسف شیخ نے بورڈ کے شروع سے سکریٹری رہ کر بورڈ کو تقویت پہونچائی، اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔ اب ان کی ذمہ داری بھی ان کے رفقاء کار پر آ گئی ہے، جس کو انہیں انجام دینا ہے، ان میں سے مولانا محمد ولی رحمانی صاحب کو جنرل سکریٹری کی علالت کے زمانے میں ان کا قائم مقام نامزد کیا گیا تھا، جس کو وہ بخوبی انجام دے رہے ہیں۔

بورڈ کے بنیادی کارگزار حضرات کے علاوہ بورڈ کے عام ارکان کو بھی بورڈ کی اہمیت وطاقت کی حفاظت کی فکر رکھنا ہے، وہ سابقہ کام اور مقصد کار کو دیکھتے رہے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ بورڈ کا کام اہمیت کے ساتھ نزاکت بھی رکھتا ہے، اس اہمیت اور نزاکت کو انہیں اپنے سامنے رکھنا ہے، اہم مقصد کے حصول کے لیے کیا کارگر ذرائع ہو سکتے ہیں اور ان ذرائع کی طاقت وتاثیر کا صحیح اندازہ کرنا اور عمل میں لانا ہے، بورڈ کے ذمہ دار حضرات کو اللہ رب العزت نے جو بصیرت اور قوت عمل عطا فرمائی ہے، امید ہے کہ اس سے بورڈ کو اپنا مقررہ فریضہ انجام دینے میں پوری مدد ملے گی، اس کے لیے کوشش کے ساتھ اس کائنات کے خالق اور قادر مطلق سے دعا بھی مانگتے رہنا چاہیے۔

❁❁❁

ابتدائیہ

مولانا محمد ولی رحمانی
کارگزار جنرل سکریٹری بورڈ

ہمارا ملک مختلف مذہبوں، تہذیبوں، زبانوں اور الگ الگ روایات اور رسم و رواج کا ملک ہے، یہی تنوع اور رنگارنگی اس کا حسن ہے، اور اس نے اس کو ایک خوبصورت گلدستہ بنادیا ہے، یہ ملک صدیوں سے اسی مزاج کا رہا ہے، خاص کر مسلمانوں نے اپنے عہد اقتدار میں اس مزاج کو پروان چڑھایا، اور مسلم حکمرانوں نے ہندوؤں اور مسلمانوں کو اپنی دو آنکھوں کا درجہ دیا، پھر جنگ آزادی میں سبھوں نے مل کر جدوجہد کی اور پورا ملک ''ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، بھائی بھائی، بھائی بھائی'' کے محبت آمیز نعروں سے گونجتا رہا، ملک کے آزاد ہونے کے بعد جب بابا صاحب امبیڈکر کی قیادت میں ملک کا دستور بنا، تو اس میں بھی کثرت میں وحدت کے تصور کو ملحوظ رکھا گیا، اور تمام مذہبی، سماجی و تہذیبی اکائیوں کے تشخص کی حفاظت کا اطمینان دلایا گیا۔

لیکن ایک بدبختانہ پہلو یہ ہے کہ برطانوی سامراج کے عہد سے ہی ایک ایسا گروہ پیدا ہوگیا تھا، جس نے نفرت کی آگ سلگانی شروع کی، اور بھارت میں بسنے والوں کے درمیان انگریزوں کی شہ پر تفریق کی دیوار کھڑی کرنے لگا، ملک کے آزاد ہونے کے بعد بھی اس کی یہ سازش جاری رہی، اور جو لوگ اپنے آپ کو سیکولرزم کا نمائندہ کہتے رہے ہیں، ان کی ذمہ داری تھی کہ وہ اس دیوار کو ڈھادیتے اور نفرت کی آگ بجھا کر دم لیتے، لیکن انہوں نے اس کی طرف توجہ نہیں کی، اور وقتی سیاسی مفادات کے تحت کام کرتے رہے، اس کا نتیجہ ہے کہ آج نفرت کی تبلیغ کرنے والے لوگ اقتدار کی اونچی چوٹی پر چڑھ چکے ہیں، اور اب ان کی جسارت یہاں تک پہونچ چکی ہے کہ وہ ملک کے سیکولر ڈھانچے کو تباہ کردینا چاہتے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ دستور سے سیکولرزم کا لفظ نکال دیا جائے، مذہبی آزادی پر روک لگادی جائے، دلتوں کے حقوق غصب کر لیے جائیں، اور ملک کے آئین کو براہ راست یا بالواسطہ طریقہ پر مسخ کردیا جائے۔

دستور میں مفسدانہ تبدیلی کی کوشش کے ساتھ ساتھ یہ حکومت مذہبی حقوق کے لیے بھی خطرہ بنی ہوئی ہے، اس نے اپنے منشور میں یکساں سول کوڈ کو نافذ کرنے کی بات کہی ہے، جس سے براہ راست مسلمانوں، عیسائیوں اور دوسری مذہبی اقلیتوں کے حقوق متاثر ہوں گے، آزادی کے پہلے کے جن قوانین سے واضح طور پر مسلم پرسنل لا کا تحفظ ہوتا ہے، ان کو از کار رفتہ قرار دے کر ختم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، سوریہ نمشکار، یوگا، سرسوتی وندنا اور وندے ماترم کے ذریعہ خالص ہندو آئیڈیالوجی کو مسلط کیا جارہا ہے، نصاب تعلیم کو زعفرانی رنگ میں رنگنے کی کوشش کی جارہی ہے — سکھ، لنگایت اور دلت جو اپنے آپ کو ہندو نہیں مانتے، کو زبردستی ہندو بنادیا گیا ہے، بیف کھانے اور دلتوں کے اونچی ذات والوں کے مندروں میں جانے پر انسانوں کو قتل کیا جارہا ہے، نیز عیسائیوں کے بہت سے چرچ جلادیئے گئے ہیں، غرض کہ مختلف طریقوں سے مذہبی اقلیتوں پر جبر و دباؤ کا سلسلہ جاری ہے۔

ان حالات میں ضروری تھا کہ تمام محبّ وطن اور انصاف پسند شہریوں کو ساتھ لے کر ملک کے دستور اور ملک میں بسنے والے تمام

لوگوں کے مذہبی حقوق کا تحفظ کیا جائے ،اسی لیے مسلم پرسنل لا بورڈ نے دین اور دستور بچاؤ تحریک شروع کی ہے، اس میں دوسری اقلیتوں ، دلتوں اور انصاف پسند برادران وطن کو ساتھ لینے کی کوشش کی جارہی ہے، تاکہ فرقہ پرست عناصر اس کو ہندو مسلم مسئلہ نہ بنا سکیں، یہ نہ صرف ہمارے ملی وجود کو بچانے کی کوشش ہے، بلکہ یہ وطن عزیز سے محبت کا تقاضا اور اس کی سالمیت، وحدت اور ہم آہنگی کو برقرار رکھنے کے لیے ایک مخلصانہ جدوجہد بھی ہے،اس لیے ہم سب کو مل کر اس تحریک کو قوت پہونچانی چاہئے ،اور بورڈ کی آواز پر لبیک کہنا چاہئے۔

جہاں ملک کے سیکولر کردار کو خطرہ ہے، وہیں ملک کی اخلاقی قدریں بھی خطرہ میں ہیں، گذشتہ یو پی اے دور حکومت میں دہلی ہائیکورٹ کا فیصلہ بڑی حد تک ہم جنسی کی تائید میں آچکا تھا،مسلم پرسنل لا بورڈ نے اس کے خلاف اپیل دائر کی ،لیکن اس سلسلہ میں سابق حکومت کا رویہ نہایت شرمناک رہا،خوشی کی بات ہے کہ سپریم کورٹ نے بڑی حد تک اس موقف کو قبول کیا، جو بورڈ کا تھا،مگر ادھر پھر آر ،ایس ،ایس کے بعض ذمہ داروں کا بیان سامنے آیا ہے کہ ہم جنسی کو جرم شمار نہیں کیا جانا چاہئے، البتہ اس کو ایک ادارے کی شکل دینا اور باضابطہ ہم جنسی کی بنیاد پر نکاح کرنا قابل اعتراض ہے، یہ نہایت گمراہ کن بیان ہے، ایک ایسی تنظیم کی طرف سے اس بیان کا آنا جو اپنے آپ کو ایک مذہب کا نمائندہ کہتی ہے، نہایت ہی افسوسناک ہے، آج کل آر ،ایس ،ایس جو کچھ کہتی ہے، حکومت اس کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرتی ہے، اس لیے یہ کہنا مشکل ہے کہ آئندہ اس مسئلہ پر حکومت کا کیا موقف ہوگا؟ —— لیکن بہر حال اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ جہاں ایک طرف عدم رواداری، شدت پسندی اور جمہوری قدروں کی پامالی کا راستہ اختیار کیا جارہا ہے، وہیں دوسری طرف اخلاقی اقدار کو بھی پامال کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

ادھر عدالتوں نے نہایت افسوسناک اور حیران کن قدم اٹھائے ہیں، مسلم پرسنل لا کا تحفظ ہمارے دستور کا حصہ ہے، اور یہ گویا مسلمانوں سے حکومت ہند کا معاہدہ ہے، کہ ان کے مذہبی معاملات سے کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کی جائے گی،اس کے باوجود عدالت کی طرف سے بطور خود حکومت سے تعدد ازدواج یا طلاق کے سلسلہ میں شریعت مخالف قانون سازی کا مطالبہ کرنا ، یا کسی جج کا یہ کہنا کہ اگر مردوں کو چند نکاح کی اجازت ہے تو عورتوں کو بھی چند شوہر کی اجازت ہونی چاہئے؟ یہ ایسی باتیں ہیں، جو ہرگز ان کے مقام وعہدہ کے شایان شان نہیں ہیں، بلکہ یہ اپنی حدود سے تجاوز کرنا ہے،معذرت کے ساتھ عرض کرنا پڑتا ہے کہ ہمارے معزز جج صاحبان نے قانون کی تشریح کرنے کے بجائے خود قانون وضع کرنا شروع کردیا ہے، دستور وقانون کے بجائے وہ اپنی سوچ اور اپنے نظریہ کو مسلط کرنے لگے ہیں، یہ ہرگز قابل قبول نہیں ہے، بورڈ نے اس سلسلہ میں عدالتی چارہ جوئی شروع کردی ہے، اور انشاءاللہ ایک منصوبہ کیساتھ بورڈ اس سلسلہ میں رائے عامہ کو بھی بیدار کریگا۔

موجودہ حکومت مسلسل اس بات کے لیے کوشاں ہے کہ اصل مسئلہ سے لوگوں کی توجہ ہٹادی جائے ،اس کے لیے کبھی گاؤکشی کا قضیہ چھیڑا جاتا ہے، کبھی جے ، این ، یو کے اسٹوڈنس کے سلسلہ میں مسئلہ اٹھادیا جاتا ہے، اور بی جے پی کی تائید پر مبنی طلبہ تنظیم کے اشارہ پر مسلمان اور دلت طلبہ کے خلاف نامنصفانہ کارروائی کی جاتی ہے، کبھی یوگا کا شور برپا کیا جاتا ہے، اور اب ایک نیا مسئلہ ''بھارت ماتا کی جئے'' کے عنوان سے کھڑا کیا گیا ہے، جس کے پیچھے مذہبی تصور کارفرما ہے، حب الوطنی کے اظہار کے لیے بہت سی تعبیرات ہوسکتی ہیں، اور ملک کے ہرشہری کو اختیار ہے کہ وہ اپنے پسندیدہ الفاظ میں اپنے جذبات کا

اظہار کرے، ان پر کوئی نعرہ تھوپا نہیں جاسکتا اور نہ حب الوطنی کا ثبوت ایسے ہر نعرہ کو لگانا ہے، پھر یہ کہ ہمارے ملک کا دستور بھی ایسے نعروں کو کسی پر لازم قرار نہیں دیتا، بھارت میں آباد عیسائی، سکھ، کمیونسٹ اور مختلف طبقے اس نعرے کے مخالف ہیں، اور یہ نعرہ وہ لوگ لگا رہے ہیں، جنہوں نے آزادی کی لڑائی میں اپنے خون کے ایک قطرہ کی بھی قربانی نہیں دی، اور جو جنگ آزادی کے وقت بدیشی آقاؤں کے حامی ومدد گار تھے۔

مسلم پرسنل لا بورڈ کی سب سے بڑی طاقت ملت کا اتحاد ہے، ہم متحد رہ کر ہی مخالف سازشوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں، اگر خود ہماری ہی صفوں میں انتشار پیدا ہوجائے، اور ہم مختلف خانوں میں بٹ جائیں، تو فرقہ پرست طاقتوں کا مقصد پورا ہوجائے گا، اور ہم اس ظلم وناانصافی کا مقابلہ نہیں کرسکیں گے، جس کا شکار بلا کسی امتیاز کے مسلمانوں کے تمام حلقوں کو بنایا جارہا ہے، اس وقت عالمی سطح پر بھی اور ملکی سطح پر بھی اس بات کی کوشش کی جارہی ہے کہ مسلمانوں میں مسلکی اختلافات کو ابھارا جائے، انہیں آپس میں اس طرح ٹکرا دیا جائے کہ وہ آپسی اختلافات میں الجھے رہیں، اپنے حقیقی مسائل کی طرف متوجہ ہونے کا ان کو موقعہ ہی نہیں مل سکے، اور وہ کوئی مشترکہ کوشش نہ کرپائیں، اس مقصد کے لیے دیوبندی، بریلوی، شیعہ، سنی، حنفی اور اہل حدیث اختلافات کو ابھارنے کی کوشش کی جارہی ہے، ایسے موقعہ پر تمام مسالک کے قائدین اور مقتدی شخصیتوں کا فریضہ ہے کہ وہ دشمنوں کی سازش کو سمجھیں، باہمی اختلافات کو برسر عام لانے سے خود بھی بچیں اور اپنے ماننے والوں کو بھی اس سے روکیں، نیز نفرت انگیز تقریروں پر خاص طور سے روک لگائیں، اور مشترک مسائل کے لیے ایک ساتھ مل بیٹھ کر غور کرنے اور جد وجہد کرنے کا ماحول بنائیں، ورنہ مسلمانوں کو تنہا کرنے اور انہیں بدنام ورسوا کرنے کی سازشیں کی جارہی ہیں، ہم ان کا مقابلہ نہیں کرسکیں گے۔

کچھ ہی عرصہ پہلے بورڈ کے سابق جنرل سکریٹری حضرت مولانا سید نظام الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہوئی، ابھی ہم لوگ اس صدمہ سے نکل بھی نہیں پائے تھے کہ بورڈ کے اسسٹنٹ جنرل سکریٹری محترم جناب محمد عبدالرحیم قریشی صاحب بھی اللہ کو پیارے ہوگئے، بورڈ کے لیے انہوں نے جو عظیم خدمات انجام دی ہیں، وہ ناقابل فراموش ہیں، عدالتی کارروائی ہو، بورڈ کی ترجمانی ہو، حکومت کے سامنے بورڈ کے موقف کی وضاحت ہو یا بورڈ کی جانب سے اٹھنے والی تحریکوں کو آگے بڑھانا ہو ہر پہلو سے انہوں نے بورڈ کے کاموں میں نمایاں کردار ادا کیا ہے، اس کے علاوہ دینی حمیت اسلام پر استقامت اور اس راہ میں کسی بھی آزمائش کے لیے سینہ سپر رہنا ان کے امتیازی اوصاف تھے۔

محترم قریشی صاحب کی وفات کے کچھ ہی عرصہ بعد بورڈ کے سب سے سینئر سکریٹری محترم جناب عبدالستار یوسف شیخ صاحب بھی دنیا سے رخصت ہوگئے، وہ مسلم پرسنل لا کنونشن ۱۹۷۲ء کی مجلس استقبالیہ کے ذمہ داروں میں تھے، جب بورڈ کی تشکیل ہوئی تو پہلے دن سے وہ بورڈ کے سکریٹری رہے، اور ہر موقعہ پر اس قافلہ کی سالاری کی، اجلاس اجین سے پہلے بورڈ کا جو اجلاس ممبئی میں منعقد ہوا، وہ انہیں کی سرپرستی میں ہوا، اس اجلاس کی حسن انتظام کی اور بالخصوص اجلاس عام کی تمام لوگوں نے تعریف کی ـــــ دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کی خدمات کا بہتر سے بہتر صلہ عطاء فرمائے، اور بورڈ کو ان کا نعم البدل میسر ہو۔ وما ذالک علی اللّٰہ بعزیز

❁ ❁ ❁

کارروائی اجلاس مجلس عاملہ بورڈ امروھہ

مرتب: مولانا رضوان احمد ندوی

آج مورخہ ۹ ردسمبر ۲۰۱۵ء آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی مجلس عاملہ کا اجلاس راشدہ بیگم ڈگری کالج نزد میسکو پبلک اسکول دھنورا روڈ امروھہ (یوپی) میں نائب صدر بورڈ حضرت مولانا ڈاکٹر سید کلب صادق صاحب قبلہ مجتہد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں درج ذیل اراکین عاملہ اور مدعوئین کرام نے شرکت کی۔

ارکان عاملہ

۱۔ حضرت مولانا ڈاکٹر سید کلب صادق صاحب قبلہ مجتہد نائب صدر بورڈ لکھنؤ

۲۔ حضرت مولانا کاکا سعید احمد عمری صاحب نائب صدر بورڈ عمرآباد

۳۔ حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب کارگزار جنرل سکریٹری بورڈ مونگیر

۴۔	جناب پروفیسر ریاض عمر صاحب خازن بورڈ	دہلی
۵۔	مولانا عبدالوہاب خلجی صاحب	دہلی
۶۔	حکیم مولانا محمد عبداللہ مغیثی صاحب	میرٹھ
۷۔	مولانا محمد فضل الرحیم مجددی صاحب	جے پور
۸۔	مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی صاحب	لکھنؤ
۹۔	مولانا انیس الرحمٰن قاسمی صاحب	پٹنہ
۱۰۔	مولانا ڈاکٹر یٰسین علی عثمانی بدایونی صاحب	بدایوں
۱۱۔	پروفیسر ڈاکٹر مولانا محمد سعود عالم قاسمی صاحب	علی گڑھ
۱۲۔	مولانا احمد بن یعقوب دیولوی صاحب	بھروچ
۱۳۔	جناب کمال فاروقی صاحب	دہلی
۱۴۔	ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس صاحب	دہلی
۱۵۔	پروفیسر شکیل احمد صمدانی صاحب	علی گڑھ
۱۶۔	جناب عارف مسعود صاحب	بھوپال
۱۷۔	مولانا عبدالشکور قاسمی صاحب	کولم
۱۸۔	حاجی جمیل منظر صاحب	کولکاتا
۱۹۔	محترمہ نور جہاں شکیل صاحبہ	کولکاتہ
۲۰۔	ڈاکٹر اسماء زہرا صاحبہ	حیدرآباد
۲۱۔	محترمہ ڈاکٹر صفیہ نسیم صاحبہ	لکھنؤ

مدعوئین کرام

۱۔	جناب ای ابوبکر صاحب	کوزی کوڈ
۲۔	مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب	مالیگاؤں
۳۔	مولانا محمد سفیان قاسمی صاحب	دیوبند
۴۔	مولانا محمد اسلام قاسمی صاحب	دیوبند
۵۔	مولانا عبدالخالق سنبھلی صاحب	دیوبند
۶۔	مولانا سید اشہد رشیدی صاحب	مرادآباد
۷۔	مولانا آس محمد گلزار قاسمی صاحب	میرٹھ
۸۔	جناب سلطان احمد صاحب (ایم پی)	کولکاتہ
۹۔	مولانا محمد وقارالدین لطیفی ندوی صاحب	دہلی
۱۰۔	مولانا رضوان احمد ندوی صاحب	پٹنہ
۱۱۔	محترمہ ممدوحہ ماجد صاحبہ	دہلی

ایجنڈا (۱) کے تحت حضرت مولانا محمد فضل الرحیم مجددی صاحب (جے پور) کی تلاوت کلام پاک سے اجلاس کا آغاز جناب مولانا ڈاکٹر سید کلب صادق صاحب قبلہ مجتہد نائب صدر بورڈ کی صدارت میں ہوا۔ بعد ازاں بورڈ کے کارگزار جنرل سکریٹری حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ صدر بورڈ حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی صاحب اپنی علالت کے باعث تشریف نہیں لا سکے انہوں نے اپنا ایک پیغام ارسال فرمایا ہے جس کو آپ حضرات کے سامنے پڑھ کر سنایا جارہا ہے۔

’’آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی عاملہ کا یہ اجتماع یوپی کے اہم مقام امروہہ میں منعقد ہو رہا ہے، اس کے لیے عاملہ کے رکن جناب کمال فاروقی صاحب اور مولانا عبداللہ مغیثی صاحب نے فکرمندی اور نظم و انتظام کے لیے ضروری توجہ کی ہے، اور امید ہے کہ ان کی فکرمندی اور کوشش کا اچھا اثر ظاہر ہوگا، اور یہ ان شاء اللہ بورڈ کے سکریٹری جنرل کے منصب کے حامل مولانا سید محمد ولی رحمانی کی سرکردگی میں

اچھے نتائج کا حامل ہوگا، وہ ہندوستان کے حالات پر اچھی نظر رکھتے ہیں، بورڈ کے عاملہ کے دو اجتماعات گذشتہ ایک سال کے دوران انجام پا چکے ہیں، یہ تیسرا اجتماع ان ہی دو اجتماعات کی تقویت اور کارکردگی کو مزید ترقی دینے کے لیے مفید و معاون ہوگا، اس میں شرکت کی جو میری ذمہ داری تھی مجھے افسوس ہے کہ طبیعت کی ناسازی اجتماع کے دو روز قبل پیش آ کر اجتماع میں شرکت سے مانع بن گئی، سکریٹری جنرل صاحب نے اس مانع شرکت کو دیکھتے ہوئے امروہہ جاتے ہوئے لکھنو کا راستہ اختیار کیا اور تبادلہ خیال کیا، اور مفید ملاقات رہی۔

ہندوستان کی اکثریت و اقلیتوں کے درمیان تعلقات اور مسلم اقلیت کے شریعت اسلامی پر عمل کرنے کی ضمانت ہندوستان جیسے ملک میں جو مختلف مذاہب اور تہذیبوں کا ملک ہے، خصوصی اہمیت رکھتا ہے، اس پر نظر رکھنے اور مناسب طریقہ اختیار کرنے کی ذمہ داری ہمارے بورڈ نے لے رکھی ہے، جس کو ہمارے بزرگوں نے بخوبی نبھایا ہے، امید ہے کہ موجودہ ذمہ دار حضرات اس کو اسی توجہ اور حکمت عملی سے چلائیں گے۔

میں اس اجتماع میں حاضر نہیں ہو رہا ہوں، لیکن میرا دل شریک ہے، اور اچھی توقع رکھتا ہوں، بورڈ کی عاملہ کے اس اجتماع کے بعد ایک عوامی اجتماع بھی ہے جس کے لیے جناب کمال فاروقی اور مولانا عبداللہ مغیثی صاحب اور ان کے رفقاء نے کوشش صرف کی ہے، ان کی محنت قابل قدر ہے، یہ اجلاس بورڈ کے مقاصد کی تقویت کے لیے منعقد کیا جا رہا ہے، جس کے ذریعہ عوام میں بورڈ کی خیر خواہانہ اور امن پرور پالیسی کا تعارف کرانا ہے، امید ہے کہ وہ اسی کے مطابق عمل میں آئے گا، امید ہے کہ یہ اجتماعات اچھے اثرات کا ذریعہ بنیں گے۔

محمد رابع حسنی ندوی	۲۵/۲/۱۴۳۷ھ
ندوۃ العلماء لکھنو	۸/۱۲/۲۰۱۵ء

ایجنڈا (۲) کے تحت اجلاس نے بورڈ کے سابق جنرل سکریٹری اور ملک کے بلند پایہ بزرگ عالم دین امیر شریعت حضرت مولانا سید نظام الدین صاحب کے سانحہ ارتحال پر گہرے رنج وغم کے ساتھ اظہار تعزیت کیا، حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب نے فرمایا کہ مولانا نے ایک لانبے عرصہ تک امارت شرعیہ کے امیر شریعت اور بورڈ کے جنرل سکریٹری کی حیثیت سے کامیاب اور نمایاں خدمات انجام دی ہیں، جو ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور جنت الفردوس عطا کرے۔ کارگزار جنرل سکریٹری بورڈ نے یہ بھی فرمایا کہ گذشتہ عاملہ (منعقدہ ۷/جون ۲۰۱۵ء) کے بعد کئی اصحاب نے داغ مفارقت دیدی ہے۔ مرحوم ارکان بورڈ میں مولانا قدیر احمد شاہ اداء الآمری صاحب بنگلور (متوفی ۲۸/اگست ۲۰۱۵ء) مولانا مفتی محمد شمس الدین خان آفریدی صاحب بھوپال (متوفی ۱۵/جون ۲۰۱۵ء) ڈاکٹر سید عبدالحلیم سلفی صاحب دربھنگہ (متوفی ۷/اگست ۲۰۱۵ء) مولانا محمد ریاض الدین فاروقی ندوی صاحب (متوفی ۱۶/ستمبر ۲۰۱۵ء) کے علاوہ ملک کی چند اہم شخصیات سید خواجہ حسن ثانی نظامی سجادہ نشین درگاہ محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ، مولانا منیر احمد قاسمی قاضی شریعت سیتاپور، سابق صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام صاحب، مولانا عبدالرحیم بستوی صاحب استاذ دارالعلوم دیوبند، مولانا سید عبدالسمیع جعفری ندوی امیر جمعیت اہل حدیث بہار، مولانا محمد یعقوب اشرف صاحب گجرات، مولانا محمد ابراہیم ایٹالوی صاحب اور مولانا سید شوکت علی کوکنی صاحب امام جامع مسجد ممبئی کے انتقال پر رنج وملال کا اظہار کیا پھر صدر جلسہ نے مرحومین کے لئے دعاء مغفرت کرائی۔

سابق جنرل سکریٹری بورڈ حضرت مولانا سید نظام الدین صاحب (متوفی ۱۷/اکتوبر ۲۰۱۵ء) کی وفات پر اظہار تاسف کرتے ہوئے ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی صاحب نے کہا کہ آپ کے انتقال سے ایک بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے، آپ نے بہت ہی نازک موقعوں پر ملت اسلامیہ کی صحیح رہنمائی کی اور بورڈ کے کاز کو پوری قوت اور جرأت کے ساتھ آگے بڑھایا اور ہم سبھوں کے لئے ایک نمونہ چھوڑا ہے، ہم سب ان کے نقش قدم پر چلنے کا عہد دہرائیں، الحمد للہ حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب کی فعال قیادت سے تحفظ شریعت کا یہ کارواں آگے بڑھ رہا ہے اس لئے ہم سب اس موقعہ پر حضرت والا کی قیادت پر مکمل اعتماد کا بھی اظہار کریں۔ مولانا عبدالوہاب خلجی صاحب نے فرمایا کہ ذاتی طور پر مجھے دو مرتبہ حضرت مولانا سید نظام الدین صاحب کی حلم و بردباری اور حوصلہ افزائی سے قوت ملی، ایک موقعہ تھا کہ گجرات کے اجلاس بورڈ میں جب تحفظ شریعت تحریک کو منظم کرنے کی تجویز پاس ہوئی تو آپ نے بہت اصرار کے ساتھ یہ ذمہ داری مجھ پر ڈالی اور قدم قدم پر رہنمائی فرماتے رہے اور دوسرا موقعہ

بابری مسجد کی بازیابی کے لئے فریق ثانی سے گفت وشنید پر اصرار تھا۔ میں نے اس وقت ان کے اندر جو دینی بصیرت اور قوت ارادی دیکھی اس منظر کو کبھی فراموش نہیں کرسکتا۔ جناب پروفیسر ریاض عمر صاحب خازن بورڈ نے کہا کہ مولانا کی دینی وملی خدمات کا جس قدر بھی تذکرہ کیا جائے کم ہے مگر معاملات میں صفائی وستھرائی اور حسابات کی باریکیوں پر ان کی نظر نے مجھے بیحد متاثر کیا، میرا خیال تھا کہ علماء حساب وجغرافیہ سے ناواقف ہوا کرتے ہیں لیکن میں نے مولانا کو دیکھا کہ وہ حساب کے دروبست اور قانونی نکات پر گہری نظر رکھتے تھے اور مجھے برابر اس پہلو پر صائب رائے دیا کرتے تھے جس سے مجھے روشنی ملتی رہی اور مجھے ان کی دور اندیشی اور طویل تجربات سے بہت فائدہ پہونچا۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات کو بلند کرے۔ مولانا محمد سعود عالم قاسمی صاحب نے کہا کہ بلاشبہ حضرت مولانا ملت کے مسیحا تھے ہمارے درمیان سے ان کا اٹھ جانا ایک بڑا سانحہ ہے، جناب ڈاکٹر قاسم رسول الیاس صاحب نے کہا کہ بہت سے نازک موقعہ پر انہوں نے ہماری ہمت افزائی کی اور ملت کی صحیح رہنمائی کی جو تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ ڈاکٹر صفیہ نسیم صاحبہ نے کہا کہ مولانا کے انتقال سے ایک خلا کا احساس ہوتا ہے وہ عورتوں کو اسلامی پردہ میں رہنے اور اپنے طریقہ زندگی سے مثالی کردار پیش کرنے کی برابر تلقین فرماتے اجلاس میں شریک تمام خواتین ارکان بھی تعزیت کا اظہار کررہی ہیں۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ مجلس عاملہ نے اظہار تعزیت کے بعد درج ذیل تجویز تعزیت منظور کی:

"آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس بورڈ کے موٴقر جنرل سکریٹری حضرت مولانا سید نظام الدین صاحب (متوفی ۱۷/اکتوبر ۲۰۱۵ء) کے سانحہ ارتحال پر گہرے دکھ اور صدمے کا اظہار کرتا ہے، بلاشبہ ان کی مدبرانہ قیادت، مومنانہ فراست اور اقدام وعمل کی ممتاز صلاحیت سے بورڈ کو بڑا فائدہ پہونچا، اور اس کے کاموں کو بڑی وسعت وقوت حاصل ہوئی۔

مجلس عاملہ کا یہ اجلاس ان کی عظیم خدمات اور بیش بہا قربانیوں اور کارناموں کا اعتراف کرتے ہوئے ان کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے، ان کے لئے مغفرت اور رفع درجات کی دعا کرتا ہے اور ان کے پسماندگان ومعتقدین کی خدمت میں تعزیت مسنونہ پیش کرتا ہے۔"

ایجنڈا (۳) کے تحت اجلاس نے سابقہ کارروائی کی توثیق کی۔

ایجنڈا (۴) کے تحت ۷/جون ۲۰۱۵ء کی مجلس عاملہ کے بعد اب تک کی پیش رفت پر کارگزار جنرل سکریٹری حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب نے ایک تفصیلی رپورٹ پیش کی جسکی مطبوعہ کاپی اجلاس کے شرکاء کے درمیان ایک دن قبل تقسیم کی گئی۔ تاکہ ارکان مطالعہ کرکے آئیں اس رپورٹ میں بورڈ کی کمیٹیوں کی کارکردگی کا خلاصہ، گذشتہ مجلس عاملہ کی تجاویز اور فیصلوں پر عملی اقدامات کے ساتھ دین اور دستور بچاؤ تحریک کے منعقد ہونے والے پروگراموں کا تذکرہ کیا گیا ہے، اس رپورٹ کی اہمیت ونافعیت کے پیش نظر اس کا مکمل متن یہاں درج کیا جارہا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کارگزار جنرل سکریٹری رپورٹ بموقع اجلاس مجلس عاملہ

میسکو پبلک اسکول امروھہ، مؤرخہ ۹/دسمبر ۲۰۱۵ء

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین۔ وخاتم النبیین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔ اما بعد

محترم حضرات! آج ہم بورڈ کے دوسرے جنرل سکریٹری حضرت مولانا سید نظام الدین صاحبؒ کی غیر موجودگی میں پہلا اجلاس منعقد کررہے ہیں ان کی کمی شدت سے محسوس کیجارہی ہے۔ مؤرخہ ۱۷/اکتوبر ۲۰۱۵ء کو آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے دوسرے جنرل سکریٹری حضرت مولانا سید نظام الدین صاحبؒ کی وفات ہوگئی، انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ان کی وفات یقیناً بورڈ کے لئے اور ان تمام اداروں کے لئے غیر معمولی نقصان ہے، جن سے ان کی وابستگی تھی اور جن کا سفر ان کی مدبرانہ قیادت، مومنانہ فراست اور حکیمانہ طرز عمل کے تحت طے ہورہا تھا، وہ بورڈ کے بانی جنرل سکریٹری امیر شریعت حضرت مولانا سید منت اللہ رحمانی صاحبؒ کی وفات کے بعد ۱۲/مئی ۱۹۹۱ء کو بورڈ کے دوسرے جنرل سکریٹری نامزد ہوئے، اور تا حیات اس خدمت کو انجام دیتے رہے، وہ اول دن سے تحفظ شریعت کے اس کارواں میں شریک تھے، اور انہوں نے مسلم پرسنل لا کنونشن ۱۹۷۲ء میں بھی شرکت کی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو گوناگوں خصوصیات سے نوازا تھا، حلم و بردباری، اصابت رائے اور تواضع ان کے نمایاں اوصاف تھے، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے لئے ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور جن پودوں کو تناور بنانے میں انہوں نے محنت کی ہے، وہ ہمیشہ سرسبز وشاداب رہیں۔

گذشتہ نصف صدی کی تاریخ میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی

خدمات بڑی اہمیت کی حامل رہی ہیں، بزرگوں نے اسے اپنے خون جگر سے سینچا، اور آنے والی نسلوں کے لئے رہنما خطوط کی شکل میں چھوڑا۔ بزرگوں کے ان ہی رہنما خطوط کی روشنی میں بورڈ خدمات انجام دے رہا ہے، اور جب کوئی مؤرخ ہندوستان کی اس نصف صدی کی تاریخ مرتب کرے گا تو بورڈ کی خدمات کو نظر انداز نہیں کر پائیگا۔ مسلم پرسنل لا بورڈ ہر موقع پر قوم وملت کی رہنمائی اور عوامی بیداری کا فریضہ انجام دیتا آرہا ہے۔ بورڈ اپنے بانی جنرل سکریٹری حضرت مولانا منت اللہ رحمانی صاحبؒ اور بورڈ کے پہلے صدر حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کے خوابوں کی تکمیل میں لگا ہے۔ بورڈ کے بانی جنرل سکریٹری کے وصال کے بعد حضرت مولانا سید نظام الدین صاحبؒ جنرل سکریٹری بنائے گئے ان کے دور میں بورڈ نے اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے اپنا کام بخوبی انجام دیا۔ گذشتہ چند مہینوں سے حضرت مولانا سید نظام الدین صاحبؒ کی بیماری کو دیکھتے ہوئے ۷؍جون ۲۰۱۵ء کی مجلس عاملہ نے کارگزار جنرل سکریٹری کی حیثیت سے اس ناچیز کے ناتواں کاندھوں پر ذمہ داری ڈالی اور ایسے وقت میں یہ ذمہ داری دی گئی جب ملک کے حالات نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ ہندوستان میں پائی جانے والی تمام اقلیتوں کے لئے ناگفتہ بہ ہیں۔ اور ایسے حالات میں فرقہ پرست جماعتوں کا مرکز میں برسر اقتدار آنا، ویدک دھرم، برہمنی تہذیب، یوگا اور سوریہ نمشکار جیسے امور کے لزوم نے اس ملک کی صورتحال کو مزید تشویشناک بنادیا ہے، ہمارا یہ ملک گنگا جمنی تہذیب کی نہ صرف علامت ہے بلکہ یہاں کی جمہوریت اور بین مذاہب اتحاد واتفاق ہی اس ملک کا حسن ہے۔ ان چند مہینوں میں ملکی حالات اور بورڈ کے فیصلوں کی روشنی میں جو کچھ بن پڑا اسکی تھوڑی تفصیل پیش کیجارہی ہے۔

۷؍جون ۲۰۱۵ء کی مجلس عاملہ میں بورڈ کے ۲۴ ویں اجلاس جے پور کی مطبوعہ کارروائی کے صفحات ۷، ۹ اور ۱۰ میں جزوی ترمیم وتبدیلی کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ الحمدللہ مجلس عاملہ کے فیصلہ کی روشنی میں اصل کارروائی رجسٹر میں یہ ترمیم کرادی گئی ہے۔

بورڈ کی مجلس عاملہ منعقدہ ۷؍جون ۲۰۱۵ء کے فیصلہ کے بعد رمضان المبارک کی وجہ سے کاموں میں تھوڑی دیر ہوئی لیکن عید الفطر کے معاً بعد مجلس عاملہ کے فیصلہ کے مطابق سکریٹریز اور کنوینروں کی دو روزہ اہم نشست یکم و دو اگست ۲۰۱۵ء کو دہلی میں منعقد ہوئی جسکی تین نشستیں ہوئیں اور اس میں مسلم پرسنل لا بورڈ کی کمیٹیوں کے کاموں اور پیش آنے والی دشواریوں کا جائزہ لیا گیا، ساتھ ہی مسلم پرسنل لا بورڈ کے کاموں اور آئندہ کے پروگراموں پر غور وخوض کیا گیا اور کاموں کو آگے بڑھانے کے لئے تفصیلی پروگرام طے کیا گیا۔

سب سے پہلے کمیٹیوں کی رپورٹوں اور ان سے متعلق مسائل و مشاکل پر غور کرتے ہوئے درج ذیل فیصلے کئے گئے:

تفہیم شریعت کمیٹی:

۱۔ اس کام کے سلسلہ میں افراد تیار کرنے کی غرض سے دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ اور دارالعلوم سبیل الرشاد بنگلور میں دو دو دنوں کا تربیتی ورکشاپ منعقد کیا جائے۔

الف: اس میں تیس تا چالیس حضرات کو مدعو کیا جائے، جس میں چند وکلاء اور بقیہ علماء ہوں، اس بات کی بھی کوشش کی جائے کہ سینئر علماء کے ساتھ ساتھ نوجوان فضلاء بھی اس میں شامل ہوں؛ تاکہ کام کے لئے مطلوب افراد کی دوسری لائن بھی تیار ہوسکے۔

ب: اس ورکشاپ میں درج ذیل موضوعات کو زیر بحث لایا جائے:

☆ تعدد ازدواج ☆ تبنیت

☆ مرد کا حق طلاق ☆ طلقات ثلاثہ

☆ طلقات ثلاثہ ☆ طلاق دینے کے وسائل (تحریر، میل، SMS، خط، طلاق پر گواہی، وغیرہ)

☆ خلع وتفریق ☆ نفقہ مطلقہ

☆ عورت کا حق میراث ☆ یتیم پوتوں کی میراث

ج: چونکہ یہ پروگرام مربّیوں کی تیاری کے لئے ہوگا؛ اس لئے اس میں شرکاء سے زیر بحث موضوعات پر مختصر خطاب بھی کرایا جائے؛ تاکہ اندازہ ہوجائے کہ وہ اس کام میں آئندہ کس حد تک معاون ہوسکتے ہیں۔

د: یہ دونوں ورکشاپ ایک سال کے اندر منعقد ہوں، ندوۃ العلماء اور سبیل الرشاد کے ذمہ داران سے گفتگو کرکے تاریخ طے کی جائے۔

۲۔ اکتوبر ۲۰۱۵ء میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں ایک روزہ "تفہیم شریعت" پروگرام رکھا جائے، جو دو یا تین نشستوں پر مشتمل ہو، اس پروگرام میں دوسرے طلبہ و اساتذہ کے ساتھ ساتھ خاص کر دینیات، اسلامک اسٹڈیز اور قانون کے اساتذہ وطلبہ کو مدعو کیا جائے، دعوت نامہ بورڈ کی تفہیم شریعت کمیٹی کی جانب سے جاری ہو، پروفیسر شکیل صمدانی صاحب اس پروگرام کو منظم کریں، پروگرام کو منظم کرنے میں مدعوئین کی تعیین، دعوت نامہ پہنچانا، ان کو شریک کرنے

کی پوری کوشش کرنا، ہال کا انتظام، محاضرین کے قیام کے لئے مہمان خانہ میں سہولت کی فراہمی، شرکاء پروگرام کے لئے چائے اور دوپہر کے کھانے کا نظم وغیرہ شامل ہے، البتہ کھانے کے اخراجات بورڈ ادا کرے گا۔ اس پروگرام کو اکتوبر کے آخر میں منعقد کرنے کی کوشش کی جائے، جناب شکیل صمدانی صاحب کے ذمہ داران یونیورسٹی سے گفتگو کی روشنی میں قطعی تاریخ طے کی جائے۔

۳۔ تفہیم شریعت کے تحت جو مسائل آتے ہیں، بحمداللہ اس پر اچھا خاصا لٹریچر پہلے سے موجود ہے؛ لیکن چونکہ عام طور پر لوگ طویل تحریریں نہیں پڑھتے ہیں؛ اس لئے تفہیم شریعت کے تحت آنے والے مسائل میں سے ہر ایک پر ۱۶ر صفحات کے رسائل مرتب کئے جائیں اور ان کا مختلف زبانوں خاص کر ہندی و انگریزی میں ضرور ترجمہ کرایا جائے، مولانا عتیق احمد بستوی صاحب اور جناب شکیل صمدانی صاحب اپنے زیر نگرانی ہندی زبان میں ترجمہ کرائیں گے۔

۴۔ سوشل میڈیا کی اہمیت اور اس کے پھیلاؤ کو دیکھتے ہوئے یہ بات ضروری ہے کہ تفہیم شریعت کے سلسلہ میں اس سے فائدہ اٹھایا جائے؛ اس لئے ان مسائل پر دس پندرہ منٹ کی ویڈیو کلپ یا آڈیو تیار کرائی جائے اور اسے سوشل میڈیا کے ذریعہ پھیلایا جائے، اس سلسلہ میں حسب ضرورت رکن بورڈ مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب سے بھی مدد لی جاسکتی ہے اور دہلی میں جماعت اسلامی ہند کے شعبہ دعوت کے اسٹوڈیو کا بھی تعاون حاصل کیا جاسکتا ہے۔

۵۔ سال میں کم سے کم ایک بار تفہیم شریعت کمیٹی کی میٹنگ رکھی جائے؛ تاکہ باہمی مشاورت سے کام آگے بڑھ سکے۔

مجموعہ قوانین اسلامی کمیٹی:

● مجموعہ قوانین اسلامی سے متعلق رپورٹ پیش کی گئی اور اس کی روشنی میں درج ذیل امور طے پائے:

۱۔ اردو مسودہ کی خواندگی میں جو آخری حصہ باقی رہ گیا ہے، محترم جناب محمد عبدالرحیم قریشی صاحب اور مولانا خالد سیف اللہ رحمانی اس کو جلد از جلد جسٹس شاہ محمد قادری صاحب اور جناب فیضان مصطفیٰ صاحب سے مل کر پورا کریں۔

۲۔ جونہی یہ کام مکمل ہو، جو کمیٹی پہلے سے نظر ثانی کا کام کرتی آئی ہے، اس پر میٹنگ طلب کر کے مجوزہ ترمیمات پر غور کرلیا جائے۔

۳۔ انگریزی ترجمہ کے سلسلہ میں بھی عجلت کی کوشش کی جائے۔

۴۔ مجموعۂ قوانین اسلامی میں فقہ جعفری کے نوٹس کے لئے حضرت مولانا کلب صادق صاحب کو مکرر توجہ دلائی جائے۔

دارالقضاء کمیٹی:

۱۔ دارالقضاء کمیٹی کوشش کرے کہ آرگنائزر دارالقضاء کمیٹی کے ذریعہ یوپی کے تمام اضلاع کا جائزہ ۲۰۱۵ء کے آخر تک مکمل ہوجائے، جس میں یوپی کے ہر ضلع کے بارے میں یہ تفصیل ہو، کہ جن اضلاع میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی جانب سے دارالقضاء قائم نہیں ہے، ان میں سے کن اضلاع میں مسلمانوں کے باہمی نزاعات خصوصاً عائلی تنازعات کو حل کرنے کا کوئی نظام کسی بھی نام سے (شرعی پنچایت، محکمہ شرعیہ، ادارہ شرعیہ وغیرہ) موجود نہیں ہے اور ان اضلاع میں بورڈ کے زیر نظم دارالقضاء قائم کرنے کے کیا امکانات ہیں، اور کن اضلاع میں مسلمانوں کے درمیان فصل خصومات کا کوئی شرعی نظام کسی بھی نام سے موجود ہے، اور وہ کس حد تک فعال اطمینان بخش اور سرگرم عمل ہے۔

۲۔ جائزہ رپورٹ آنے کے بعد آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی اگلی مجلس عاملہ میں یہ مسئلہ بورڈ کی پالیسی طے کرنے کے لئے پیش کیا جائے کہ جن اضلاع یا علاقوں میں فصل خصومات کے مقصد سے کوئی ادارہ (شرعی پنچایت وغیرہ) قائم ہے، لیکن وہ برائے نام ہے، فعال نہیں ہے، اور اس ضلع یا علاقے کے مسلمانوں کی طرف سے صدر بورڈ کی خدمت میں قیام دارالقضاء کی درخواستیں آرہی ہیں اور وہاں کے لوگ دارالقضاء کی ضروریات کی تکمیل کے لیے آمادہ ہیں، وہاں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ قیام دارالقضاء کا اقدام کرے یا نہ کرے۔

۳۔ اس بات پر اظہار اطمینان کیا گیا کہ ملک کے مختلف حصوں میں قیام دارالقضاء کی درخواستیں آرہی ہیں، ان پر کارروائی جاری ہے، اس سلسلہ میں باندہ (یوپی) جھانسی (یوپی) منیر ضلع بلیا (یوپی) میرٹھ (یوپی) بھنڈارہ (مہاراشٹر) کی درخواستیں زیر کارروائی ہیں، اس سلسلہ میں یہ بات بھی طے پائی کہ جے پور جہاں بورڈ کا گذشتہ اجلاس عام ہوا تھا، اجلاس کے موقع پر دارالقضاء کے قیام کے بارے میں اعلان بھی ہوا تھا، وہاں کے ذمہ داران حضرت مولانا محمد فضل الرحیم مجددی صاحب اور مولانا محمد ضیاء الرحیم مجددی صاحب سے رابطہ کرکے جے پور میں دارالقضاء قائم کیا جائے اور کارقضا کا آغاز کیا جائے، اسی طرح دیوبند میں دارالقضاء قائم کرنے کے سلسلہ میں حضرت مولانا محمد سالم قاسمی صاحب اور دیوبند کے دوسرے ذمہ دار افراد سے رابطہ قائم کیا جائے، کیونکہ دیوبند سے بہت پہلے قیام دارالقضاء کی درخواست آئی تھی۔

۴۔ دارالقضاء کمیٹی کی طرف سے تربیت قضاء کا پروگرام انتہائی مفید ہے، اس کے ذریعہ قضاء کے کاموں کا جائزہ بھی ہوتا ہے، اور اصحاب افتاء میں اس

کام کے تعلق سے ذہن سازی بھی ہوتی ہے، ممبئی اور پھلت (ضلع مظفرنگر) کی طرف سے تربیت قضاء کے پروگرام کی میزبانی کی پیشکش آئی ہوئی ہے، اسے قبول کرتے ہوئے کوشش کی جائے کہ ۲۰۱۵ء میں ان دونوں مقامات پر تربیت قضاء کے پروگرام منعقد ہوجائیں، اسی طرح بنگلور میں تربیت قضاء پروگرام منعقد کرنے کی کوشش کی جائے، اس سلسلہ میں جناب مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب سکریٹری بورڈ نے ذمہ داری قبول کی ہے کہ وہ حضرت مولانا مفتی محمد اشرف علی باقوی صاحب امیر شریعت کرناٹک سے رابطہ قائم کرکے بنگلور کے تربیت قضاء پروگرام کا وقت طے کریںگے۔

۵۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی نگرانی میں قائم تمام دارالقضاء کی فائلیں اور اہم ریکارڈس بورڈ کے مرکزی آفس میں محفوظ کرنا اور اسے کمپیوٹرائزڈ کرنا بہت ضروری ہے، اس کام کے لئے بورڈ کے مرکزی آفس میں جن چیزوں کی ضرورت ہو انہیں فراہم کیا جائے اور کوشش کی جائے کہ جتنی جلد ہوسکے یہ کام انجام پاجائے اور مسلسل جاری رہے، اس کام کی عملی ذمہ داری مولانا تبریز عالم صاحب آرگنائزر دارالقضاء کمیٹی آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے سپرد کی جاتی ہے کہ وہ دارالقضاء کمیٹی کی ہدایات کی روشنی میں اس کام کو انجام دیں۔

۶۔ اس بات کا بھی ذکر آیا کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے تحت ایک مرکزی دارالقضاء بھی ہونا چاہئے اور اس کے لئے موزوں ترین جگہ دہلی ہے، لیکن سر دست بورڈ کی مرکزی آفس میں جگہ کی قلت کی وجہ سے اور کوئی دوسری جگہ فراہم نہ ہونے کی وجہ سے دہلی میں مرکزی دارالقضاء کا قیام مشکل ہے۔ اس لئے فی الحال صدر بورڈ دامت برکاتہم کے مشورے سے لکھنؤ میں مرکزی دارالقضاء قائم کرنے کی کوشش کی جائے۔

۷۔ ایک مختصر کتابچہ تیار کیا جائے، جس میں بورڈ کی طرف سے دارالقضاء قائم کرنے کا طریقہ اور اس کے سالانہ اخراجات وضروریات کی مختصر تفصیل ہو نیز دارالقضاء کے لئے مطلوبہ عمارت کے بارے میں بھی کچھ ضروری ہدایات ہوں، یہ کتابچہ مشتہر کیا جائے، تاکہ جو اہل خیر اس کام کی اہمیت محسوس کریں اور اس سلسلہ میں اقدام کرنا چاہیں وہ ضروری تفصیلات سے واقف ہوسکیں۔

لازمی نکاح رجسٹریشن کمیٹی:

جناب ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس صاحب کنوینر کمیٹی نے تفصیلی گفتگو کی اور بتایا کہ نکاح رجسٹریشن کا قانون کئی صوبوں میں بن چکا ہے جس میں آندھرا پردیش کا قانون بورڈ کے فکر سے قریب تر ہے، محمد ولی رحمانی نے بتایا کہ دہلی کا قانون اور اس کا فارمیٹ صحیح نہیں ہے اور جو مسلمان دہلی میں نکاح کا رجسٹریشن کرائیگا اس کا اثر اسلامی قانون وراثت پر پڑے گا۔ انہوں نے ایکٹ اور فارمیٹ دونوں کو میٹنگ میں پیش کیا، طے پایا کہ: کنوینر کمیٹی ان سارے قوانین کو منگوالیں جو مختلف صوبوں میں بن چکے ہیں اور صوبائی کمیٹی کے دو دو ذمہ داروں کو دہلی میں جمع کرکے میٹنگ کریں۔ یہ میٹنگ اکتوبر کے اخیر یا نومبر کی ابتداء میں منعقد ہو، میٹنگ کے نتیجہ میں حسب ضرورت کارروائی کی جائے۔

آثار قدیمہ کی مساجد کمیٹی:

جناب شکیل احمد صمدانی صاحب نے کمیٹی کا پس منظر اور اپنی رپورٹ کا خلاصہ بیان کیا۔ یہ طے پایا کہ: اگست ۲۰۱۵ء میں کمیٹی کی میٹنگ منعقد کی جائے اور دہلی کی مسجدوں کا سروے کیا جائے، سروے کا طریقہ کار کمیٹی کی میٹنگ میں طے کیا جائے اور تین ماہ میں یہ کام مکمل کرلیا جائے۔

اصلاح معاشرہ کمیٹی:

محمد ولی رحمانی نے کمیٹی کے کاموں اور ان میں پیش آنے والی دشواریوں کا تذکرہ کیا، بتایا کہ خانقاہ رحمانی مونگیر میں اس کا مستقل دفتر ہے اور دو اشخاص وہاں کاموں کو انجام دیتے ہیں تفصیلی غور وفکر کے بعد یہ رائے بنی کہ

(۱) اصلاح معاشرہ کمیٹی کی شاخ صوبائی اور ضلعی سطح پر قائم کی جائے۔
(۲) پورے ملک میں اصلاح معاشرہ کا عشرہ منایا جائے۔
(۳) خواتین کے اجتماعات منعقد کئے جائیں اور انہیں بطور خاص مخاطب کیا جائے۔
(۴) اصلاح معاشرہ کے کاموں کے لئے ائمہ کرام کو متوجہ کیا جائے اور انہیں اس کام میں لگایا جائے۔
(۵) ایک باصلاحیت عالم دین کو آرگنائزر کے طور پر بحال کیا جائے۔
(۶) پرانی کمیٹی اور پرانے علاقائی کنوینرس کو بدل کر زون وائز کنوینرس اور ان کے معاونین بنائے جائیں جن کے لئے بورڈ کے ممبر ہونے کی شرط نہ رکھی جائے۔
(۷) مسلم پرسنل لا بورڈ کے ہر رکن اور مدعو خصوصی سے گذارش کی جائے کہ وہ اپنے حلقہ کار میں پانچ جلسے ہر سال کرائیں اور اس کی رپوٹ دفتر کو بھیجیں۔
(۸) بورڈ کے ہر رکن اور مدعو خصوصی سے گذارش کی جائے کہ ائمہ، علماء، وکلاء، NGO این جی اوز کے پتے، فون نمبر، موبائل اور ای میل

آئی ڈی جمع کر کے مرکزی دفتر کو بھیجیں۔

(۹) یہ بھی طے پایا کہ اصلاح معاشرہ کے لئے سوشل میڈیا کا بھرپور استعمال کیا جائے۔

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے سلسلہ میں چند عمومی فیصلے:

۱۔ موجودہ صورتحال کے تحت یہ ضرورت شدت سے محسوس ہوتی ہے کہ کوئی ایک شخصیت دہلی میں میڈیا سے مخاطب ہونے والی ضرور منتخب ہونی چاہئے ساتھ ہی پالیسی اور دینی امور سے متعلق جناب محمد عبدالرحیم قریشی صاحب سے مشورہ کے بغیر میڈیا سے مخاطب نہ ہوا جائے۔

۲۔ سوریہ نمشکار اور یوگا کے سلسلہ میں طے پایا کہ لیگل کمیٹی سپریم کورٹ میں کیس کرنے کے لئے پوری تیاری کرے۔

۳۔ یوگا پر اتفاق رائے بنانے کے سلسلہ میں مسلم پرسنل لا بورڈ ایک اجتماع بلائے اور اس سے پہلے ایک استفتاء بھیجا جائے، اس اجتماع میں دارالعلوم دیوبند، مظاہر علوم (جدید اور وقف) اور جمعیۃ علماء کے دونوں حصوں نیز مختلف ممتاز علماء کو شرکت کی دعوت دی جائے اور اس سے قبل ان حضرات کو یوگا کے متعلق ضروری مواد فراہم کیا جائے۔

۴۔ مجلس عاملہ منعقدہ ۷؍جون ۲۰۱۵ء کے فیصلہ کے مطابق تحریک چلائی جائے اور مرکزی کنوینر کے ساتھ معاون کنوینرس بھی بنائے جائیں۔ نیز صوبائی یا علاقائی کنوینرس اور کمیٹی بھی بنائی جائے۔

۵۔ تحریک کے جلسے کچھ تو صرف مسلمانوں کے ہوں اور بڑے بڑے ہوں ساتھ ہی حسب ضرورت سیمینار اور سپوزیم بھی منعقد کئے جائیں۔

۶۔ جلسے ایسے بھی ہونے چاہئیں جن میں سیکولر غیر مسلم حضرات اور مختلف مذہبی تہذیبی اور سماجی اکائی کے نمائندے شریک ہوں نیز ایسے اجتماعات میں غیر مسلم حضرات (بطور سامعین) خاصی تعداد میں شریک ہوں۔

۷۔ یہ بھی طے پایا کہ خبر نامہ موجودہ شکل میں ہو یا خبر نامہ کی شکل میں اس پر صدر محترم سے مشورہ کر لیا جائے۔ حاضرین کی رائے میں اس کے حجم کو کم کر کے اسے خبر نامہ کے طور پر ماہانہ شائع کیا جائے۔

☆☆☆

۷؍جون ۲۰۱۵ء کی مجلس عاملہ کے فیصلہ کے مطابق کل ہند سطح پر ''دین اور دستور بچاؤ تحریک'' شروع کی گئی۔ دہلی، بھوپال، اورنگ آباد، حیدرآباد، مالیگاؤں، ممبئی، بنگلور اور ہنگولی وغیرہ میں بڑے پیمانے پر اس کے پروگرام ہوئے، اور مستقل پروگرام ہو رہے ہیں۔ کاموں کو بہتر طریقہ پر انجام دینے کی غرض سے فی الحال چند صوبوں میں صوبائی سطح پر کنوینر و معاون کنوینر بھی بنائے گئے ہیں۔ مہاراشٹر میں مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب (مالیگاؤں) کنوینر، آندھرا پردیش و تلنگانہ میں سکریٹری بورڈ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کنوینر اور رکن عاملہ محترم جناب محمد رحیم الدین انصاری صاحب کو معاون کنوینر بنایا گیا۔ ابھی باقی صوبوں میں پورے طور پر کاموں کو منظم کرنے کا مرحلہ باقی ہے وہ بھی انشاء اللہ جلد ہی مکمل کر لیا جائیگا۔ میں نے دہلی، بھوپال، مالیگاؤں، حیدرآباد، ممبئی، بنگلور اور ہنگولی کے پروگراموں میں خود شرکت کی اور ان شہروں میں اچھے اور دوررس نتائج کے حامل پروگرام ہوئے۔

دین اور دستور بچاؤ تحریک کے سلسلہ میں ہم لوگ جہاں بھی حاضر ہوئے لوگوں نے پوری دلچسپی لی، جلسے ہوئے جن میں کچھ جلسے بڑے جلسوں کی تیاری کیلئے بھی تھے، ہر جگہ لوگوں نے تحریک کا استقبال کیا، ممبئی کی پریس کانفرنس میں اور ہنگولی کے عظیم الشان دو روزہ اجلاس میں مختلف مذہبی، تہذیبی اور سماجی اکائیوں کے نمائندوں نے شرکت کی، برادران وطن کی شرکت خود ان کے لئے بڑی حوصلہ افزا رہی، اور برادران ملت کی ہمت حوصلہ اور اعتماد میں اضافہ ہوا، مجھے یقین ہے کہ مختلف مذہبی، تہذیبی سماجی اکائیوں کا اشتراک عمل بھی بڑے دوررس اثرات پیدا کرے گا۔

بورڈ کے جے پور اجلاس اور ۷؍جون ۲۰۱۵ء کی مجلس عاملہ میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا تھا کہ چند ارکان پر مشتمل صدر محترم مجلس عمل کے ارکان کی تشکیل فرمادیں۔ حضرت صدر محترم کی طرف سے تشکیل کردہ ۱۸؍ارکان کمیٹی کی بڑی اہم نشست یکم نومبر ۲۰۱۵ء کو بورڈ کے مرکزی دفتر نئی دہلی میں منعقد ہوئی جسمیں حسب ذیل امور طے کئے گئے:

دین اور دستور بچاؤ تحریک کے فروغ کیلئے

(۱) جس طرح آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی طرف سے شاہ بانو تحریک چلائی گئی تھی اسی طرز پر پورے ملک میں دین اور دستور بچاؤ تحریک کو منظم کیا جائے ملک کے الگ الگ خطوں اور علاقوں میں جلسے، سیمینار اور سپوزیم ہوں اور ان جلسوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے۔

۱۔ خالص مسلمانوں کیلئے منعقد کئے جانے والے جلسے، جس میں دین و ایمان کی اہمیت اور کفر و شرک کی قباحت کھل کر بیان کی جائے۔

۲۔ برادرانِ وطن کے اشتراک کے ساتھ کئے جانے والے جلسے، ان

جلسوں میں ملک کی نازک صورتحال، اور دستور کو لاحق خطرات پر روشنی ڈالی جائے۔

(۲) مسلمان خواتین کی مظلومیت کا بہانہ بنا کر یکساں سول کوڈ کے نفاذ کی جو باتیں سامنے آرہی ہیں ان کے تدارک کے لئے مسلم پرسنل لا بورڈ کی خواتین ممبرس کا ایک خصوصی اجتماع دہلی میں رکھا جائے، اور ان کو تربیت دے کر پورے ملک میں خواتین اسلام کی ذہن سازی کی ذمہ داری دی جائے، یہ بات بھی طے پائی ہے کہ اس خصوصی اجتماع کے دو سیشن ہوں ایک میں صرف بورڈ کی ممبر خواتین شریک ہوں اور دوسرے میں ممبر خواتین کے ساتھ ساتھ دیگر ذمہ دار اور فعال بہنوں کو بھی شریک کیا جائے، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کی تجویز کے مطابق یہ بھی طے پایا کہ خواتین کے جو جلسے خواتین ہی کے زیر نظم ہوں ان کے لئے رہنما خطوط مرتب کردیئے جائیں۔ چنانچہ یہ ذمہ داری مندرجہ ذیل چار افراد کو دی گئی ہے۔

۱۔ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب

۲۔ مولانا عبدالوہاب خلجی صاحب

۳۔ مولانا عتیق احمد بستوی صاحب

۴۔ جناب عارف مسعود صاحب

خواتین کے جلسوں کے سلسلے میں جناب ای ابوبکر صاحب نے ذمہ داری قبول کی۔

(۳) دلتوں کی تنظیم بام سیف کی جانب سے دین اور دستور بچاؤ تحریک کے سو جلسے ملک کے الگ الگ علاقوں میں منعقد کرنے کی پیشکش آئی، اسی طرح لنگایت کمیونٹی کی جانب سے چالیس جلسوں کے انعقاد کی بات سامنے آئی ہے۔ یہ حضرات اپنے خرچ پر ان جلسوں کو منعقد کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں ان کی پیشکش کو قبول کرتے ہوئے یہ طے کیا گیا ہے کہ جلسوں کے تمام اخراجات ان کے ذمہ نہ ڈالے جائیں بلکہ بورڈ کی بھی اس میں شرکت ہوتا کہ زمام قیادت بورڈ کے ہاتھ ہی میں رہے۔

(۴) تحریک کو منظّم کرنے کیلئے لٹریچر کی تیاری اور اسٹاف میں اضافہ کی بات بھی طے کی گئی۔

(۵) تحریک چلانے کیلئے کثیر مصارف کی ضرورت پڑے گی اس کے حصول کیلئے یہ بات طے پائی کہ جہاں جہاں جلسے ہوں وہاں منتظمین جلسہ کو توجہ دلائی جائے، نیز عمومی چندہ بھی ہو، اور خصوصی ملاقاتوں کے ذریعہ بھی تعاون حاصل کیا جائے، اس سے ضرورت بھی پوری ہوگی، اور چندہ دہندگان کے تعلق اور دلچسپی میں بھی اضافہ ہوگا۔

(۶) بام سیف اور بھارت مکتی مورچہ کا سالانہ پروگرام حیدرآباد میں ۲۵ر تا ۲۹ر دسمبر ۲۰۱۵ء منعقد ہورہا ہے اس میں ایک سیشن دین اور دستور بچاؤ تحریک کیلئے مختص کیا جائے، اسی طرح ان کے پروگرام میں جو دن خواتین کیلئے مختص ہو، اس میں کوئی ایک ڈیڑھ گھنٹہ کا وقت لے کر مسلم خواتین کے مسائل پر گفتگو کی جائے۔

(۷) تحریک کو مؤثر اور تیز رفتار بنانے کیلئے دیگر دینی جماعتوں، اور ملی تنظیموں کے ذمہ داران کے ساتھ میٹنگ کی جائے اور انہیں بھی تحریک کے کاموں کی ذمہ داری دی جائے۔

(۸) تحریک کے جلسوں کے سلسلے میں یہ بات طے پائی کہ جہاں جہاں مرکزی اجلاس ہوں وہاں مختلف تہذیبی، مذہبی، اور سماجی اکائیوں (عیسائیت، سکھ مت، بدھشٹ، لنگایت، ایس سی، ایس ٹی وغیرہ) کے ذمہ دار حضرات اور ان کے عوام کو بھی شریک کیا جائے، چونکہ مہاراشٹر میں بحمد للہ اچھی فضا سازی ہوچکی ہے اس لئے وہاں دو سے پانچ دسمبر ۲۰۱۵ء کے درمیان دو مقامات پر پروگرام کی منظوری دی گئی، اور مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب کو ذمہ دار بنایا گیا، امروہہ کے لئے مولانا عبداللہ مغیثی صاحب اور جناب کمال فاروقی صاحب نے باصرار پیشکش کی ہے۔ اور یہ حضرات عاملہ کا اجلاس بھی چاہتے ہیں، اس سلسلے میں حضرت صدر محترم مدظلہ العالی سے بات کی جائے گی اگر انہوں نے منظوری دے دی تو امروہہ میں مجلس عاملہ کا اجلاس بھی ہوگا ان شاء اللہ۔ بصورت دیگر صرف تحریک کا اجلاس منعقد ہوگا، حیدرآباد میں بڑے اجلاس کے سلسلے میں تاریخ کی تعیین مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کی صوابدید سے ہوگی، وہ اپنے رفقاء کار سے مشورہ کے بعد جواب دیں گے ان شاء اللہ۔

عدالت میں مقدمہ کے سلسلے میں

۱۔ ملک کے موجودہ حالات کے تناظر میں اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی کہ بورڈ کی لیگل سیل کو وسعت دی جائے، اور موجودہ افراد کے علاوہ دیگر اور باصلاحیت وکلاء کو بھی شریک کیا جائے، اور ان سے بھی کام لیا جائے۔

۲۔ یوگا، سوریہ نمشکار، گیتا کو قومی کتاب تسلیم کرنے یا نصاب تعلیم کا حصہ بنائے جانے، اور اس طرح کے دوسرے معاملات کو بڑی تیاری کے بعد کورٹ

میں چیلنج کیا جائے، اور باضابطہ رٹ پٹیشن فائل ہو۔

۳۔ تحریک میں جو مذہبی، تہذیبی اور سماجی اکائیاں شامل ہیں ان میں سے دلت، لنگایت، بدھشٹ، ایس سی، ایس ٹی حضرات کی طرف سے بھی پٹیشن فائل ہو، اور ضرورت پڑے تو ان کے اخراجات بھی بورڈ برداشت کرے۔

مرکزی دفتر بورڈ توسیع وتزئین کے بارے میں

۱۔ مرکزی دفتر بورڈ کی موجودہ عمارت کو زیادہ وسیع اور سہولتوں سے آراستہ بنانے کی بات بھی طے ہوئی ہے، اس میں جناب کمال فاروقی صاحب، جناب ای ابوبکر صاحب، اور مولانا محمد فضل الرحیم مجددی صاحب نے خصوصی دلچسپی لی، مولانا محمد فضل الرحیم مجددی صاحب نے دفتر کی تعمیر وتوسیع کے کام پر خرچ ہونے والی رقم کا بیس فیصد حصہ اپنے احباب و رفقاء کی جانب سے پیش کرنے کا وعدہ کیا۔ اس کام کیلئے حضرت صدر محترم مدظلہ العالی کی اجازت ضروری ہے اس لئے اس کام کو ان کی اجازت کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے، اسی سلسلہ میں دفتر کو فعال بنانے اور دو تین افراد کے اضافے کی بات بھی طے کی گئی ہے۔

ملکی حالات کے تناظر میں

۱۔ ملک میں بڑھتی ہوئی فرقہ پرستی اور جارحیت کے خلاف علامتی احتجاج درج کروانے کیلئے ملک کے بہت سے ادیبوں، مصنفوں اور فنکاروں نے ایوارڈس واپس کئے ہیں۔ اور ان کے اس اقدام کی وجہ سے حکومت کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس سلسلے میں یہ بات طے پائی کہ مسلم پرسنل لا بورڈ کی جانب سے ایک ستائشی خط ایوارڈ واپس کرنے والے ادباء ومصنفین کو بھیجا جائے، خط تیار کرنے کی ذمہ داری مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی صاحب کے سپرد کی گئی ہے۔

☆☆☆

محترم حضرات! ملک میں ویدک دھرم اور برہمنی تہذیب کو نافذ کرنے کے سلسلہ میں ۲۱ جون ۲۰۱۵ء کی تاریخ کو یوم یوگا کے طور پر منانے کے سلسلہ میں باقاعدہ اقوام متحدہ سے منظور کرایا گیا، اس کے بعد بورڈ کے اسسٹنٹ جنرل سکریٹری محترم جناب محمد عبدالرحیم قریشی صاحب نے ۱۰ جون ۲۰۱۵ء کو ایک اخباری بیان کے ذریعہ اسکی حقیقت اور حکومت کی منشاء پر تفصیلی روشنی ڈالی یقیناً آپ کی نظر سے وہ بیان گذرا ہوگا اور یہی بیان بورڈ کے خبر نامہ میں جولائی تا ستمبر ۲۰۱۵ء کے صفحہ ۱۳ پر بھی موجود ہے۔ ۱۵ جون ۲۰۱۵ء کو اس موضوع پر ۱۲ نکاتی ایک تفصیلی خط تمام ارکان بورڈ اور مدعوئین کی خدمت میں بھیجا گیا تھا اور اسی خط کے اکثر حصہ کو اخباری بیان کی شکل میں جاری کیا گیا تھا، اس بیان نے پورے ملک کے پرنٹ والیکٹرانک میڈیا میں ایک طوفان کھڑا کر دیا تھا یقیناً یہ سب آپ کی نظروں سے گذر چکا ہوگا اور یہ پورا خط جولائی تا ستمبر ۲۰۱۵ء کے خبر نامہ میں موجود ہے۔

آپ کو معلوم ہوگا کہ قرآن وسنت سوسائٹی کی جانب سے اسلامی قانون وراثت کو کیرالا ہائی کورٹ میں چیلنج کیا گیا تھا اور ۲۰۰۸ء سے بورڈ اسکی قانونی لڑائی لڑ رہا تھا۔ ۲ جولائی ۲۰۱۵ء کو جب یہ شنوائی کے لئے پیش ہوا تو جج نے اس درخواست ہی کو خارج کر دیا اسکی اطلاع کے لئے ایک اخباری بیان جاری کیا گیا تھا۔ اسی طرح دین اور دستور بچاؤ تحریک کے سلسلہ میں عوامی رابطہ کی غرض سے تمام ارکان و مدعوئین بورڈ کی خدمت میں ایک خط اور پروفارما ارسال کیا گیا تھا کہ ائمہ مساجد اور دانشوروں کے نام اور مکمل پتے کے ساتھ مرکزی دفتر کو ارسال کریں۔ لیکن جس رفتار سے جواب آنا چاہئے، اس میں بہت کمی ہے۔ ارکان سے اپیل ہے کہ وہ اپنا بھرپور تعاون ہمیں دیں تبھی صحیح معنی میں ہم کسی تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کر سکتے ہیں۔

بورڈ کی قائم کردہ مختلف کمیٹیوں کی کارکردگی کے سلسلہ میں ابھی آپ نے سکریٹریز و کنوینرس کی رپورٹ میں تفصیل سے ملاحظہ فرمایا کہ کیا دشواریاں ہیں اور کن کن امور پر فوری توجہ کی ضرورت ہے اور کیا کیا کام انجام دیئے گئے۔ جب ہم کمیٹیوں کا جائزہ لیتے ہیں تو سب سے بنیادی کمی ارکان کی بے توجہی اور تعاون نہ کرنے کی شکل میں سامنے آتی ہے۔ اس پہلو پر ہمیں خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

جہاں تک لیگل کمیٹی کی بات ہے تو یہ بورڈ کی بڑی اہم کمیٹی ہے۔ اس کے متعلق لیگل کمیٹی کے کنوینر جناب یوسف حاتم مچھالا صاحب کی رپورٹ ملاحظہ فرمائیے۔ اس وقت عدالتوں میں زیر دوراں مقدمات میں ممبئی ہائی کورٹ کے اندر امتناع نکاح نابالغان اور دارالقضاء کے نظام کو چیلنج کیا گیا ہے۔ قانونی پیروی کی جارہی ہے۔ اسی طرح کلکتہ ہائی کورٹ میں نکاح نابالغان کا ایک مقدمہ چل رہا ہے، قانونی کمیٹی نے اپنا جواب داخل کر دیا ہے پیروی جاری ہے اور جیسا کہ آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ بورڈ نے بابری مسجد مقدمہ کے الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیلیں داخل کی ہیں اور بورڈ نے اپنا مدلل اور مفصل جواب داخل کیا ہے، شنوائی کا مرحلہ ابھی نہیں آیا ہے۔ یونیفارم سول کوڈ کے تعلق سے دو معاملے سپریم کورٹ میں داخل ہیں۔

بزرگوں کے اس کارواں کو بامقصد طریقہ پر آگے بڑھانا اور قوم و ملت کے حق میں مفید بنانا اور تحفظ شریعت کا کام انجام دینا بیحد ضروری ہے، دینی جذبے اور رضائے الٰہی کی خاطر ان کاموں کو انجام دیتے ہوئے اپنی آخرت کی فکر کرنی ہے، مسلم پرسنل لا بورڈ کی رکنیت کو اعزاز سمجھنا ہماری بہت بڑی بھول ہوگی۔ وقت آگیا ہے کہ آج ہم لوگ حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے بہتر لائحہ عمل اور باہمی تعاون میں اضافہ کی طرف توجہ کریں اور ایسی حکمت عملی وضع کریں جسکے نتیجہ میں ارکان بورڈ بیدار اور سرگرم عمل ہوجائیں، جبھی ہم تحفظ شریعت کے میدان میں بہتر طور پر کاموں کو انجام دے سکیں گے۔

ان چند مہینوں میں جو کچھ ہوا وہ آپ کے سامنے پیش کیا گیا اب آپ لوگ جو کچھ طے کریں گے، آئندہ اس پر عمل کیا جائیگا۔ انشاء اللہ

محترم حضرات! اس وقت انتہائی نازک دور سے ہمارا ملک اور ہم سب گزر رہے ہیں اس سے باہر آنے کے لئے ہم سب ایک جگہ جمع ہیں، آپ حضرات نے ایجنڈے کی اہمیت کے پیش نظر اپنے دوسرے پروگراموں پر اجلاس میں شرکت کو ترجیح دی ہے۔ اس کے لئے ہم آپ سب کے بیحد شکرگزار ہیں اسی طرح مجلس استقبالیہ کے ارکان اور تمام اہالیان امروھہ کا بھی ہم شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ان لوگوں نے بورڈ کے اس پروگرام کے انعقاد کی پیشکش کا فیصلہ کیا اور مہمانوں کو ہر ممکن سہولت پہونچانے کی کامیاب کوشش کی۔ ناسپاسی ہوگی اگر جناب کمال فاروقی صاحب اور حضرت مولانا محمد عبداللہ مغیثی صاحب اور ان کے رفقاء کا شکریہ نہ ادا کیا جائے جنکی شبانہ روز محنت کی وجہ سے آج اور کل کا اجلاس منعقد ہورہا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہم سب کے یہاں جمع ہونے کو اور اہالیان امروھہ کی میزبانی کو قبول فرمائے۔ اور اس کا بہترین بدلہ دے۔

آمین یا رب العالمین

اس رپورٹ پر اظہار خیال کرتے ہوئے مولانا محمد فضل الرحیم مجددی صاحب نے فرمایا کہ میں نے اسکا مطالعہ کیا ہے سب سے پہلے تو یہ عرض کرنا ہے کہ کارگزار جنرل سکریٹری بورڈ نے ایک اچھی روایت قائم کرتے ہوئے تمام رپورٹیں پہلے ہی ارکان کے حوالہ کردی تھیں تاکہ وہ مطالعہ کرکے آئیں، یہ بہت اچھی شروعات ہے، آئندہ بھی اسکو باقی رکھا جائے، دوسری بات یہ ہے کہ رپورٹ سے اندازہ ہوتا ہے کہ ادھر چھ ماہ کے عرصہ میں بورڈ نے قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بورڈ کے چند کتابچوں کا انگریزی میں ترجمہ کرایا گیا اگر وہ ہندی زبان میں بھی ہوتو اسکی افادیت بڑھ سکتی ہے، میں نے جے پور اجلاس میں بورڈ کو ۲۵ لاکھ روپے دینے کا وعدہ کیا تھا۔ بعض دشواریوں کی وجہ سے دیر ہورہی ہے انشاء اللہ دو تین ماہ کے اندر وہ رقم جمع کردوں گا۔ مولانا نے جے پور میں قیام دارالقضاء کے فیصلہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ مناسب جگہ کی عدم دستیابی کی وجہ سے نظام قضا قائم نہیں ہوسکا، کارروائی جاری ہے، البتہ اگر بورڈ کسی تجربہ کار قاضی کو مقرر کرے تو زیادہ بہتر ہے۔ کارگزار جنرل سکریٹری بورڈ نے کسی باصلاحیت عالم دین کو تربیت کے لئے پھلواری شریف بھیجنے کے لئے فرمایا۔ مولانا مجددی صاحب نے وعدہ فرمایا، انہوں نے کہا کہ بورڈ تفہیم شریعت کا ایک ورکشاپ جے پور میں منعقد کرے، اس کے اخراجات میرے ذمہ ہوں گے۔ مولانا مفتی احمد دیولوی صاحب نے کہا کہ دین اور دستور بچاؤ تحریک کی رپورٹ میں صوبہ گجرات کا تذکرہ نہیں آیا ہے، وہاں ہم لوگوں نے اس تحریک کے لئے گجرات کو کئی زونوں میں تقسیم کیا ہے اور کام بھی شروع کردیا ہے، میں جلد ہی وہاں کی رپورٹ مرتب کرکے دفتر کو بھیجدونگا۔

مولانا عبدالوہاب خلجی صاحب نے کہا کہ رپورٹ کے مطالعہ سے بہت سے شبہات دور ہوگئے، رپورٹ بہت عمدہ اور چشم کشا ہے البتہ رپورٹ میں کارکردگی کے کچھ گذرے ہوئے اوقات اور تاریخ کا تذکرہ موجود ہے جسکی وضاحت ضروری ہے کہ اب وہ کام کس مرحلہ میں ہے۔ کارگزار جنرل سکریٹری صاحب نے اسکی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ کئی کام ایسے ہیں جو مکمل ہوگئے ہیں مثلاً خواتین کا ورک شاپ دہلی میں ہوا اور آج یہاں ہونے والا ہے۔ دارالقضاء کے جائزے بھی ہوئے ہیں اور ورک شاپ بھی بنگلور اور ممبئی میں ہوچکے ہیں، اسی طرح اکثر کام ہوگیا اور کچھ زیر کارروائی ہے۔ نور جہاں شکیل صاحبہ نے دین اور دستور بچاؤ تحریک پر اردو زبان کے علاوہ انگریزی اور ہندی میں بھی کتابچے طبع کرانے پر زور دیا اور کہا کہ بنگلہ زبان میں ترجمہ کرانے کا میں وعدہ کرتی ہوں۔ جناب کمال فاروقی صاحب نے کہا کہ انگریزی اور ہندی میں ترجمہ ہوچکا ہے اور اسکو چھپوا کر بڑی تعداد میں تقسیم بھی کرایا گیا ہے۔

مجموعہ قوانین اسلامی سے متعلق رپورٹ پر مولانا محمد فضل الرحیم مجددی صاحب نے فرمایا کہ اس کام کو جلد مکمل کرلیا جائے تو اچھا ہے، اب دیر کرنا کسی طرح مناسب نہیں ہے۔ نائب صدر بورڈ حضرت مولانا کلب صادق صاحب نے فرمایا کہ فقہ جعفری کے احکامات و مسائل پر حاشیہ درج کرنے کی ذمہ داری مجھے سونپی گئی ہے، میں شرمندہ ہوں کہ اب تک وہ کام مکمل نہیں کرواسکا، مولانا عقیل

الغروی صاحب اور مولانا علی عباس صاحب سے درخواست کی تھی، ان حضرات نے وعدہ بھی کیا مگر اب تک ایفاءِ وعدہ نہیں کر سکے ہیں۔ میری پوری توجہ اس طرف ہے اور کوشش بھی جاری ہے، اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں اجتہاد کا دروازہ کھلا ہوا ہے اسلئے مسائل کو اجتہاد سے حل کر لیتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سید محمد علی نقوی صاحب بڑے اسلامی اسکالر ہیں میں ربیع الاول میں علی گڑھ جا رہا ہوں ان سے بھی اس موضوع پر گفتگو کرونگا۔ نائب صدر بورڈ نے بار بار اپنی ندامت کا اظہار فرمایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور آخر میں کہا کہ کناڈا میں ایک شیعہ اسکالر ہیں وہ ریسرچ پر اچھا کام کرتے ہیں اگر ایسی ضرورت آن پڑی تو میں ان کی بھی مدد حاصل کرونگا، ارکان کے تبادلہ خیال کے بعد شرکاء اجلاس نے کارگزار جنرل سکریٹری بورڈ کی کارکردگی رپورٹ کو منظور کیا۔

ایجنڈا (۵) کے تحت مجلس عمل کی پہلی میٹنگ کی کارروائی پر عمل درآمد کے سلسلہ میں غور اور دین اور دستور بچاؤ تحریک کو پورے ملک میں عام کرنے اور اس کے لئے ملک کی مختلف اقلیتوں کے ساتھ لینے کے سلسلہ میں غور وفکر کیا گیا۔ کارگزار جنرل سکریٹری بورڈ نے ۲۵ صفحات پر مشتمل ایک جامع رپورٹ پیش کی جسکو ارکان کے درمیان تقسیم بھی کیا گیا۔ اس رپورٹ میں کہا گیا کہ:

''دستوری اعتبار سے ہندوستان کے ہر شہری کو اپنے عقیدے اور مذہب پر عمل کی بھرپور آزادی حاصل ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ بھارت کے آئین کے بنیادی اصولوں، سیکولرزم، انصاف، آزادی، مساوات اور باہمی اخوت اور بھائی چارگی کو بڑی بے دردی کے ساتھ پامال کیا جا رہا ہے، جے پور اجلاس میں متعدد ارکان بورڈ نے ملک گیر تحریک چلانے کی تجویز پیش کی اور ۷رجون ۲۰۱۵ء کو لکھنو میں مجلس عاملہ نے طے کیا کہ ملک گیر تحریک شروع کی جائے اور اسے صرف مسلمانوں تک محدود نہ رکھتے ہوئے ملک میں بسنے والی تمام مذہبی تہذیبی اور سماجی اکائیوں کو اس میں شریک کیا جائے۔ چنانچہ اس تجویز کی روشنی میں ۱۳رجون ۲۰۱۵ء کو مرکزی دفتر دہلی سے ایک خط ارکان بورڈ اور مدعوئین کرام کی خدمت میں بھیجا گیا۔ اس خط کے ذریعہ لوگوں کو حالات کی نزاکت کا علم ہوا اور ملک کے مختلف مقامات پر ارکان بورڈ نے مساجد میں جمعہ کے خطبات کے ذریعہ اس پیغام کو عام مسلمانوں تک پہونچایا، پھر غور وفکر اور مختلف ذمہ دار حضرات سے مشورہ کے بعد ملک گیر تحریک (جسے دین اور دستور بچاؤ تحریک کا نام دیا گیا) کے باضابطہ اعلان کا فیصلہ ہوا اور اخبارات میں پریس نوٹ جاری کئے گئے۔ ۱۸راگست ۲۰۱۵ء کو دوسری مذہبی، تہذیبی اور سماجی اکائیوں کے اتحاد واشتراک عمل سے دہلی کے انڈیا نیشنل سینٹر میں میٹنگ ہوئی جس میں عیسائی تنظیموں کے ذمہ دار، بدھسٹ سوسائٹی کے سربراہ، لنگایت، شرومنی اکالی دل، یونائیٹڈ سکھ مشن، کے ذمہ داروں سے ملکی حالات پر کھل کر بات چیت ہوئی نیز جو کامن منیمم پروگرام مرتب کیا گیا تھا، اس پر غور وخوض بھی ہوا اور کافی بحث ومباحثہ کے بعد اسے منظور کیا گیا اور ایک اعلامیہ بھی تیار کیا گیا۔ پھر ملک کی مختلف ریاستوں میں عمومی اور خصوصی اجلاس منعقد ہوئے، بھوپال میں ۱۶راگست ۲۰۱۵ء کو، ۴رستمبر کو دارالعلوم حیدرآباد، ۱۳رستمبر ۲۰۱۵ء کو کلکتہ، ۸ردسمبر کو دہلی، مہاراشٹر کے مالیگاؤں میں ۲۷/۲۸راگست ۲۰۱۵ کو، ۱۹رستمبر کو ضلع بیڑ میں، ۲۰رستمبر کو پربھنی میں، ۲۱رستمبر کو بھوکر (ناندیڑ) میں، ۱۲راکتوبر کو پاتھری میں، ۱۳راکتوبر کو سیلو میں، ۱۴راکتوبر کو پرلی، ۱۵راکتوبر کو ہنگولی، ۱۶راکتوبر کو ملٹھا، ۲۲راکتوبر کو بسمت نگر، ۸رنومبر کو سرور پیپل گاؤں، ۹رنومبر کو منجھلے گاؤں، ۱۰رنومبر کو لاتور اور سعید نگر، ۱۱رنومبر کو کولہا پور وغیرہ، اضلاع اور قصبات میں بڑے بڑے اجتماعات ہوئے جسمیں مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی، مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی، مولانا عبدالاحد ازہری، مولانا عبدالحمید ازہری، مولانا قمر الدین، مفتی محمد حسنین محفوظ نعمانی اور مولانا نظام الدین فخر الدین کا بطور خاص تعاون حاصل رہا اور ان حضرات کی توجہ اور دلچسپی سے ہر جگہ اجلاس کامیاب رہا اللہ تعالیٰ ان سبھوں کو جزاءِ خیر دے۔ مراٹھواڑہ میں اس تحریک کو منظم کرنے کی ذمہ داری مولانا جنید الرحمٰن قاسمی صاحب کے سپرد کی گئی تھی انہوں نے ۲۲راکتوبر سے ۲۸راکتوبر تک مراٹھواڑہ کے مختلف مقامات کا دورہ کیا اور تحریک کے سلسلہ میں فضا سازی کی۔ اسی طرح تلنگانہ وآندھرا پردیش میں تحریک کو منظم کرنے کی قابل قدر کوشش ہوئی، ۴رستمبر سے حیدرآباد میں مرحلہ وار تعارفی اجلاس ہوا، ۵رستمبر، ۱۴رستمبر، ۱۷راکتوبر، ۴رنومبر تک مختلف مقامات پر کامیاب اجلاس ہوئے۔ بورڈ کے اسسٹنٹ جنرل سکریٹری جناب محمد عبدالرحیم قریشی صاحب، مولانا

خالد سیف اللہ رحمانی صاحب سکریٹری بورڈ، جناب اسدالدین اویسی صاحب، جناب محمد رحیم الدین انصاری صاحب، مولانا اکبر نظام الدین صاحب، مولانا محمد جعفر پاشا صاحب، مولانا سجاد نعمانی صاحب، مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب، جناب مولانا مسعود حسین مجتہدی صاحب، محترمہ اسماء زہرہ صاحبہ، محترمہ عقیلہ خاموشی صاحبہ، محترمہ صبیحہ صدیقی صاحبہ، محترمہ تہنیت اطہر صاحبہ اور محترمہ جمیلہ صاحبہ نے تحریک کے مقاصد پس منظر اور طریقہ کار پر روشنی ڈالی اور مقامی معز ز ارکان بورڈ نے بھر پور تعاون کیا۔

حیدرآباد کے علاقوں میں اس تحریک کو سرگرم بنانے کے لئے ایک کمیٹی بھی بنائی گئی اور ایک تفصیلی پروگرام بھی بنایا گیا، اسی طرح ۳؍ستمبر کو بنگلور میں دین اور دستور بچاؤ تحریک کا ایک اجلاس منعقد ہوا، ۱۲؍نومبر کو بیلگام میں، ۷؍دسمبر کو گلبرگہ میں بڑا اجتماع ہوا جو بہت کامیاب رہا۔ بہر حال دین اور دستور بچاؤ تحریک کا کارواں رواں دواں ہے، یہ لانبی لڑائی ہے جس کے لئے افرادی قوت اور وسائل کی طاقت کی سخت ضرورت ہے، یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ مسلمانان ہند تحریک کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں اور ملک کے الگ الگ علاقوں میں تحریک کے استقبال کا منظر دیکھنے کو مل رہا ہے۔''

دین اور دستور بچاؤ تحریک کے کنوینر حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب کارگزار جنرل سکریٹری نے اپنی رپورٹ میں یہ بھی بتایا کہ ''جے پور کے اجلاس بورڈ میں مجلس عمل برائے تحفظ دین وشریعت کے قیام کی تجویز پیش کی گئی تھی جسکو صدر محترم نے ارکان و مدعوئین کی تائید کے بعد منظوری دی تھی۔ مقام شکر ہے کہ ارکان مجلس عمل کا انتخاب بھی ہو چکا ہے اور ۱۸؍رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جس میں مرد ارکان کے علاوہ خواتین کی نمائندگی بھی اس میں شامل کی گئی ہے۔''

کارگزار جنرل سکریٹری بورڈ کی اس تفصیلی رپورٹ پر اظہار خیال کرتے ہوئے جناب ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس صاحب نے کہا کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بورڈ نے اپنے دائرہ کار کو وسیع تر کر دیا ہے اور اسکی وجہ سے ہمارے بنیادی مقاصد پیچھے ہوتے جا رہے ہیں یا متاثر ہو رہے ہیں، اس سے کاموں کے لئے پہلے ترجیحات طے کئے جائیں ورنہ ملت کے بے شمار مسائل ہیں، کچھ تنظیمیں اس پہلو پر کام بھی کر رہی ہیں اس لئے ہمیں اس پہلو پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے۔

محترمہ ڈاکٹر اسماء زہرہ صاحبہ نے کہا کہ اس وقت ملک کے جو حالات ہیں وہ انتہائی سنگین ہیں اسلئے بورڈ نے یہ تحریک چلائی ہے میرا خیال ہے کہ مسئلہ کی حساسیت کو سمجھا جائے اور اس تحریک کو منظم کرنے کی جدوجہد کی جائے، ہماری خواتین نے اس تحریک کو قبول کر لیا ہے اس لئے ان کے لئے بھی کوئی لائحہ عمل تیار کیا جائے۔

حضرت مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی صاحب نے اس تحریک کے قیام کے اسباب پر سیر حاصل گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ جے پور اجلاس میں متعدد ارکان نے ملکی حالات پر تشویش کا اظہار کیا تھا اور پورے ملک میں تحریک چلانے کی تجویز پیش کی تھی جو منظور ہوئی پھر ۷؍جون کی مجلس عاملہ میں اس کے مثبت اور منفی ہر دو پہلو پر دیر تک تبادلہ خیال ہوتا رہا اور آخر میں یہ بات طے پائی کہ ملک گیر تحریک شروع کی جائے اسی پس منظر میں حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب کی قیادت میں مہاراشٹر، دہلی، کرناٹک، مدھیہ پردیش میں اجتماعات اور کانفرنسیں منعقد ہوئیں جس سے بڑی حد تک فضا سازی بھی ہوئی اور دوسرے اقلیتی طبقات سے خوشگوار تعلقات بھی پیدا ہوئے اس لئے اگر یہ تحریک اپنے منشور کے ساتھ چلے تو اس کے مثبت اثرات پڑیں گے اور دعوتی امکانات بھی ابھریں گے چونکہ بورڈ کے اس حکیمانہ فیصلہ کا ہر ایک نے خیر مقدم کیا ہے اسلئے ہمیں بھی اپنی محنت کو بڑھانا چاہئے اور جے پور اجلاس بورڈ اور ۷؍جون کی مجلس عاملہ کے فیصلہ کے تناظر میں اس تحریک کو مزید قوت بخشنا چاہئے۔ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی صاحب نے فرمایا کہ جب بورڈ نے فیصلہ کر لیا ہے تو پھر کسی کے ذہن میں کوئی شک وشبہ نہیں ہونا چاہئے اب جبکہ یہ کارواں بہت آگے بڑھ چکا ہے تو ہم سب کو شانہ بہ شانہ اسکو مستحکم کرنا چاہئے۔ جناب کمال فاروقی صاحب، مولانا محمد فضل الرحیم مجددی صاحب، مولانا محمد سعود عالم قاسمی صاحب، ڈاکٹر لیسین علی عثمانی صاحب، مولانا آس محمد گلزار قاسمی صاحب نے اپنے تائیدی کلمات میں اس تحریک کو وقت کی ایک اہم ضرورت بتایا پھر اتفاق رائے سے اس تحریک کو مزید موثر انداز میں چلانے کا فیصلہ کیا گیا اور حسب ذیل تجویز منظور کی گئی:

''گذشتہ مجلس عاملہ منعقدہ لکھنؤ کے فیصلہ کے مطابق دین اور دستور بچاؤ تحریک بحسن وخوبی ملک میں چل رہی ہے اور الحمدللہ اس کے اچھے نتائج و اثرات سامنے آرہے ہیں، خاص طور پر ملک میں بسنے والی دوسری مذہبی، تہذیبی اور سماجی اکائیوں کے اشتراک وتعاون کی وجہ سے اسکی افادیت بڑھ گئی ہے، مختلف اکائیوں کے اتحاد و اشتراک عمل کی وجہ سے ایک طرف جہاں دعوتی امکانات بڑھے

ہیں وہیں دوسری طرف باہمی محبت و روابط، یگانگت اور رواداری- ایک دوسرے کے لئے احترام، اعتماد و اعتبار میں بھی اضافہ ہوا ہے- تحریک کا ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہوا اور ہو رہا ہے کہ مسلمانان ہند کو خوف و ہراس سے نجات مل رہی ہے اور ان کے اندر خود اعتمادی اور عزم و حوصلہ پیدا ہو رہا ہے۔ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس دین اور دستور بچاؤ تحریک کی تحسین کرتا ہے اور جذباتیت اور منفی رجحانات سے بچتے ہوئے مزید مضبوطی کے ساتھ تحریک پورے ملک میں منظم کرنے کی تجویز منظور کرتا ہے۔"

ایجنڈا (۶) کے تحت بورڈ کے تمام ارکان کو متحرک کرنے کے سلسلہ میں غور و فکر کیا گیا، کارگزار جنرل سکریٹری بورڈ نے فرمایا کہ بورڈ کے ارکان، بورڈ کی تحریکات سے قطعی طور پر دلچسپی نہیں لیتے ہیں حتی کہ خطوط تک کا بہت سے اصحاب جواب نہیں دیتے ہیں ان کے اندر سرگرمی پیدا کرنے کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جائے اور ان میں مزید حساسیت کیسے پیدا کی جائے آپ حضرات اپنی صائب رائے دیں۔ محترمہ صفیہ نسیم صاحبہ نے خاتون ارکان کے تعلق سے کہا کہ بہت سی خواتین سن رسیدہ ہو چکی ہیں اور کچھ عرصہ سے بیمار چل رہی ہیں، ان کی معذوری کو قبول کرتے ہوئے ان کی جگہ فعال خواتین کو رکھا جائے، حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب نے کہا کہ ایسی خاتون اراکین کی فہرست دفتر کو فراہم کرائیں تاکہ غور کر کے فیصلہ کیا جا سکے لیکن یہ مسئلہ ارکان میقاتی کی عدم دلچسپی سے متعلق ہے جو اساسی ارکان بے توجہی کا مظاہرہ کر رہے ہیں ان کے بارے میں آپ حضرات کی کیا رائے ہے مولانا عبدالوہاب خلجی صاحب نے کہا کہ جو ارکان بورڈ کے کاموں میں دلچسپی نہیں لیتے ہیں ان کی رکنیت پر غور کرنا چاہئے اور ان سے مراسلت کے بعد علیحدہ کر دینا چاہئے۔

ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی صاحب نے کہا کہ یہ مسئلہ بہت اہم ہے اس سلسلہ میں میری رائے یہ ہے کہ ان چند امور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

(۱) بورڈ کے اجلاس میں حسب گنجائش مدعو کی حیثیت سے فعال حضرات کو شریک کیا جائے۔

(۲) بورڈ کے فعال ممبران اپنے اپنے صوبہ میں انفرادی ملاقات کے ذریعہ غیر فعال ارکان کو متحرک کرنے کی کوشش کریں

(۳) بورڈ کی سرگرمیوں سے برابر انہیں واقف کرایا جائے

(۴) بورڈ کی مختلف کمیٹیوں کی میٹنگ میں اس صوبہ کے ارکان کو ضرور شریک کیا جائے

(۵) بورڈ کا مرکزی دفتر مراسلت اور ای میل کے ذریعہ ارکان سے رابطہ میں رہے

ان تجاویز سے ارکان نے اتفاق کیا اور کہا کہ یہ قابل عمل تجاویز ہیں انشاءاللہ اس پر عمل کیا جائیگا۔

دوسری نشست بعد نماز مغرب

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی مجلس عاملہ کی دوسری نشست بعد نماز مغرب نائب صدر بورڈ حضرت مولانا کاکا سعید احمد عمری صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئی۔

ایجنڈا (۷) کے تحت بورڈ کی مختلف کمیٹیوں کی کارکردگی رپورٹ اجلاس میں تقسیم کی گئی تھی، کو شرکاء نے رپورٹ پڑھنے کے بعد اطمینان کا اظہار کیا۔ جناب کمال فاروقی صاحب نے کہا کہ لیگل کمیٹی کو مزید مضبوط اور فعال بنایا جائے اس لئے کہ **ججز** حضرات مسلم پرسنل لا یا مسلمانوں کے عائلی قوانین اور اسکی حکمتوں سے ناواقف ہوا کرتے ہیں، اگر ہم لیگل کمیٹی کو فعال بنائیں گے اور ہر صوبہ کے مسلم وکلاء سے رابطہ میں رہیں تو اس سے بہت سی پریشانیاں دور ہو سکتی ہیں۔ مولانا ڈاکٹر محمد مسعود عالم قاسمی صاحب نے کہا کہ کام کے دو پہلو ہیں اس کا ایک عملی پہلو ہے جسکو عوامی تحریک کے ذریعہ بروئے کار لایا جا رہا ہے۔ دوسرا تحقیقی پہلو ہے کہ بورڈ ایک تحقیقی ریسرچ اینڈ ڈکومنٹیشن سنٹر قائم کرے اور قانون دانوں کی خدمات حاصل کرے۔ مولانا محمد فضل الرحیم مجددی صاحب نے فرمایا کہ یہ بہت اچھی تجویز ہے اسی کے ساتھ بورڈ کو اسلام کے خلاف لکھی جانے والی تحریروں کا علمی محاسبہ کر کے جواب دینا چاہئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ۱۹۹۴ء میں قاہرہ میں ایک بین الاقوامی کانفرنس (U.N. Sponsorship) بلائی گئی جس کا ایجنڈا تھا (Women Empowerment Liberty) اس کانفرنس میں عورتوں کی خود مختاری پر کافی غور و خوض کے بعد طے پایا کہ عورتیں بہت محنت کرتی ہیں مگر ان کو کوئی مالی معاوضہ نہیں ملتا ہے اگر عورت چاہے تو اپنے شوہر سے معاوضہ طلب کر سکتی ہے۔ طلاق و وراثت میں زن و شوہر برابر کے حصہ دار ہوں گے، شادی کے بغیر عورت جنسی تعلقات قائم کر سکتی ہے ان تجاویز پر 106 ملکوں کے نمائندوں نے دستخط کئے اور اب وہ عالمی برادری میں دباؤ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں، اسلئے ہم کو

اپنے خاندانی نظام کے استحکام پر غور کرنا ہوگا کیونکہ ہندوستان بھی ان ممالک کا شریک کار ہے اگر خدانخواستہ اس طرح کے طریقہ زندگی کو یہاں نافذ کردیا گیا تو ہمارا معاشرتی نظام تہس نہس ہوجائیگا۔

جناب شکیل صمدانی صاحب نے لیگل کمیٹی کی رپورٹ کا خلاصہ بیان کیا کہ ممبئی ہائی کورٹ میں کم سنی کی شادی کا مقدمہ زیر دوراں ہے کمیٹی اس کی موثر انداز میں پیروی کررہی ہے، دوسری شادی کے تعلق سے گجرات ہائی کورٹ کا فیصلہ آیا جس میں کہا گیا ہے کہ مسلم پرسنل لا نے اگرچہ دوسری شادی کی اجازت دی ہے مگر دستور کی دفعہ 14 اس سے متصادم ہے، سپریم کورٹ میں بابری مسجد کا مقدمہ زیر کارروائی ہے اور لیگل کمیٹی ان تمام مقدمات کی مؤثر پیروی کررہی ہے، انہوں نے آثار قدیمہ مساجد کی رپورٹ بھی پیش کی اور کہا کہ سروے کا کام ہونیوالا ہے، سروے پر تقریباً چالیس ہزار روپے کے اخراجات کا تخمینہ ہے۔ کارگزار جنرل سکریٹری بورڈ نے کہا کہ سروے میں کن کن باتوں کا لحاظ رکھا جائے اسکی مکمل وضاحت ہونی چاہئے، مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب نے سروے کے کام کو ایک مقررہ مدت تک مکمل کرنے کی گذارش کی، جناب شکیل صمدانی صاحب نے ۱۰ ارفروری ۲۰۱۶ء تک مکمل کرلینے کا وعدہ کیا۔ جناب سید قاسم رسول الیاس صاحب نے بتایا کہ قاضی مجاہد الاسلام قاسمی صاحبؒ کے عہد صدارت میں عدالتی فیصلوں کی تنقیح کے لئے دفتر دہلی میں ایک سیل قائم کیا گیا مگر وہ سب ابتدائی مرحلہ میں تھا اب اگر اسکو منظم انداز میں کیا جائے تو بلاشبہ یہ مفید ثابت ہوسکتا ہے۔

ایجنڈا (۸) کے تحت عدالتوں کے ذریعہ ہورہے خلاف شریعت فیصلوں کے سدباب پر غور کرنے کی تدابیر کے لئے لیگل کمیٹی کو فعال بنانے اور باقاعدہ گائڈ لائن کے طور پر اس کام کو انجام دینے کی ضرورت محسوس کی گئی، مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی صاحب نے کہا کہ دہلی کے مسلم وکلاء لیگل کمیٹی کی معاونت کرنے پر آمادہ ہیں، ان کی عملی خدمات سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے، مولانا محمد فضل الرحیم مجددی صاحب نے کہا کہ اگر ہم لوگ اصلاح معاشرہ تحریک کو اس طرح منظم کریں کہ مسلمان اپنے عائلی مقدمات کو سرکاری عدالتوں میں ہی نہ لے جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔ جناب ڈاکٹر یٰسین علی عثمانی صاحب نے کہا کہ یہ مسئلہ مستقل ایک مسئلہ بنا ہوا ہے، انہوں نے تجویز رکھی کہ ملک کے سیکولر ذہن رکھنے والے ریٹائرڈ جج اور سنجیدہ غیر مسلم اصحاب کو جمع کرکے ان کے سامنے اپنا موقف واضح کریں تو شاید اس سے کامیابی کی کچھ راہ نکل سکے۔ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی صاحب نے کہا کہ تفہیم شریعت کے ورک شاپ کے موقعہ پر ایسے وکلاء سے رابطہ کیا جائے جو ہمارے لئے مفید ہوں اور ان کو بھی کچھ ذمہ داری دی جائے۔ جناب شکیل صمدانی صاحب نے نفقہ مطلقہ ایکٹ میں ترمیم کروانے پر زور دیا اور کہا کہ نفقہ سے متعلق زیادہ تر غلط فیصلے ججیز کی من مانی تشریح کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی صاحب نے کہا کہ بورڈ نے مسلم مطلقہ کے نفقہ کے مسائل کے حل کے لئے کچھ جرأت مندانہ فیصلے کئے تھے، ان پر غور کیا جانا چاہئے۔ مولانا سید اشہد رشیدی صاحب مرادآباد نے کہا کہ زیر بحث ایجنڈا بورڈ کے قیام کے بنیادی مقاصد میں سے ہے اس لئے بورڈ کے ارکان ہر صوبہ میں منصوبہ بند طریقے سے اصلاح معاشرہ کی تحریک کو منظم کریں۔ مولانا یٰسین علی عثمانی صاحب نے کہا کہ مساجد کے ائمہ کرام، خانقاہوں کے سجادہ نشین اور مدارس کے علماء کو اس نیٹ ورک سے جوڑا جائے، مولانا انیس الرحمٰن قاسمی صاحب نے کہا کہ ماہ ربیع الاول میں سیرت کے اجلاس ہوتے ہیں ان اجلاس میں حضور اکرم ﷺ کی زندگی کے مختلف گوشوں کے ساتھ آپ ﷺ کی معاشرتی زندگی کو موثر انداز میں پیش کیا جائے، اسکول و کالج کے طلبہ اور اخبارات کے نمائندوں کو اس تحریک سے جوڑا جائے، اسی طرح جمعہ کے خطبات میں ائمہ کرام کو اس موضوع پر گفتگو کرنے کے لئے آمادہ کیا جائے، اس کے لئے ائمہ کرام کے پتے اور اگر ای میل ہے تو اسے بھی حاصل کرکے پیغام ارسال کیا جائے۔ مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب نے کہا کہ مہاراشٹر کے ائمہ مساجد کے قابل لحاظ پتے جمع ہوئے ہیں اگر اس کام کے لئے کوئی کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے تو وہ انشاءاللہ مفید ثابت ہوسکتی ہے۔ جناب ای ابوبکر صاحب، محترمہ ڈاکٹر اسماء زہراء صاحبہ کے اظہار خیال کے بعد اجلاس نے درج ذیل تجاویز طے کیں:

"آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے قیام کا بنیادی مقصد تحفظ قوانین شریعت ہے، بورڈ نے اپنے قیام کے پہلے دن سے اب تک قوانین شریعت کے تحفظ کی گراں قدر خدمت انجام دی ہے اور ماضی میں جب کبھی عدالتوں کے ذریعہ خلاف شریعت فیصلے سامنے آئے بورڈ نے ان میں مناسب حذف و ترمیم کی کامیاب کوشش کی ہے، افسوسناک صورت حال یہ ہے کہ ادھر کچھ عرصہ سے عدالتوں سے خلاف شریعت فیصلے زیادہ صادر ہورہے ہیں اور مسلمانوں کے عائلی مسائل کے سلسلے میں عدالتوں کا ایسا رخ سامنے آرہا ہے جس سے اسلامی قوانین متاثر ہورہے ہیں، خلاف شریعت فیصلوں کے

تدارک اور سدباب کیلئے مجلس عاملہ کے اس اجلاس میں غور وخوض کے بعد یہ تجاویز منظور کی گئیں:

(۱) بورڈ کی قائم کردہ لیگل سیل کو وسعت دی جائے، اسمیں چند صلاحیت مند افراد کا اضافہ کیا جائے، اسکو مزید فعال اور متحرک بنایا جائے، اور اس سلسلے میں ملک کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے ان مسلمان وکیلوں کی خدمات حاصل کی جائیں جو بورڈ کے کاموں میں دلچسپی رکھتے ہیں اور برضا ورغبت دین کی خدمت سمجھ کر بورڈ کے کاموں اور اسکی جانب سے دائر مقدمات میں حصہ لینے کے خواہش مند ہیں، اس سلسلے میں مناسب یہ ہے کہ پہلے مرحلہ میں ایسے چند وکلاء کے ساتھ دہلی میں اکابرین بورڈ کی ایک میٹنگ ہو، جس میں مکمل خاکہ بنایا جائے اور دیگر وکلاء کو ساتھ لینے کا لائحہ عمل تیار کیا جائے۔

(۲) خلاف شریعت فیصلوں کا ایک بڑا سبب مسلمانوں کا اپنے مقدمات دارالقضاء کے بجائے عدالتوں میں لیجانا بھی ہے اسکے سدباب کیلئے یہ بات طے پائی کہ بورڈ کی طرف سے جاری تحریک اصلاح معاشرہ کو تیز تر کیا جائے اور اس اہم، بنیادی، اور دوررس کام کیلئے ائمہ مساجد، مدارس کے اساتذہ، اور خانقاہوں کے ذمہ داران سے مدد لی جائے، اس اہم خدمت کیلئے بطور خاص ائمہ مساجد بہت مفید ہوسکتے ہیں اسلئے انہیں بورڈ سے قریب کرنے اور مختلف اصلاحی موضوعات پر بورڈ کی جانب سے ان کو خطبات جمعہ بھیجنے کا انتظام کرنا چاہئے، اوران کے حلقہ اثر میں بات پہونچانے اور لوگوں کو حکمت اور خیر خواہی کے جذبہ کے ساتھ دین سے قریب لانے کی خدمت ان کے حوالہ کرنی چاہئے۔

خلاف شریعت فیصلوں پر روک لگانے کیلئے معزز ارکان عاملہ کی طرف سے یہ بات سامنے آئی کہ خلاف شریعت فیصلوں پر نظر رکھنے نیز متعلقہ کاغذات حاصل کرکے بورڈ کے لیگل سیل کے سپرد کرنے کیلئے باضابطہ ایک کمیٹی تشکیل دی جائے، جو ریسرچ اینڈ ڈکومنٹیشن (Research & Documentation) کا کام کرے، مجلس عاملہ کا یہ اجلاس محترم جناب ڈاکٹر محمد سعود عالم قاسمی صاحب، اور محترم جناب ڈاکٹر قاسم رسول الیاس صاحب کو یہ ذمہ داری دیتا ہے کہ وہ مجوزہ کمیٹی کا پس منظر اور مکمل خاکہ تیار کرکے مجلس عاملہ کے اگلے اجلاس میں پیش کریں۔"

ایجنڈا (۹) کے تحت بورڈ کے ۲۵ ویں اجلاس عام کے مقام اور تاریخ کی تعیین پر غور ہوا، جناب سلطان احمد صاحب ایم پی (رکن بورڈ) نے کلکتہ میں اجلاس کے انعقاد کی دعوت دی جبکہ جناب حاجی عارف مسعود صاحب نے بھوپال میں اجلاس منعقد کرنے کی پیش کش کی۔ کارگزار جنرل سکریٹری بورڈ حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب نے کہا کہ ان دونوں مقامات کے علاوہ بعد میں اگر کسی اور مقام پر اجلاس کے انعقاد کی پیش کش آتی ہے تو اس کو بھی شامل کرکے عاملہ کی یہ تجویز صدر محترم کی خدمت میں پیش کی جائے گی حضرت کے فیصلہ کے بعد ہی حتمی طور پر اعلان کیا جائے گا۔

دیگر امور باجازت صدر جلسہ کے تحت جناب عارف مسعود صاحب نے صدر محترم سے حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب کو باضابطہ جنرل سکریٹری نامزد کرنے کی گزارش کی اور اپنی اس تجویز کو صدر بورڈ تک پہونچانے کی درخواست کی۔ جناب کمال فاروقی صاحب اور مولانا عبدالوہاب خلجی صاحب نے کہا کہ ۲۰۱۶ء میں انتخابی جلسہ ہونے والا ہے ہم لوگ اس موقعہ پر صدر بورڈ سے گذارش کریں تو وہ زیادہ مؤثر اقدام ہوگا۔ ڈاکٹر یٰسین علی عثمانی صاحب نے کہا کہ حضرت مولانا رحمانی صاحب کا نام اس عہدہ کے لئے بہت مناسب ہے اگر اگلی میٹنگ میں اس تجویز کو رکھا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔ اجلاس نے حضرت مولانا محمد عبداللہ مغیثی صاحب سے کہا کہ صدر محترم تک مجلس عاملہ کے اس احساس کو پہونچادیں۔

اجلاس کے آخر میں حضرت مولانا محمد عبداللہ مغیثی صاحب نے شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ مقام شکر ہے کہ صبح سے ۲ ؍بجے تک اور بعد مغرب تا عشاء ۹ ؍بجے تک زیر بحث ایجنڈوں پر مجلس عاملہ نے کھل کر بحث ومباحثہ کیا جس سے اس مجلس کی کامیابی ظاہر ہورہی ہے۔ الحمدللہ بہت سی مفید اور کارآمد باتیں ہوئیں اور تجاویز منظور ہوئیں، میرا احساس ہے کہ بورڈ نے ادھر چھ ماہ کے عرصہ میں کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں اور حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب کی رہنمائی میں کام بہت آگے بڑھا ہے۔ دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کو صحت وسلامتی کے ساتھ درازی عمر کی نعمت عطا فرمائے۔ پھر مولانا مغیثی صاحب کی ہی دعاء پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

❁❁❁

جناب محمد عبدالرحیم قریشیؒ

ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہوں جسے؟

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی (سکریٹری بورڈ)

سابق وزیراعظم ہند محترمہ اندرا گاندھی نے اپنی حکومت بچانے کے لئے ایک مرحلہ پر ایمرجنسی نافذ کردی تھی، یہ بڑے جبر وتشدد کا دور تھا، جس میں تمام جماعتوں اور تنظیموں پر پابندی عائد کردی گئی تھی، نیز برسراقتدار پارٹی کے جلسوں کے علاوہ کسی بھی اجتماع کی ممانعت تھی، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ بھی اس ممانعت کے دائرہ میں تھا، خدا خدا کرکے ایمرجنسی ختم ہوئی اور الیکشن نے پوری کایا پلٹ کر رکھ دی؛ چنانچہ ۱۹۷۷ء میں سابق ریاست بہار اور موجودہ جھارکھنڈ کے شہر رانچی میں بورڈ کا عظیم الشان اجلاس عام ہوا، اس موقع سے پہلی بار بورڈ کے اجلاس عام میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی اور فکرونظر کی ایسی کہکشاں کی دید کا موقع میسر آیا، جس کا ہر ستارہ اپنی جگہ مہر وماہ کا درجہ رکھتا تھا، ملک بھر کے اصحابِ فکرونظر، علماء، سیاسی وملی قائدین، قانون داں واصحابِ دانش، مختلف مسالک اور تنظیموں کے اعلیٰ نمائندے اور پرجوش مقررین ڈائس پر موجود تھے، واقعہ ہے کہ ایسا گلدستہ ہمیں بورڈ کے اجلاس کے علاوہ کم ہی کہیں اور دیکھنے میں آتا ہے۔

اس اجلاس میں جنوبی ہند کی مختلف اہم شخصیتوں کو دیکھنے کا موقع ملا، ان میں سے ایک صاحب عمر کے اعتبار سے تو چالیس پینتالیس کے بیچ کے تھے؛ لیکن اپنے سڈول اور چھریرے جسم، اور چستی ومستعدی کی وجہ سے تیس پینتیس سال کے نظر آتے تھے، قدو قامت درمیانہ، نہ پتلے دبلے، نہ تجیم و شحیم، سیاہ شیروانی میں ملبوس، سر پر جناح مخملی کیپ، رنگ اگرچہ گہرا سانولا تھا، مگر چہرہ پر ملاحت اور بھولا پن، قانونی اُمور پر جب بھی گفتگو ہوتی تو کئی بزرگ قانون دانوں کے رہنے کے باوجود ان کی گفتگو پہ بھی خصوصی توجہ دی جاتی اور امیر شریعت حضرت مولانا سید منت اللہ رحمانیؒ شرعی پہلو پر حضرت مولانا قاضی مجاہدالاسلام قاسمیؒ سے اور قانونی پہلو پر ان سے گفتگو کراتے، اور ان کی گفتگو واقعی بہت واضح اور مدلل ہوتی، قانون شریعت کے یہی ترجمان وکیل تھے: جناب محمد عبدالرحیم قریشی، اس وقت ان کے چہرے پر داڑھی نہیں تھی؛ لیکن بعد میں داڑھی بھی رکھ لی اور اس نے ان کی کشش کو اور بڑھادیا۔

رات کے اجلاس عام میں جن حضرات کا خطاب ہوا، ان میں جناب قریشی صاحب بھی تھے، جن چند مقررین کا خطاب مجھے بہت بھایا، ان میں ایک وہ بھی تھے، ان کے خطاب میں علمی متانت اور ملی غیرت اس طرح ہم آمیز تھی، جو ایک طرف دماغ کو مطمئن کرتی اور دوسری طرف ولولہ ایمانی کو دوچند کرتی تھی، ابھی تک ذہن میں ہے کہ ان کے اس خطاب میں اس سوال کا جواب بھی تھا کہ وقت گزرنے کے باوجود انسانیت کے لئے شریعت اسلامی ہی کیوں نافع اور مفید ہے؟ دورانِ خطاب بار بار نعرۂ تکبیر کی صدا گونجتی رہی اور جب تقریر ختم ہوئی تو پیاس باقی رہی؛ بلکہ بڑھ گئی — یہ تھی جناب قریشی صاحب کی تقریر اور ان سے اس حقیر کی پہلی ملاقات، جس نے دل پر ان کی محبت کا خاص نقش چھوڑا اور پھر ان کی زندگی کے آخری لمحہ تک یہ نقش گہرا ہی ہوتا چلا گیا — تلنگانہ اور حیدرآباد کی مختلف دینی وملی تحریکوں کی مناسبت سے جلسوں اور پروگراموں میں شرکت کی بناپر اور خاص کر مسلم پرسنل لا سے متعلق مقدمات کے لئے تیاری اور مجموعۂ قوانین اسلامی کی خواندگی نیز مختلف اسفار میں رفاقت کی وجہ سے ان کے ساتھ کثرت سے ملاقات رہی، اس دوران ان کی کسرنفسی بھی دیکھی اور بالغ نظری بھی، اور اہم بات یہ ہے کہ اکثر ملی وقومی مسائل میں ہم دونوں کے درمیان غیر معمولی فکری ہم آہنگی پائی جاتی تھی۔

۱۹۷۸ء یا ۱۹۷۹ء میں حضرت مولانا محمد حمید الدین حسامی عاقل اور جناب محمد رحیم الدین انصاری صاحب کی دعوت پر میں حیدرآباد وارد ہوا اور آب وہوا کی موافقت کی وجہ سے یہیں کا ہوکر رہ گیا، اس زمانہ میں بارہ ربیع الاول کو مجلس تعمیر ملت کا بڑا ہی عظیم الشان جلسۂ سیرت منعقد ہوتا تھا، اس تاریخ

کو دن کے وقت شہر میں سیرت کا صرف یہی جلسہ ہوتا تھا اور لوگوں کی بہت بڑی تعداد اس طرح جوق در جوق شریک ہوتی تھی کہ گویا لوگ عیدگاہ جارہے ہوں، کرتا، پاجامہ، ٹوپی میں ملبوس، بہت سارے لوگ شیروانی بھی زیب تن کئے ہوئے، کئی درجن لوگوں کے سروں پر خلافت عثمانیہ کی یادگار ترکی ٹوپی، یہ منظر بہت ہی پُرکیف ہوتا تھا، تعمیر ملت کے بانی اور جلسۂ سیرت کے محرک جناب سید خلیل اللہ حسینی معذور ہو چکے تھے، یہ جلسۂ عام جلسوں کی طرح نہیں ہوتا تھا؛ بلکہ مقررہ عنوانات پر بڑی ہی فکر انگیز تقریریں ہوا کرتی تھیں اور قومی و بین قومی سلگتے ہوئے موضوعات پر اظہار خیال کیا جاتا تھا، ملک اور بیرونِ ملک سے کسی اہم اور نامور مقرر کو بھی مدعو کیا جاتا تھا؛ لیکن اس پورے پروگرام کی روح جناب محمد عبدالرحیم قریشی اور جناب سلیمان سکندر ہوا کرتے تھے، گاہے سامعین کی آنکھیں نم بھی ہوتی تھیں اور گاہے نعرۂ تکبیر کی صداؤں سے میدان اس طرح گونج بھی اُٹھتا تھا کہ گویا فرش زمین سے لے کر سروں پر سایہ فگن آسمان بھی ان کا ہم آواز ہوگیا ہے۔

ان جلسوں نے بھی قریشی صاحب کی عظمت و محبت کو بڑھایا اور غیر معمولی فکری ہم آہنگی کی وجہ سے قربت بڑھتی گئی، ان کی شفقت تھی کہ جب حیدرآباد میں میرا کوئی تعارف نہ تھا، وہ ہمیں اپنے 'اسٹڈی سرکل' میں اہم علمی و فکری موضوعات پر خطاب کے لئے بلایا کرتے تھے، جب اس حقیر نے ۲۰۰۰ء میں ''المعہد العالی الاسلامی'' کی بنیاد رکھی تو انھوں نے اس اقدام کی تحسین کرتے ہوئے اخبار میں پریس نوٹ جاری کیا، جس نے ہمارے حوصلوں کو مہمیز کیا اور جو اس نوخیز ادارہ کے تعارف میں معاون ثابت ہوا، اس کے بعد بھی وقتاً فوقتاً محاضرات کے لئے یا کسی اور مناسبت سے معہد میں ان کی تشریف آوری ہوتی رہتی تھی، جب بھی ان کے پاس کوئی اہم دینی وفقہی مسئلہ آتا، یا کسی بات پر اشکال ہوتا تو اکثر سائل کو میرے پاس بھیجتے، یا مکتوب بھیجتے؛ چنانچہ ان میں سے بعض جوابات اس حقیر کی تالیف 'کتاب الفتاویٰ' میں شامل ہیں، مسلم پرسنل لا یا کسی اور دینی مسئلہ سے متعلق عدالت کا کوئی فیصلہ آتا، یا قانون پاس ہوتا تو میں ان کی متعلقات کو سمجھنے کے لئے ان ہی سے رُجوع ہوتا اور وہ بڑی خوش اُسلوبی اور وضاحت کے ساتھ اس کی تفہیم کرتے، قریشی صاحب نے ۱۲ / ربیع الاول کے عظیم الشان جلسوں میں بھی اس حقیر کو مدعو کیا اور عنوان کی تعیین کیساتھ خطاب کا موقع دیا۔

جناب قریشی صاحب کی خدمات اور صلاحیتوں میں تنوع تھا، جن کو بنیادی طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: مجلس تعمیر ملت، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ اور ان کی تالیفات۔

۱۹۴۷ء جہاں شمالی ہند میں تقسیم ہند کی وجہ سے خونِ مسلم کی ارزانی کا موسم ثابت ہوا، وہیں ۱۹۴۸ء میں دکن کے علاقہ میں نظام اسٹیٹ حیدرآباد کے خلاف پولیس ایکشن کا ایسا خون چکا طوفان آیا کہ دکن کے بڑے علاقہ میں کتنی ہی لاشیں بے گوروکفن بکھری پڑی رہیں، کنویں لاشوں سے بھر گئے، یہاں تک کہ بعض ندیوں کے پانی کے رنگ بدل گئے، اب بھی لوگ اس کی نشاندہی کرتے ہیں، برسر عام لباس آبرو کے ایک ایک تار بکھیر دیئے گئے اور مسلمانوں نے جان و مال اور عزت و آبرو کو تو کھویا ہی، ان کے حوصلے بھی پست ہوگئے اور ایمان و یقین میں بھی تزلزل آنے لگا، اس مایوسی اور حوصلہ شکستگی کے ماحول میں بہت سے پڑھے لکھے مسلمان کیمونزم اور الحاد کا شکار ہونے لگے، ان حالات میں جناب سید خلیل اللہ حسینی نے ۱۹۵۰ء میں 'بزم احباب' قائم کی، جس کا مقصد مسلمانوں کا حوصلہ بلند کرنا اور اُن کو الحاد وارتداد سے بچانا تھا، یہی بزم احباب ۱۹۵۴ء میں ''مجلس تعمیر ملت'' سے موسوم ہوئی، اِس کارواں میں جو لوگ شروع شروع میں شریک ہوئے، اُن میں جناب قریشی صاحب کا نام نمایاں ہے، جو ۱۹۵۱ء ہی میں اس تحریک کے ممبر بن گئے، حکومت مجلس تعمیر ملت کو پسند نہیں کرتی تھی اور مجلس کے قائدین پر مختلف پابندیاں لگتی رہتی تھیں، آپ اس وقت اے جی آفس میں آڈیٹر کی حیثیت سے سرکاری ملازمت کررہے تھے، حکومت نے آپ کو پریشان کرنے اور تحریک کو کمزور کرنے کے لئے اُڑیسہ کے ایک دوردراز مقام پر آپ کا تبادلہ کردیا، آپ نے عسرت کی زندگی کے ساتھ ملی خدمت کو ترجیح دیتے ہوئے اس ملازمت کو خیرباد کہہ دیا اور یکسوئی کے ساتھ قوم وملت کی خدمت میں جٹ گئے، پھر خلیل اللہ حسینی صاحب کی زندگی ہی میں تعمیر ملت کے جنرل سکریٹری منتخب ہوئے اور اتنی سرگرمی کے ساتھ مجلس کی خدمت انجام دی کہ قریشی صاحب کے بغیر مجلس تعمیر ملت کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا، یہاں تک کہ جناب سید خلیل اللہ حسینی کی وفات کے کچھ ہی وقفہ کے بعد مجلس کے صدر منتخب ہوئے۔

آپ نے مجلس تعمیر ملت کے تحت جدید تعلیم یافتہ ادبا واہل دانش پر

چھائی ہوئی الحاد و اشتراکیت کی فضاء کو تبدیل کرنے کی کامیاب کوشش کی، ہفتہ وار اسٹڈی سرکل کے ذریعہ سلگتے ہوئے مسائل پر سمپوزیم منعقد کرنے کا سلسلہ شروع کیا، جس سے فکر سازی میں مدد ملی، جب راجستھان اور بعض اور علاقوں میں ارتداد کا فتنہ پھوٹ پڑا تو بڑی دردمندی کے ساتھ اس کے سد باب کی کوشش کی، مکاتب قائم کئے، مبلغین مقرر کئے، دعوت اسلام کے لئے جدوجہد کی، نومسلموں کے مسائل حل کرنے پر خصوصی توجہ دی، تعلیمی ترقی کے لئے اسکالرشپ کی سہولتیں فراہم کیں، ہر سال ربیع الاول میں اسلام سے متعلق مختلف اہم موضوعات پر انعامی مقابلے کرائے اور اس طرح نوجوان طلبہ و طالبات کی اچھی خاصی تعداد کی ذہنی تربیت کی، تعمیر ملت کے حلقۂ خواتین کو فروغ دیا اور اہم دینی موضوعات پر ان کے درمیان بھی مقابلے رکھوائے۔

آپ کی ایک اہم خدمت باصلاحیت شخصیتوں کو اُبھارنا اور افراد کار کو تیار کرنا ہے، بہت سے اصحابِ دانش آپ کی حوصلہ افزائی سے آگے بڑھے، اس سلسلہ میں پروفیسر نظام الدین مغربی مرحوم، جناب عبدالرشید انجینئر اور جناب ضیاء الدین نیر وغیرہ کے نام خصوصیت سے قابل ذکر ہیں، اسی طرح جناب متین الدین قادری اور جناب عمر شفیق وغیرہ آپ ہی کے دامن تربیت سے وابستہ رہ کر آج قوم وملت کی گرانقدر خدمات انجام دے رہے ہیں —— تعمیر شخصیت کے علاوہ آپ کے زمانہ میں تعمیر ملت کے تحت ظاہری تعمیر بھی ہوئی، جب آپ نے باگ ڈور سنبھالی تو تعمیر ملت کے پاس کوئی ذاتی عمارت نہیں تھی، مگر شہر کے مرکزی علاقہ میں ایک بڑی عمارت ''گلشن خلیل'' کے نام سے آپ نے اپنے رفقاء کے ساتھ تعمیر کرائی، دوسرے مولی علی کے علاقہ میں ایک عمدہ یتیم خانہ تعمیر کرایا اور یہ سب کچھ آپ نے خاموشی کے ساتھ کسی تشہیر کے بغیر انجام دیا۔

قریشی صاحب کی خدمت کی دوسری جہت --- جس سے پورے ملک میں ان کا تعارف ہوا، اور ملک و بیرون ملک شہرت و ناموری حاصل ہوئی --- وہ ہے: مسلم پرسنل لا بورڈ کی خدمت، ۱۹۷۲ء میں جب ممبئی میں مسلم پرسنل لا کنونشن منعقد ہوا اور یہی بورڈ کے قیام کا ذریعہ بنا، اس وقت سے آپ تحفظ شریعت کے کارواں میں شامل تھے، ۱۹۷۷ء میں باضابطہ ممبر بنے، جب لیگل کمیٹی تشکیل دی گئی تو اس کے بھی ممبر منتخب کئے گئے اور بعد میں اس کے صدر رہوئے پھر یکم مارچ ۱۹۸۴ء میں بورڈ کے سکریٹری نامزد کئے گئے، ۲۰۰۳ء میں آپ کو بورڈ کا اسسٹنٹ جنرل سکریٹری مقرر کیا گیا اور تا وفات ان عہدوں پر قائم رہے، قانونی اُمور میں تعاون اور انتظامی اُمور میں مدد کے علاوہ آپ کو بورڈ کا ترجمان بھی بنایا گیا اور آپ نے ان تمام ذمہ داریوں کو انجام دینے کا حق ادا کیا۔

بورڈ کے سامنے جب بھی کوئی قانونی معاملہ سامنے آتا، یا عدالتی چارہ جوئی کی نوبت آتی تو اس کے لئے سبھوں کی نظر قریشی صاحب پر اُٹھتی، وہ عدالتی فیصلہ کے ضخیم فیصلوں کی فوٹو کاپی حاصل کرتے، اسے پڑھتے، اہم نکات کو نشان زد کرتے، پھر اس پر نوٹ تیار کرتے، دوسرے قانون دانوں خصوصاً یوسف حاتم مچھالا صاحب سے مشورہ کرتے، شرعی پہلو کے اعتبار سے جو مواد مطلوب ہوتا، اس کے لئے علماء سے رُجوع کرتے؛ چوں کہ وہ بھی حیدرآباد میں تھے اور یہ حقیر بھی؛ اس لئے زیادہ تر یہ ذمہ داری راقم کے حوالہ کرتے، کبھی المعہد العالی الاسلامی کی لائبریری میں میٹنگ رکھتے؛ تاکہ متعدد اہل علم کی شرکت ہو جائے، کتابیں جمع کی جاتیں اور عربی عبارتوں کا خلاصہ ان سے نقل کیا جاتا، پھر باہمی مشورہ سے شرعی پہلو پر نوٹ تیار کر کے حوالہ کیا جاتا، انگریزی و عربی عبارتوں کی اصل کتاب سے منقولہ عبارت کی زیراکس اور کتاب کے ٹائٹل کی فوٹو کاپی کرائی جاتی، مؤلف کا پورا نام مع سن وفات اور ایک آدھ سطر اس کتاب کے تعارف کے بارے میں لکھنے کو کہتے اور دونوں کو ملا کر دیکھتے، اب اس نوٹ کو انگریزی میں منتقل کرتے، اس کے بعد یہ سب کچھ جناب مچھالا صاحب کو حوالہ کیا جاتا، کورٹ میں تو وکیل بحث کرتا اور اس کے معاون کی حیثیت سے مچھالا صاحب حاضر رہتے؛ لیکن بعض دفعہ ایسا بھی ہوا کہ قریشی صاحب خود بھی گئے اور بعض دفعہ مجھے یا کسی اور عالم کو بھی حوالہ کی تمام کتابوں کے ساتھ لے کر گئے؛ تاکہ اگر جج تصدیق کرانا چاہے تو تصدیق کی جائے، ان تمام کاموں میں پورے عدالتی فیصلہ کو پڑھنا، قابل غور نکات کو نشان زد کرنا اور مناسب اقتباسات کا انتخاب کرنا، نیز اردو نوٹ کو انگریزی میں منتقل کرنا سب سے مشکل کام تھا، قریشی صاحب عموماً ان تمام کاموں کو تنہا انجام دیتے تھے اور اس میں ان کا کوئی شریک وسہیم نہیں ہوتا تھا۔

بورڈ کی نشستوں میں زیر بحث آنے والے قوانین، مجوزہ قوانین اور عدالتی فیصلوں پر بنیادی گفتگو قریشی صاحب ہی کی ہوتی تھی، وہ اس کا پس منظر بھی بیان کرتے، زیر بحث مسئلہ کی واضح تشریح بھی کرتے اور اس کے

اثرات ونتائج پر بھی روشنی ڈالتے اور مسئلہ کے حل کے سلسلہ میں ان کا مشورہ بھی بڑا اہم مانا جاتا، اگر کسی مسئلہ میں مرکزی یا ریاستی حکومت سے نمائندگی کی نوبت آتی تو بورڈ کے وفد میں لازمی طور پر آپ کی شرکت ہوتی اور زیادہ تر آپ ہی ترجمانی کا فریضہ انجام دیتے، اجلاس عام ہو یا اجلاس عاملہ، آپ ہی پروگرام چلاتے؛ البتہ اپنی بیماری اور ضعف کی وجہ سے میرے سکریٹری بننے کے بعد سے زیادہ تر یہ ذمہ داری مجھے سونپ دیتے؛ لیکن پھر بھی کارروائی میں ان کا مشورہ شامل ہوتا، پریس کانفرنس میں بھی آپ ہی بورڈ کی ترجمانی کرتے اور ہر طرح کے سوالات کے برجستہ جواب دیتے۔

بورڈ نے جو مجموعۂ قوانین اسلامی مرتب کیا ہے، جب جسٹس شاہ محمد قادری صاحب (رکن بورڈ) کو اس کے ترجمہ کی ذمہ داری سونپی گئی تو انھوں نے اس پر نظر ثانی کی ضرورت محسوس کی؛ چنانچہ قریشی صاحب اور اس حقیر نے ان کے ساتھ بیٹھ کر ان نکات کے اشارے نوٹ کئے، موجودہ عبارت اور مجوزہ ترمیمی عبارت کا چارٹ بنایا گیا، پھر حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب، مولانا عتیق احمد بستوی صاحب اور مختلف علماء کی نشستیں کئی قسطوں میں رکھی گئیں، قریشی صاحب قریب قریب ان ساری ہی نشستوں میں پوری توجہ اور تیاری کے ساتھ شریک ہوتے رہے، پھر انگریزی ترجمہ کے دوران جسٹس قادری صاحب کی طرف سے کچھ اور ملاحظات بھی سامنے آئے، اس سلسلہ میں کم سے کم ایک درجن نشستیں ہو چکی ہیں، جن میں جسٹس صاحب، پروفیسر فیضان مصطفیٰ صاحب، قریشی صاحب اور یہ حقیر شریک ہوئے، نظر ثانی کمیٹی کے کنوینر کی حیثیت سے مجھے سب سے زیادہ سہولت قریشی صاحب کا وقت لینے میں ہوتی تھی۔

بورڈ کے اجلاس بھوپال میں تفہیم شریعت کمیٹی قائم کی گئی؛ تاکہ وکلاء اور اصحابِ دانش کو قانون شریعت کی مصلحتیں سمجھائی جائیں اور غلط فہمیاں دُور کی جائیں، پہلے اس کے کنوینر مولانا جلال الدین عمری صاحب تھے، جماعت اسلامی کی امارت کی ذمہ داری متعلق ہونے کے بعد مولانا نے اس سے استعفیٰ دے دیا اور صدر بورڈ نے یہ ذمہ داری اس حقیر سے متعلق کی؛ چنانچہ تفہیم شریعت کے پروگرام پورے ملک میں ہوتے ہیں، ان پروگراموں میں جہاں وکلاء کے سامنے احکام شریعت کی مصلحتیں رکھی جاتی ہیں، وہیں علماء کے سامنے مسلم پرسنل لا کو متاثر کرنے والے عدالتی فیصلوں کو بھی واضح کیا جاتا ہے، یہ ذمہ داری ہمیشہ قریشی صاحب بڑی خوبی کے ساتھ انجام دیتے، اس سلسلہ میں انھوں نے اس حقیر کی درخواست پر دہلی، جے پور، جبل پور، اورنگ آباد، پٹنہ، چنئی، کالی کٹ وغیرہ کے اسفار بھی کئے اور وقت دینے میں کبھی کوئی تکلف نہیں کیا، غرض کہ بورڈ کے عہدہ داروں میں بورڈ کے کاموں کے لئے جتنا وقت وہ دیتے تھے، شاید کوئی اور نہ دیتا تھا، جب تک سیڑھیوں پر چڑھنے میں بہت معذوری نہ ہونے لگی، ہر ماہ کئی کئی دنوں بورڈ کے دفتر میں قیام پذیر رہتے اور بورڈ کے تمام کاموں کو خود دیکھتے، اور جنرل سکریٹری صاحب کے مشورہ سے عاملہ کے فیصلوں کو نافذ کرنے کی کوشش کرتے، نیز یہ سب کچھ اس طرح ہوتا کہ نہ صلہ کی طلب اور نہ مدح وستائش کی تمنا، صرف آخرت کے اجر اور اللہ کی رضاء کے لئے۔

انھیں حضرت مولانا سید منت اللہ رحمانیؒ، حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ، حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ، حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی، حضرت مولانا سید نظام الدین صاحبؒ اور موجودہ کارگزار جنرل سکریٹری حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب کے ساتھ کام کا موقع ملا اور انھوں نے ہمیشہ مکمل ہم آہنگی کے ساتھ اپنی مفوضہ خدمات انجام دیں، ان کی یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ بعض دفعہ ان کی رائے کے خلاف فیصلہ ہوتا، مگر جب فیصلہ ہو جاتا تو وہ اس طرح اس پر عمل کرتے کہ گویا یہی ان کی رائے ہے اور کبھی اس اختلاف کو بورڈ کے باہر نقل نہیں کرتے، موجودہ صدر حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی صاحب کو ان پر بے حد اعتماد تھا اور وہ انھیں بہت پسند کرتے تھے، ایک بار ایسا بھی ہوا کہ ایک پروگرام میں صدر محترم کے خطاب سے پہلے قریشی صاحب کا خطاب ہوا، اس کے بعد صدر صاحب نے یہ کہہ کر دُعا کرا دی کہ اس تقریر کے بعد اس موضوع پر مزید تقریر کی ضرورت نہیں ہے۔

قریشی صاحب ۷/جون ۱۹۳۵ء کو پیدا ہوئے، والد ماجد کا نام محمد علی قریشی مرحوم، بچپن ہی میں والدہ مرحومہ کا انتقال ہو گیا، والد ماجد کے زیر سایہ تعلیم وتربیت ہوئی اور مشقت وتنگ دستی کے ساتھ B.S.C کی تکمیل کی، معاشی تنگ دستی کی وجہ سے آگے تعلیم جاری نہ رکھ سکے، مگر قانونی معاملات میں آپ کی بصیرت کو دیکھتے ہوئے آپ کے دینی رہنما ومقتدیٰ جناب خلیل اللہ حسینیؒ کی ایما پر آپ نے ۱۹۷۷ء میں L.L.B کی ڈگری حاصل کی اور اپنی

اس ڈگری کا استعمال ہمیشہ ملت کے لئے کیا، کبھی اپنی ذات کے لئے نہیں کیا۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو متعدد اوصاف وکمالات سے وافر حصہ عطا فرمایا تھا، ان کی ایک اہم صفت اخلاص، تواضع اور خشیت تھی، انھوں نے اہم سے اہم خدمت انجام دی، مگر اس کا کوئی مادی معاوضہ نہیں لیا، ان کی خلوت اور جلوت میں فرق نہیں ہوتا تھا، جو بات نجی مجلس میں کہتے، وہی برسر عام کہتے، ہر شخص کے ساتھ تواضع و دلداری سے پیش آتے، چھوٹوں کے ساتھ برابر کا سا معاملہ کرتے، اپنے کارکنوں کے ساتھ بھی شفقت اور درگذر کا برتاؤ ہوتا مجلسی گفتگو میں ’المجالس بالامانۃ‘ کا پورا خیال رکھتے، غیبت، عیب جوئی اور ناشائستہ تبصروں سے اجتناب کرتے؛ البتہ اگر کوئی شخص دینی وملی مفاد کے خلاف کوئی عمل کرتا تو اسے برداشت نہیں کرتے اور لب ولہجہ سخت ہو جاتا، دینی حمیت اور ملی غیرت ان کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، اس لئے حکومت کی مدد اور سرکاری عہدوں سے اپنے آپ کو دور رکھا، متحدہ آندھرا پردیش میں تلگو دیشم کے رویہ کے خلاف تحریک چلائی گئی، اس کے لئے مسلم یونائیٹڈ فورم قائم کیا گیا، آپ اس کے ذمہ داروں میں تھے، پھر حضرت مولانا محمد حمید الدین حسامی عاقلؒ کی وفات کے بعد آپ اس کے صدر منتخب ہوئے، جب کانگریس حکومت آئی تو وہ چاہتی تھی کہ قریشی صاحب کوئی عہدہ قبول کریں، پھر ٹی آر ایس حکومت نے بھی چاہا، مگر انھوں نے کبھی اپنے پائے استقامت میں تزلزل آنے نہیں دیا اور کبھی کوئی عہدہ قبول نہیں کیا، جب بھی دین واُمت کا مسئلہ پیش آتا تو صاف اور جرأت مندانہ بات کہتے، مداہنت کا ان کے پاس گذر نہ تھا، اُمت کی فکرمندی اور مصیبت زدہ لوگوں کی غمگساری ان کا خاص وصف تھا، ہندوستان میں جہاں کہیں بھی فساد ہوتا، ریلیف جمع کرتے اور منظم انداز پر اسے حقداروں تک پہنچاتے، ۱۹۷۸ء میں جب اسرائیل نے جنوبی لبنان پر حملہ کیا اور فلسطینی تنظیم آزادی نے مردانہ وار مقابلہ کیا تو مجاہدین کے علاج کے لئے قریشی صاحب تعمیر ملت کے ایک وفد کے ساتھ بیروت گئے اور موت کے زیر سایہ زخمیوں کے لئے طبی امداد فراہم کی۔

ملی دردمندی کے جذبۂ بے کراں کا ایک اثر یہ تھا کہ جب بھی فسادات کی تحقیق کے سلسلہ میں کوئی کمیشن قائم ہوتا تو قریشی صاحب وہاں پہنچ جاتے اور کمیشن کے سامنے اپنا بیان دیتے، مہاراشٹر کے تین شہروں—— بھیونڈی، جلگاؤں اور مہاڈ—— کے فسادات کے سلسلہ میں حکومت کی طرف سے جسٹس ٹی پی مادن کمیشن بنایا گیا، انھوں نے اتنی لیاقت کے ساتھ اس مقدمہ کی پیروی کی کہ جسٹس مادن نے کہا کہ اگر انگریزوں کا زمانہ ہوتا تو ہم آپ کو وکالت کی سند پیش کرتے، حکومت مہاراشٹر نے بھیونڈی میں مسلمانوں پر مجرمانہ سازش کا اور جلگاؤں میں حملہ میں پہل کا الزام لگایا تھا، قریشی صاحب نے شب وروز محنت کرکے ثابت کیا کہ پولیس کا الزام غلط تھا، بالآخر حکومت اپنے الزامات واپس لینے پر مجبور ہوگئی، اوما پور، بیڑ (مہاراشٹر) میں فساد ہوا اور اس کی تحقیق کے لئے جسٹس مالونکر کمیشن بنا، قریشی صاحب نے مؤثر انداز پر مسلمانوں کی نمائندگی کی اور یہ ثابت کرنے میں کامیابی حاصل کی کہ فساد کے ذمہ دار ہندو فرقہ پرست عناصر ہیں۔

اللہ نے ان کو تقریر وخطابت کا ملکہ عطا فرمایا تھا، ان کے خطاب میں جوش بھی ہوتا تھا اور ہوش بھی، ولولہ بھی ہوتا تھا اور سنجیدگی بھی، جذبات کو مہمیز کرنے کا لحاظ بھی ہوتا تھا اور قانونی پہلوؤں کی وضاحت بھی، اخیر عمر میں رقت وگداز بھی تقریر میں شامل ہوگیا تھا، صدارتی تقریر روایتی انداز کی نہ ہوتی تھی؛ بلکہ اس میں دیگر مقررین کے بیانات پر تبصرہ بھی ہوتا تھا، اور پروگرام کے موضوع پر نپی تلی رائے کا اظہار بھی۔

قانونی بصیرت اور قائدانہ صلاحیت کے ساتھ ساتھ ان کا قلم بھی خوبصورت اور رواں تھا، عرصہ پہلے تعمیر ملت سے ہفت روزہ ’شعور‘ شائع ہوا کرتا تھا، کتابت وطباعت کے لحاظ سے بھی اس کا معیار اونچا تھا اور مضامین کے لحاظ سے بھی، قریشی صاحب ہی اس کے ایڈیٹر تھے اور ان ہی کی تحریریں اس رسالہ کی جان تھیں، عام طور پر ان کی تحریریں حالاتِ حاضرہ اور اُبھرنے والا سلگتے ہوئے مسائل پر ہوتی تھیں اور شوق کی آنکھوں پڑھی جاتی تھیں، آخر ان کے جرأت مندانہ اور بے لاگ تبصروں کی وجہ سے حکومت نے اس رسالہ کو بند کردیا، جو لوگ اچھے قلم نگار ہوتے ہیں، اکثر ان کا خط اچھا نہیں ہوتا؛ لیکن قریشی صاحب کا خط بھی بڑا نفیس ہوتا تھا، وہ خوش رقم بھی تھے اور زود رقم بھی۔

ان کو مطالعہ اور کتب بینی کا بھی بڑا ذوق تھا، قانون، تاریخ اور فقہ سے تو ان کو خاصی دلچسپی تھی؛ لیکن دوسرے موضوعات، شعر وادب اور اس میدان میں اقبالیات کو بھی بہت پڑھتے تھے، سفر میں بھی ان کا زیادہ تر وقت مطالعہ میں گذرتا تھا، اقبال کے عاشقوں میں تھے اور ان کے اردو وفارسی اشعار بہ کثرت یاد تھے، متعدد بار ایسا ہوا کہ مجھے اقبال کا کوئی شعر یا مصرعہ ادھورا یاد تھا

اوراس کی ضرورت تھی، میں نے ان سے فون پر دریافت کر کے اس کو مکمل کیا۔

اگر انھوں نے اپنے لئے علم و تحقیق کے میدان کو منتخب کیا ہوتا تو بڑے مؤلف ہوتے؛ لیکن ملی خدمت کے خارزار میں مسلسل آبلہ پائی نے آپ کو بہت کم اس کا موقع دیا، پھر بھی متعدد تالیفات آپ کی یادگار ہیں، جن کا تذکرہ مناسب ہوگا:

- قادیانی مسلمان نہیں ہیں (صفحات: ۸۸)

یہ رسالہ مختصر ہونے کے باوجود قادیانی فتنہ کی وضاحت اور قادیانیوں کے وجوہ کفر پر بہت چشم کشا ہے اور زیادہ تر خود مرزا غلام احمد قادیانی کی عبارتیں نقل کر کے اس کی دروغ گوئی واضح کی گئی ہے اور اس کے کفر پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

- کیا اسرائیل کا بنی اسرائیل سے کوئی تعلق ہے؟ (صفحات: ۸۰)

یہ مختصر ہونے کے باوجود بڑا اہم رسالہ ہے، بنیادی طور پر اس میں تین نکات پیش کئے گئے ہیں، اول یہ کہ یورپی نژاد یہودی بنی اسرائیل اور سامی النسل نہیں ہیں، ان کا تعلق ''خزر'' سے ہے، جو حضرت نوح کے صاحبزادے یافث کی اولاد میں ہیں، اس لئے حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہونے کی حیثیت سے یہود کا فلسطین پر دعویٰ درست نہیں ہے، اس کو انھوں نے قدیم و جدید تاریخی کتابوں اور مغربی مصنفین کی عبارتوں سے ثابت کیا ہے، دوسرا نکتہ یہ ہے کہ فلسطین کو یہودیوں سے مسلمانوں نے خالی نہیں کرایا تھا؛ بلکہ رومی جنرل طیطوس نے یہودیوں کا قتل عام کیا، جس میں تقریباً ساڑھے چھ لاکھ یہودی ایک ہی دن میں قتل کر دیئے گئے، بچے کھچے دوسرے مقامات پر منتقل ہو گئے اور یہودی علماء نے فتویٰ دے دیا کہ ظہور مسیح سے پہلے یہودیوں کا فلسطین میں بسنا گناہ ہے، اور انھوں نے فلسطین سے راہ فرار اختیار کی، اس لئے مسلمانوں کو اس کا قصوروار قرار دینا غلط ہے، تیسرا نکتہ یہ ہے کہ فلسطین کو یہودی ہوم لینڈ بنانے کا مطالبہ اصل میں یہودیوں کا نہیں تھا، وہ افریقہ یا جنوبی امریکہ کے علاقہ میں اپنا ایک خود مختار ملک چاہتے تھے؛ لیکن عالم عرب کے خلاف سازش کے طور پر امریکہ و برطانیہ نے فلسطین میں اسرائیل قائم کیا۔

- بابری مسجد (صفحات: ۱۷۳، انگریزی ایڈیشن: ۲۳۲)

یہ بابری مسجد کے مسئلہ پر نہایت اہم تاریخی و دستاویزی کتاب ہے، جس میں بڑی عرق ریزی کے ساتھ خود ہندو مؤرخین کے حوالوں سے اس مسجد کی جگہ کے رام جنم بھومی ہونے کے دعویٰ کو غلط ثابت کیا گیا ہے، یہ کتاب اُردو و انگریزی دونوں زبانوں میں شائع ہوئی ہے اور مؤلف نے اس کے لئے ایسی تحقیقی کاوش سرانجام دی ہے، جو یقیناً قابل تحسین ہے۔

- خطبات بھوپال (صفحات: ۱۰۷)

یہ دو خطبات کا مجموعہ ہے، پہلے خطبہ کا عنوان ہے: ''دورِ حاضر میں محبت نبوی کے تقاضے''، اس میں مؤلف نے انفرادی اور اجتماعی دونوں حیثیتوں میں، نیز مسلم اقلیت اور مسلم حکمراں دونوں پہلوؤں سے رسول اللہؐ سے محبت کے تقاضوں کو واضح فرمایا ہے اور عصر حاضر کے بہت سے مسائل پر توجہ دلائی ہے—— دوسرے خطبہ کا عنوان ہے: ''جہاد—— انسان ساز اور انسانیت نواز اسلامی نظریہ'' اس خطبہ میں انھوں نے اقدامی اور دفاعی جہاد کے مقاصد، جہاد سے متعلق شرعی قوانین، عہد نبوی کے غزوات کا پس منظر اور آیاتِ جہاد سے متعلق اعتراضات پر بڑی عمدگی کے ساتھ روشنی ڈالی ہے، یہ خطبات اس لائق ہیں کہ انھیں انگریزی زبان کا جامہ پہنایا جائے۔

اس کے علاوہ مسلم پرسنل لا اور یکساں سیول کوڈ پر آپ کے مختصر لیکن رہنما رسائل طبع ہو چکے ہیں، نیز آپ نے حالات حاضرہ سے متعلق بہت سے مضامین لکھے ہیں اور مختلف قومی و بین الاقوامی سیمیناروں میں مقالات پیش کئے ہیں، حالات حاضرہ پر ان کے مضامین کا ایک مجموعہ ''دیکھا نہیں جاتا مگر'' کے نام سے طبع ہو چکا ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ مجلس تعمیر ملت ان بکھرے ہوئے مقالات اور رسائل کی فائلوں میں دبے ہوئے مضامین کی جمع و ترتیب کی خدمت انجام دے اور ان کو منظر عام پر لائے؛ تاکہ اہل علم روشنی حاصل کر سکیں، وہ خود اُمت کے لئے مشعل راہ تھے اور ان کی تحریریں بھی یقیناً اجتماعی زندگی کا سفر طے کرنے والوں کے لئے روشن نقوش ثابت ہوں گی۔

وہ دو اور موضوعات پر بھی لکھنا چاہتے تھے، ایک سلطان ٹیپو شہید، جن کو آج کل فرقہ پرست اور ہندو دشمن ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، دوسرے: حکومت حیدرآباد سے متعلق، جس کو ایک فرقہ پرست اور ہندو مخالف حکومت قرار دیا جارہا ہے، قریشی صاحب چاہتے تھے کہ ان مسلم سلاطین کے بارے میں غلط فہمیاں دُور کی جائیں، اگر وہ ان موضوعات پر قلم اُٹھاتے تو ایک

دستاویزی کتاب تیار ہوگئی ہوتی، موضوع سے متعلق مواد کے لئے وہ کتابیں بھی جمع کر چکے تھے، نہ معلوم انھوں نے اس کام کو شروع کردیا تھا یا ابھی ارادہ کے مرحلہ میں تھا، خدا کرے کوئی صاحبِ حوصلہ اس کام کو پورا کردے۔

پیرانہ سالی خود ایک مرض ہے؛ لیکن اس کے ساتھ ساتھ کئی عوارض قریشی صاحب کے رفیق تھے، انھیں حلق میں بھی تکلیف رہتی تھی اور یہ بیماری ایک بار سنگین مرحلہ تک پہنچ گئی تھی، شوگر ہمیشہ بڑھی ہوئی رہتی تھی، جوڑوں میں درد تھا، خاص کر گھٹنوں کی تکلیف بڑھ بڑھ جاتی تھی، بیماریوں کو مریض غم سے ایسی محبت تھی کہ وہ اسے چھوڑنا نہیں چاہتی تھیں اور خود مریض پر ملت کا سودائے غم کچھ اس طرح سوار تھا کہ وہ آرام کے لئے تیار نہیں تھا، مرض بھی بڑھتا گیا اور بے آرامی بھی ساتھ ساتھ چلتی رہی؛ لیکن دسمبر ۲۰۱۵ء سے بیماری میں شدت پیدا ہونے لگی، راقم نے کئی بار عیادت کا ارادہ کیا؛ لیکن معلوم ہوا کہ ڈاکٹروں کی طرف سے اجازت نہیں ہے، قریشی صاحب کے صاحبزادے عزیزی محمد سیف الرحیم منصور قریشی سلمہ اور مجلس تعمیر ملت کے ذمہ داران جناب ضیاء الدین نیر، جناب متین الدین قادری اور جناب عمر شفیق سے تقریباً روز ہی کیفیت معلوم کرتا رہا، پھر معلوم ہوا کہ طبیعت بہتر ہونے لگی ہے اور گھر لے آئے گئے ہیں، ۱۰؍ربیع الاول کو عیادت کے لئے حاضر ہوا، بہت کمزور، آواز میں بھی بڑی نقاہت، دو آدمی پکڑ کر بمشکل لائے، میں نے خیریت پوچھی، کہنے لگے: اللہ کا شکر ہے اور طبیعت پہلے سے بہت بہتر ہے؛ البتہ کمزوری بہت زیادہ ہے، میں نے عرض کیا: صرف عیادت مقصود تھی، اور زیادہ دیر بیٹھنے اور گفتگو کرنے میں آپ کو تکلیف ہوگی؛ اس لئے اجازت دے دیجئے، کہنے لگے: تقریباً ایک ماہ بعد میں آج بات کر رہا ہوں، آپ کے آنے سے مجھے خوشی ہوئی ہے، دوستوں کی ملاقات سے حوصلہ ملتا ہے تھوڑی دیر رُک کر جائیں، ہلکی پھلکی گفتگو ہوتی رہی اور میں نے اس وقت ان کی صحت اور بیماری کے سوا کسی اور موضوع پر بات نہیں کی۔

۱۲؍ربیع الاول کو تعمیر ملت کے جلسہ میں باوجود بیماری کے کسی قدر تاخیر سے تشریف لائے اور کرسی پر اُٹھا کر ڈائس پر لائے گئے، پھر بھی اخیر تک بیٹھے رہے اور اخیر میں مختصر خطاب بھی کیا، ملک کے موجودہ حالات کے پس منظر میں ان کے اس خطاب کا خلاصہ یہ تھا کہ ہمیں ہر قیمت پر مشرکانہ اقوال وافعال سے بچنا اور توحید پر ثابت قدم رہنا چاہئے، رسول اللہؐ کے ساتھ گستاخی کے موضوع پر بھی گفتگو کی اور اس خطاب کا آغاز علامہ اقبال کے ان مشہور اشعار سے کیا، جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ اقبال کے آخری اشعار ہیں:

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عذر ہائے من پذیر
ورحسابم را تو بینی ناگزیر
از نگاہ مصطفٰے پنہاں بگیر

دل میں اسی وقت یہ بات آئی کہ شاید مسافر زندگی اب اپنی منزل کے قریب آچکا ہے۔

طبیعت پھر بگڑی، ہاسپٹل میں شریک کئے گئے اور کئی دنوں طبیعت میں اُتار چڑھاؤ کا سلسلہ رہا، قریشی صاحب کا اپنے رفقاء سے شدید تقاضا تھا کہ انھیں گھر لے جایا جائے، طبیعت کسی قدر بہتر ہوئی اور ہسپتال سے ڈسچارج کرنے کی نہ صرف اجازت ملی؛ بلکہ بل وغیرہ بھی بن گیا تھا کہ اسی درمیان قلب پر تیز حملہ ہوا اور مسلسل بے آرامی سے دوچار اور زندگی کی کڑواہٹوں سے تھکے ماندہ مسافر کو ایسی نیند آئی کہ جسے پھر کوئی اُٹھا نہ سکے، یہ ۳؍ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ، ۱۴؍جنوری ۲۰۱۶ء، جمعرات کی شب تھی اور کم وبیش ۳ بجے تھے، اگلے دن ایک بڑے مجمع کے ساتھ مکہ مسجد میں نماز جنازہ ہوئی اور کتب خانہ آصفیہ کی پشت پر موجود قبرستان میں اپنے والد مرحوم کے بازو میں سپرد خاک ہوئے، اس حقیر کو نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی اور اس مرد مومن کو اس کے آخری گھر تک پہنچانے کی توفیق بھی حصہ میں آئی، نماز جنازہ کے موقع پر بڑا مجمع تھا، ہر شخص کی آنکھ میں آنسو، ہر دماغ متفکر اور ہر زبان پر:

ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہوں جسے؟

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ بیماری کے آخری مرحلہ میں حکومت تلنگانہ نے اپنی طرف سے علاج کے اخراجات برداشت کرنے کی پیشکش کی تھی؛ لیکن قریشی صاحب کی حمیت ایمانی کو یہ بات گوارا نہ ہوئی اور انھوں نے اسی بیماری کی حالت میں اپنے بچوں کی طرف سے بیان لکھوایا کہ ہم بھائی بہن اور محبین والد صاحب کے علاج کے لئے کافی ہیں، ہمیں حکومت کے کسی تعاون کی ضرورت نہیں ہے!

۞۞۞

جناب عبدالستار یوسف شیخ صاحبؒ

کاروان تحفظ شریعت کے ایک مخلص سپاہی

وقارالدین لطیفی

سال ۲۰۱۶ء کے شروع ہوتے ہی ہندوستانی مسلمانوں کے سب سے باوقار متحدہ ومتفقہ ادارہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے اسسٹنٹ جنرل سکریٹری اور ترجمان قوم وملت جناب محمد عبدالرحیم قریشی صاحبؒ جیسے بے لوث اور مخلص فرد کی وفات کے غم سے پوری قوم ابھی باہر بھی نہیں آپائی تھی کہ ایک دوسرا بڑا حادثہ جناب عبدالستار یوسف شیخ صاحب کی جدائی کا غم پروردگار کے فیصلہ کے مطابق جھیلنے پر مجبور ہوگئی، آپ کا شمار ہندوستان میں ایک مخلص سماجی رہنما اور خدمتگار کے طور پر ہوتا تھا، آپ تحفظ شریعت کے کارواں میں اول دن سے شریک وسہیم تھے، چنانچہ مسلم پرسنل لا کنونشن ممبئی ۱۹۷۲ء کی مجلس استقبالیہ کے آپ سکریٹری تھے، پھر بورڈ کی تشکیل کے بعد شروع ہی میں آپ سکریٹری نامزد کئے گئے اور تادم آخر اس باوقار عہدہ پر فائز رہے، پوری زندگی قوم کی فلاح کی فکر کرنے والے یہ مرد مجاہد ضعف ونقاہت، پیرانہ سالی اور بیماری واعذاری کو نظرانداز کرتے ہوئے، ہمیشہ ہمت وحوصلہ کے ساتھ خدمت قوم وملت میں سرگرم رہے، بالآخر ۲۷/فروری کی شام پونے آٹھ بجے طویل علالت کے بعد اپنی جان جان آفریں کے سپرد کردی، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی ولادت ۲۲/نومبر ۱۹۲۲ء کو اپنے آبائی وطن صوبہ کرناٹک کے محلّہ مرزان، ضلع کاروار میں ہوئی، والد ماجد جناب محمد یوسف شیخ صاحب کی نگرانی میں آپ نے ابتداء سے ہائی اسکول تک کی تعلیم اپنے وطن میں حاصل کی، بعض وجوہات کی بنا پر آگے کی تعلیم حاصل نہ کر سکے، ۱۹۴۷ء میں تلاش معاش کی غرض سے بمبئی تشریف لے گئے، جہاں جلد ہی ایل آئی سی میں ڈیولپمینٹ آفیسر کی حیثیت سے تقرری ہوگئی، ۱۹۵۲ء میں آپ رشتۂ ازدواج سے منسلک ہوئے، اور مستقل طور پر بمبئی کے مضافات تھانے میں مقیم ہوگئے، وقت گزرتا رہا، اللہ نے اولاد کی صورت میں نو لڑکے اور ایک لڑکی سے بھی نوازا تھا، ان کی بہتر پرورش وتربیت کے لئے رائے گڑھ میں ۲۱/سالوں تک ریت کا کاروبار بھی کیا، شروع سے دینی اور ملی خدمت کا جذبہ تھا اور ہمیشہ ملی فلاح کے لئے سرگرم رہے، ۱۹۷۲ء میں جب تحریک مسلم پرسنل لا کنونشن کے انعقاد کا فیصلہ ہوا تو آپ اس میں پیش پیش تھے، اس کے بعد بھی آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا آٹھواں اجلاس (۱۹۸۶ء)، تیرہواں اجلاس (۱۹۹۹ء) اور بائیسواں اجلاس (۲۰۱۲ء) آپ کی سرپرستی وقیادت میں کامیاب ترین اجلاس ہوا۔

پوری زندگی آپ آزمائشوں میں گھرے رہے، ملی درد آپ کی زندگی کا حصہ رہا، خانگی پریشانیاں بھی کم نہ رہیں، آپ کو اپنی زندگی ہی میں دو بیٹوں اسلم احمد اور سہیل احمد کی کم عمری میں جدائیگی کا غم سہنا پڑا، پھر بڑے بیٹے مختار احمد کا ۳۵/سال کی عمر میں دل کا دورہ پڑنے سے ۲۶/جنوری ۱۹۸۶ء کو انتقال ہوگیا، پھر اہلیہ کی بھی ۶/اگست ۱۹۹۴ء کو وفات ہوگئی، اس کے بعد دوسرے بیٹے حافظ ریاض احمد ۳۸/سال کی عمر میں دل کا دورہ پڑنے سے ۱۷/دسمبر ۱۹۹۸ء کو مالک حقیقی سے جا ملے، ان سب غموں کے ساتھ شیخ صاحب ملی امور کے تئیں ہمیشہ چاق وچوبند اور فکرمند رہے۔ پسماندگان میں پانچ لڑکے نذیر احمد، سراج انور، خلیل احمد، بلال احمد اور ڈاکٹر شعیب احمد کے علاوہ ایک لڑکی ابھی بقید حیات ہیں، ملی وفلاحی سرگرمیاں آپ کی آخر وقت تک جاری رہیں، ۱۹۸۷ء میں ندائے توحید نامی سوسائٹی ڈانڈیلی میں قائم کی، جس کے آخر وقت تک سرپرست رہے، کاروان توحید ایجوکیشنل سوسائٹی کے بانی اور صدر رہ چکے ہیں۔ ۴۰/سال قبل رابوڈی تھانہ میں حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کے ہاتھوں مدرسہ مدینۃ العلوم اور مسجد کی بنیاد رکھی اور آخر وقت تک اس کے ذمہ دار اعلی رہے، اسی طرح مختلف اوقات میں آپ مہاراشٹر کالج، طبیہ کالج، برہانی کالج وغیرہ کے بھی ٹرسٹی وصدر کی ذمہ داری کا فریضہ انجام دے چکے ہیں، بہرحال آپ کی وفات بورڈ کے لئے ایک بڑا سانحہ ہے، دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شایان شان اجر عطا فرمائیں۔ ❁❁❁

نشہ کی عادت انفرادی مصیبت، سماجی لعنت

مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی

انسان کا جسم خدا تعالیٰ کی امانت ہے اور امانت میں خیانت بڑا سنگین جرم ہے، نشہ چاہے وہ شراب کا ہو یا گانجہ، افیون، چرس کا، یا پھر نئی ایجادات کے بعد انجکشن کے ذریعہ نشہ آور سیال جسم میں اتار کر ''سرور و بیخودی'' حاصل کرنے کی راہ سے، ہے بہر حال خدا تعالیٰ کی امانت میں خیانت، لیکن آج کے دور کا لذت پسند انسان تھوڑی دیر کی لذت کے لئے، زندگی کے مختلف معاملات و مسائل سے راہ فرار اختیار کرنے کی غرض سے ''یک گونہ بیخودی مجھے دن رات چاہئے'' کے احساس کے ساتھ اپنے آپ کو نشہ آور چیزوں کے سپرد کر دیتا ہے جس سے خود اس کے جسم و جان کا بھی نقصان ہوتا ہے، مال بھی دریا برد ہوتا ہے اور انسانی سماج پر بھی اس کے برے اثرات پڑتے ہیں۔

قدیم دور سے انسان زندگی کے مسائل و مشاکل سے فرار کے لئے نشہ آور چیزوں کا سہارا لیتا ہے لیکن موجودہ دور میں منشیات کو جو فروغ حاصل ہوا ہے اور جس وسیع پیانے پر اس لعنت کو پھیلانے، بڑھانے اور ''مقبول خاص و عام'' بنانے کی کوششیں ہو رہی ہیں، اب سے پہلے شاید اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا، علم و ہنر، اور تعلیم و ترقی کے اس عہد میں نشہ انسانوں پر کچھ اس طور پر حاوی ہو چکا ہے کہ قوت و صلاحیت، عزت و دولت، زر و زمین، سرمایہ اور جوانی سب کچھ اس لعنت کی نذر ہو رہے ہیں، جدید تحقیق کے مطابق آج کی دنیا میں موت کی دوسری سب سے بڑی وجہ ''نشہ'' ہی ہے، صرف سگریٹ نوشی کے سبب ہر سال دنیا میں چھ ملین افراد مرتے ہیں، دیگر اور نشے کی چیزوں کو اس میں شامل کر لیا جائے تو ہلاک ہونے والوں کی تعداد کتنی ہوگی اس کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے، ایک جدید تحقیق کے مطابق دس میں سے ایک بالغ شخص کی موت کا سبب تمباکو نوشی ہے۔

منشیات ہلاکت کا سبب تو ہیں ہی، اسی کے ساتھ ساتھ مختلف جسمانی بیماریاں بھی ان کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں جو انسانی جسم کو کمزور، صلاحیتوں کو کند، اور ہمت کو پست کر دیتی ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے اچھا بھلا انسان چلتی پھرتی لاش بن جاتا ہے، نشہ کے سبب پیدا ہونے والی خطرناک بیماریوں میں سرفہرست دماغ کی بیماریاں ہیں، اطباء نے نشہ کرنے والوں کے جسم پر ریسرچ کر کے بتایا ہے کہ نشہ کی وجہ سے دماغ کی کارکردگی اور فعالیت متاثر ہوتی ہے، جو نظام جسمانی کے سست ہو جانے کا سبب ہے، یہیں سے مرگی، مالیخولیا، نسیان، اور جنون کے دروازے کھلتے ہیں اعصابی امراض، رعشہ فالج، گردوں اور بینائی کی کمزوری کا بھی بڑا سبب نشہ ہی ہے۔ امراض تنفس اور معدے کا سرطان بھی اسی کی دین ہے، یونیورسٹی آف آکسفورڈ کے طبی ماہرین کی تحقیق ہے کہ شراب نوشی کے سبب کینسر جیسی خطرناک بیماری کے امکانات بڑھ جاتے ہیں، اس لئے کہ شراب نوشی کی کثرت جسم کی قوت مدافعت کو کمزور کر دیتے ہیں جس کے بعد کینسر کے جراثیم کو روکنے کی قوت جسم میں باقی نہیں رہتی۔

جسمانی بیماریوں کے علاوہ منشیات کا استعمال روحانی بیماریوں کا بھی بڑا ذریعہ ہے، حدیث شریف میں شراب نوشی کو برائیوں اور ناپاک چیزوں کی جڑ بتایا گیا ہے، جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نشہ کے سبب برے کاموں کی عادت نشہ کرنے والے میں پیدا ہو جاتی ہے، خود کلام پاک میں بھی شراب نوشی کو بغض اور دشمنی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے چنانچہ سورہ مائدہ آیت نمبر ۹۱ میں اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ میں جہاں شراب سے رک جانے کا حکم دیا گیا وہاں یہ بات بھی ذکر

کی گئی ہے کہ ’’شیطان یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوا کے سلسلے میں تمہیں باہمی بغض وعناد میں مبتلا کر دے اور اللہ کی یاد اور نماز سے تمہیں روک دے (سورہ مائدہ، آیت :۹۱) ان بڑی روحانی بیماریوں کے ساتھ ساتھ ایک بہت بری عادت عام طور پر نشہ کرنے والوں میں دیکھی گئی ہے وہ ہے چوری اور گرہ کٹی کی عادت، ہر آدمی کے پاس قارون کا خزانہ تو نہیں ہے کہ وہ اطمینان سے اپنی گرہ سے مال خرچ کرکے نشہ کرتا رہے، جب اپنی جیب خالی ہو جاتی ہے تو نشہ بازوں کی نگاہ دوسروں کے مال اور جیب پر پڑنے لگتی ہے، پھر چوری، رہزنی اور گرہ کٹی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، نشہ کی طلب اچھے اچھوں کو اوچھی حرکت پر مجبور کر دیتی ہے، کتنے تو ایسے بھی ہیں جو نشہ کے حصول کے لئے گاڑیوں کا پٹرول، مکان کے باہر لگے ہوئے بلب، گھر کے صحن میں رکھے ہوئے معمولی برتن تک چرا کر بیچ دیتے ہیں اور ملنے والی رقم کو افیون اور چرس کے دھوئیں میں اڑا دیتے ہیں۔

نشہ انسان کے جسمانی نظام پر اس بری طرح اثر انداز ہوتا ہے کہ اس کی عقل ماؤف ہو جاتی ہے اور ذہن بے قابو، ہاتھ پیر کی حرکت بھی اس کے کنٹرول سے باہر ہو جاتی ہیں ایسی حالت میں نشہ کرنے والا جو کام بھی کرتا ہے اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا، یہی وجہ ہے کہ سڑک حادثات کی ایک بڑی وجہ نشے کی حالت میں ڈرائیونگ بھی ہے،’پی کر‘ گاڑی چلانے والے اپنی جان کو بھی خطرے میں ڈالتے ہیں اور دوسرے مسافروں کو بھی ہلاکت کی وادی اور موت کی گھاٹی میں پہونچا دیتے ہیں، وطن عزیز میں بحالت نشہ گاڑی چلانا قانوناً جرم ہے، لیکن قانون پر چلنے اور ضابطے کو اپنے آپ پر نافذ نہ کرنے کا مزاج بھی عام ہے، جس کی وجہ سے بحالت نشہ ڈرائیونگ کم ہونے کے بجائے بڑھتی جارہی ہے، اور اب تو بات یہاں تک پہونچ چکی ہے کہ ایک تہائی سڑک حادثے نشے کے سبب ہو رہے ہیں۔

منشیات کا بڑھتا ہوا استعمال ملک کا سنگین مسئلہ ہے جس پر غور وفکر اور تجویز وعمل ارباب اقتدار کی اولین ترجیح ہونی چاہئے، تا کہ اس بری لعنت پر قدغن لگے، اور اس سماجی خرابی کا سد باب کیا جاسکے مگر یہ بھی زمینی سچائی ہے کہ اس دنیا کا سب سے بڑا نشہ، دولت کا نشہ ہے جسے نہ ترشی اتار پاتی ہے نہ یخ بستہ پانی کی دھار، یہ ایسا نشہ ہے کہ جب انسان پر سوار ہوتا ہے تو اسے دائرہ انسانیت سے نکال کر شیطنت کی راہوں پر ڈال دیتا ہے۔

نشہ دولت کا بد اطوار کے جس آن چڑھا
سر پہ شیطان کے ایک اور بھی شیطان چڑھا

اسی ’’نشہ دولت‘‘ کا منشیات کے فروغ میں بنیادی رول رہا ہے اور آج بھی ہے، منشیات کے بڑھتے قدم کو نہ روکنے والے، اور اپنی تجوریوں کو دولت اور جیب و دامان کو سیم وزر سے بھرنے والے بھول جاتے ہیں کہ منشیات کی ناجائز تجارت کرنے والوں کو چھوٹ دے کر وہ لاکھوں انسانوں کی صحت وجوانی، اور دولت وعزت کے ساتھ کھلواڑ کر رہے ہیں۔

وطن عزیز میں نشہ کے فروغ کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آزادی کے وقت ہندوستان میں شراب کے بنانے کے ۸۳/کارخانے تھے، جب کہ آج ان کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے، شراب کے ان کارخانوں میں ہر سال چالیس ہزار ارب روپئے کی شراب بنائی جاتی ہے، ماہرین تحقیق کا کہنا ہے کہ ستّر ملین ہندوستانی منشیات کے عادی ہیں، جن میں سے ایک لاکھ ساٹھ ہزار انجکشن کے ذریعے نشہ آور سیال اپنے جسم میں اتار رہے ہیں (واضح ہو کہ یہ ۲۰۱۲ء کی رپورٹ ہے، تین ساڑھے تین سال میں ان اعداد وشمار میں جو اضافہ ہوا ہے وہ اس کے علاوہ ہے) زمانے کی تیز رفتار ترقی نے نشہ کو اور بھی آسان اور سستا بنا دیا ہے، اب تو میڈیکل اسٹور پر بھی ایسی دوائیں بآسانی مل جاتی ہیں جن کے استعمال سے نشہ کی سی کیفیت طاری ہوتی ہے، آسان، سستے، اور سہل الحصول نشہ کے متلاشی نوجوان بڑی تعداد میں ایسی نشیلی دواؤں کا استعمال کر رہے ہیں۔

نشہ آور چیزیں مہنگی ہوں یا سستی، کم ہوں یا زیادہ، مہلک ہوں یا غیر مہلک اسلام نے انہیں حرام قرار دیا ہے، اور رحمت دو عالم ﷺ نے ہر نشے کی چیز سے بچتے رہنے کی تعلیم دی ہے، نشہ کرنے والا اپنے آپ پر، اپنے گھر والوں پر، اپنے سماج پر ظلم وزیادتی کرتا ہے، وہ خدا تعالیٰ کی امانت میں خیانت کا مجرم ہے، وہ اپنا مال بیجا لٹانے والا ہے اسی لئے شریعت کی نگاہ میں وہ ناپسندیدہ کام کرنے والا، اور خائن وخطاکار ہے، اور اس کے لئے بڑی سخت سزا ہے حضور

اکرم ﷺ کا ارشاد ہے ’’شراب سے بچو یہ تو تمام خبیث اور ناپاک چیزوں کی جڑ ہے، جو اس سے نہ رکا اس نے اللہ اور اس کے رسول کا حکم توڑا، اور حکم نہ ماننے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے عذاب کا مستحق بن گیا پھر آپ ﷺ نے قرآن پاک کی آیت تلاوت کی، وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۔‘‘ (جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اللہ کی قائم کی ہوئی حدوں سے آگے بڑھ جائے گا ایسے شخص کو اللہ دوزخ کی آگ میں ڈالے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے ذلیل کردینے والا عذاب ہے۔ (مصنف عبدالرزاق، ج۹، ص:۴۸)

ایک دوسری حدیث شریف میں یہ بتایا گیا کہ شراب پینے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (مشکوۃ شریف)

ابوداؤد شریف کی روایت ہے کہ ’’ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے جو کوئی شراب کا عادی ہونے کی حالت میں مرے گا آخرت والی شراب سے محروم کردیا جائے گا۔‘‘

قرآن پاک میں شراب کو ’’رجس‘‘ (ناپاک) کہا گیا ہے۔ (سورہ مائدہ، آیت: ۹۰) جو اس ناپاک چیز کو دنیا میں استعمال کرے گا آخرت میں بھی اسے ناپاک چیز ہی دی جائے گی، چنانچہ ایک روایت میں ہے، جو شراب پئے گا وہ بت پرست انسان جیسا ہے اور اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں کی جائے گی، جو کوئی اس حالت میں مرے گا کہ اس کے پیٹ میں کچھ بھی حصہ شراب کا ہوگا اللہ کے ذمہ ہے کہ اسے ’طینۃ الخبال‘ سے پلائے، پوچھا گیا طینۃ الخبال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جہنمیوں کا خون اور پیپ اور زانیوں کی شرمگاہوں سے نکلنے والا مادّہ!

یہ چند احادیث شریفہ تو نمونے کے طور پر ذکر کی گئی ہیں ان کے علاوہ بھی احادیث کے ذخیرے میں نشہ کے سلسلے میں ایسی سخت وعیدیں ملتی ہیں جن کو پڑھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ضرورت ہے کہ اہل ایمان نشے کی ہر چیز سے مکمل طور پر خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچانے کی بھرپور کوشش کریں یہ ہمارا دینی اخلاقی ایمانی فریضہ بھی ہے اور وقت کی ضرورت بھی!

۞۞۞

بقیہ: بورڈ کی سرگرمیوں کا مختصر خاکہ

RSS کی تمام پالیسیاں مسلمانوں اور اسلام کے سخت خلاف ہیں اور RSS ہمیشہ مسلمانوں کو شدید نقصانات سے دوچار کرتی رہی ہے۔ RSS کے سربراہ موہن بھاگوت سے شائستہ عنبر کی ملاقات صرف نجی مفادات حاصل کرنے کیلئے ہوئی ہے۔ اسے امت مسلمہ کے خواتین کے مسائل سے کوئی سروکار نہیں۔ انھوں نے کہا کہ ملک کی مسلم خواتین شریعت اسلامی کی علمبردار ہیں اور اسے اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔ حکومت کی جانب سے اس میں کسی بھی قسم کی آئینی تبدیلی مسلم خواتین ہرگز برداشت نہیں کریں گی۔ مسلمان خواتین ایسی نام نہاد RSS کے آلہ کار خواتین کو ہمیشہ کیلئے رد کرچکی ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ اسلام اور مسلمانوں کے نام سے چند بکاؤ مسلمانوں کو لیکر مسلمانوں کی صفوں میں RSS اختلاف و افتراق پیدا کرنا چاہتی ہے۔ اور مسلم خواتین شائستہ عنبر جیسی عورتوں کی پرزور مذمت کرتی ہے۔ مسلم پرسنل لا کے تحفظ کیلئے ضرورت پڑنے پر مسلم خواتین سپریم کورٹ سے بھی رجوع ہونگی۔‘‘

وفیات

ارکان بورڈ میں جناب احمد عصمت اللہ خان ایڈوکیٹ صاحب حیدرآباد ۲۹؍دسمبر ۲۰۱۵ء، محترم جناب محمد عبدالرحیم قریشی صاحب ۱۴؍جنوری ۲۰۱۶ء، جناب عبدالستار یوسف شیخ صاحب ۱۷؍فروری ۲۰۱۶ء کو مالک حقیقی سے جاملے۔

غیر ارکان بورڈ میں مولانا فضل الرحمٰن قاسمی صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم سبیل السلام حیدرآباد ۱۵؍دسمبر ۲۰۱۵ء کو، مولانا سید انوار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی ۳۱؍دسمبر ۲۰۱۵ء کو، رکن بورڈ مولانا سید محمد شاہد سہارنپوری کے چھوٹے بھائی مولانا سید محمد سہیل مظاہری صاحب ۲۰؍جنوری ۲۰۱۶ء کو، مولانا عبدالاحد تاراپوری نائب صدر ملی کونسل ۳۱؍جنوری ۲۰۱۶ء کو، مولانا عبدالباری بھٹکلی ندوی صاحب ۱۷؍فروری ۲۰۱۶ء کو، مولانا مفتی ظفرالدین احمد صاحب ۹؍مارچ ۲۰۱۶ء کو انتقال فرماگئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی مغفرت فرمائے اور ان سب کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

۞۞۞

یکساں سول کوڈ کی درخواست مسترد

سپریم کورٹ کا اہم تاریخی فیصلہ

محمد ناظم الدین فاروقی (حیدرآباد)

ہندوستان میں ایک طویل عرصہ سے فرقہ پرست طاقتوں کی جانب سے مسلم پرسنل لا کو ختم کرکے ''یونیفارم سول کوڈ'' یا یکساں شہری قانون کو نافذ کرنے کا مطالبہ کیا جارہا ہے، یہ ایک حقیقت ہے کہ سرکاری اور غیر سرکاری سطح سے یونیفارم سول کوڈ کے لئے راہ ہموار کی جاتی رہی ہے، مسلم پرسنل لا میں ترمیم کے لئے عوامی سطح پر زعفرانی فرقہ پرست تنظیموں کے کئی فورمس، ادارے اور انجمنیں بڑی سرگرمی کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ بی جے پی کے انتخابی ایجنڈہ میں یکساں سول کوڈ کا بل ہے، مسلم دشمن سیاسی قائدین، ارکان پارلیمنٹ، قانون داں اور بعض جسٹس صاحبان، خواتین کی نام نہاد تنظیمیں حکومت پر دباؤ ڈال رہی ہیں کہ یا تو مسلم پرسنل لا کو برخواست کردیا جائے یا قانون میں بنیادی تبدیلی لاکر یکساں سول کوڈ نافذ کردیا جائے۔

جسٹس Vikramajit Sen اور جسٹس Kirti Singh کے بنچ پر یکساں سول کوڈ کے نفاذ کا مطالبہ کرتے ہوئے ایک مقدمہ دائر کیا گیا۔ ۱۲؍ اکتوبر ۲۰۱۵ کو جسٹس صاحبان نے سالیسٹر جنرل سے دریافت کیا کہ حکومت یونیفارم سول کوڈ کو نافذ کرنے کے لیے سنجیدہ ہے، حکومت کو جواب داخل کرنے کے لئے تین ماہ کا وقت دیا گیا اور اس طرح کا مقدمہ سپریم کورٹ میں ۱۶؍ اکتوبر ۲۰۱۵ کو مفاد عامہ کے تحت جسٹس اومیش کمار گوئل اور جسٹس انیل آر داوے کے بنچ پر مقدمہ دائر کیا گیا، جس میں مسلم خواتین کے خلاف ہونے والے مظالم، تین طلاق، مسلم مرد کو ایک سے زائد شادیاں کرنے اور وراثت میں لڑکیوں کو مساوی حصہ دینے اور مسلم پرسنل لا کو یونیفارم سول کوڈ کے تحت لانے کا مطالبہ کیا گیا۔ جسٹس صاحبان نے بڑے سخت الفاظ میں یونیفارم سول کوڈ کے نفاذ میں سست روی پر حکومت اور قانون ساز اداروں پر سخت تنقید کی۔

خوش آئند بات یہ ہے کہ سپریم کورٹ کے فل بنچ نے اقلیتوں کے دستوری حقوق کا باریک بینی سے جائزہ لے کر تاریخ ساز فیصلہ صادر کیا، سپریم کورٹ نے مرکزی حکومت کو یکساں سول کوڈ رفع کرنے کی ہدایت دینے کی خواہش کرتے ہوئے دہلی کے ایک وکیل کی جانب سے داخل کردہ مفاد عامہ کی درخواست کی سماعت کرنے سے انکار کردیا۔ اشونی کمار اپادھیائے ایڈوکیٹ نے عدالت عظمی میں درخواست داخل کرتے ہوئے مسلم خواتین کو امتیاز اور تشدد کے حالات کا سامنا ہونے کا الزام لگایا اور اس کے خاتمہ کے لیے یکساں سول کوڈ کو نافذ کرنے کے لئے مرکز کو ہدایت دینے کی عدالت سے خواہش کی، چیف جسٹس تیرتھ سنگھ ٹھاکر کی قیادت میں ڈیویژن بنچ نے مفاد عامہ کی درخواست پر سماعت سے یہ کہتے ہوئے انکار کردیا کہ اس مسئلہ پر فیصلہ کرنا سپریم کورٹ کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔ سخت لہجہ میں چیف جسٹس آف انڈیا نے سینیر وکیل گوپال سبرامنیم سے کہا کہ اگر اس طرح کی مفاد عامہ کی درخواستیں قانون کا لحاظ کئے بغیر عدالت عظمی میں داخل کی جائیں تو عدالت اس کی شدید مذمت کرے گی، عدالت نے درخواست گزار اپادھیائے سے کہا کہ اگر مسلم خواتین کو ان مسائل کا سامنا ہے تو وہ اس امتیاز کے خلاف خود آگے کیوں نہیں آتیں۔

اس اہم فیصلہ کے دو اہم پہلو ہیں، ایک تو یہ کہ جسے عدالت عظمی نے نوٹ دیا کہ اگر مسلم خواتین امتیازات اور زیادتیوں کا شکار ہیں تو وہ خود کیوں آگے نہیں آتیں؟ حقیقت یہ ہے کہ ۱۷ کروڑ مسلمانوں میں ایک بھی مسلم خاتون نہیں جس نے عدالت عظمی میں مسلم پرسنل لا کی تبدیلی کے لئے مقدمہ دائر کیا ہو، یہ تو متعصب فرقہ پرست عناصر کی خود ساختہ کوششیں ہیں۔ اس طرح کے لغو مفاد عامہ کے تحت بار بار مقدمات دائر کرنے پر بڑی حد تک

عدالت عظمٰی کی جانب سے اب روک لگایا جا چکا ہے۔

دوسرے یہ کہ مختلف ریاستوں کے ہائی کورٹس میں مسلم پرسنل لا سے متعلق مختلف مقدمات زیر دوراں ہیں، جہاں کے بعض جج صاحبان من مانے فیصلہ صادر کرر ہے ہیں اور مسلم پرسنل لا کے خلاف مقدمات میں سخت ریمارکس درج کرر ہے ہیں۔ اس طرح کے مقدمات میں ہائی کورٹ کے ججس کو اب احتیاط سے کام لینا پڑے گا۔ عدالت عظمٰی ہند، مسلم پرسنل لا میں مداخلت اور چھیڑ چھاڑ کی سخت مخالف ہے، بلکہ واضح انداز میں بڑی شدت سے ایسی درخواستوں کو بغیر کسی سماعت کے مسترد کر دیا، اور سینیر وکیل گوپال سبرامنیم کی سرزنش کی۔

چند عدالتی فیصلوں پر یہاں روشنی ڈالنا ضروری ہے تا کہ مختلف ججس کا مسلم پرسنل لا کے سلسلہ میں جو رجحان پایا جاتا ہے وہ علم میں رہے۔

☆ ایک ہندو عورت پھولوتی Phul Wati نے ۱۹۹۲ میں باپ کی جائیدادوں میں مساوی حق کے لیے مقدمہ دائر کیا، کہ HINDU UNITED FAMILY میں لڑکیوں کو کبھی حصہ نہیں دیا جاتا، اور یہ مقدمہ اپیلیٹ میں گیا، ۲۰۱۱ میں کرناٹک ہائی کورٹ نے عورت کے حق میں فیصلہ کیا۔

☆ پھولوتی جیسی چند ہندو عورتیں جو اپنے حق کے لئے عدالت عالیہ تک مقدمہ لڑتی ہیں اپکس کورٹ نے بجائے ہندو عورت کے حق میں فیصلہ صادر کرنے کہ یکساں سول کوڈ کی تائید میں ایک طویل بیان میں مسلم پرسنل لا کے خلاف ریمارک درج کئے۔

☆ مشہور کالم نویس FLAVIA AGNES مضمون نگار نے ججس صاحبان کے فیصلہ صادر کرنے پر شدید تنقید کی اور ایک مقدمہ کی مثال دیتے ہوئے لکھا کہ ۱۹۹۵ میں سرلا مودگل مقدمہ میں بھی ایک ہندو عورت نے اپنے شوہر کی دوسری شادی اور تعدد ازدواج کے خلاف مرافعہ داخل کیا تھا، جج صاحبان نے اس مقدمہ میں بھی پرسنل لا اور مسلمانوں کے حق تعدد ازدواج پر شدید تنقید کی تھی، دونوں فریقین ہندو ہیں اور ہندو قانون ۱۹۵۶ اور ۲۰۰۵ کے مطابق فیصلہ صادر کرنے کے بجائے جج نے اپنے اختیارات سے تجاوز کر کے مسلمان شوہروں کو نشان ملامت بنایا۔ ہندو زوجین کے

مقدمہ میں مسلم عورتوں کے مساویانہ حقوق کی بات کرنا اور دفعہ ۴۴ کے فوری نفاذ کی ضرورت پر زور دینا سراسر اصول، عدل، انصاف اور عدالتی طریقہ کار کے خلاف بات ہے۔

☆ کیرالہ ہائی کورٹ کے جسٹس پی وی کرشنا ایر نے قاضیوں اور مفتیوں کے تین طلاق اور تعدد ازدواج پر دیئے گئے فتووں اور فیصلوں پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ غیر اسلامی اور غیر شرعی ہے۔

☆ ۱۲/اپریل MAHARSHI AVADESH v/s UNION OF INDIA کے مفاد عامہ کے تحت داخل کئے گیے مقدمہ میں G.N. RAY اور جسٹس K. JAYA REDDY (1993(SCC714 نے درخواست گزار کے اس مطالبہ کو جس میں اس نے یکساں سول کوڈ کے نفاذ کا مطالبہ کیا گیا تھا خارج کر دیا۔

☆ جسٹس کلدیپ سنگھ نے ایک مقدمہ میں جس میں ایک شادی شدہ ہندو شخص نے کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام قبول کر لیا اور دوسری شادی کر لی، اس پر اس کی پہلی ہندو بیوی نے عدالت سے مطالبہ کیا کہ دوسری شادی تنسیخ کر دے۔ جسٹس کلدیپ سنگھ نے ہندو شخص کے اسلام قبول کرنے پر اپنے شک و شبہ کا اظہار کیا اور فیصلہ میں کہا کہ مذہب بدلنے سے پہلی بیوی کا حق زائل نہیں ہوتا۔

دستور ہند کے ماہر مشہور قانون داں وکیل ایچ ایس سبروی کا ۵/جولائی ۱۹۹۵ کو ٹائمز آف انڈیا میں ایک مضمون شائع ہوا جس میں جسٹس کلدیپ سنگھ کی جانب سے کئے گئے ریمارکس پر سخت تنقید کی۔ ایچ ایس سبروی نے لکھا کہ محمڈن لا کے تحت ایک مسلمان ۴ شادیاں کر سکتا ہے، اور کہا کہ سول کوڈ کے نفاذ سے مذہب کی آزادی کی جو دستور کے دفعہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ میں ضمانت دی گئی ہے وہ متاثر نہیں ہونی چاہئے، دستور ہند میں صرف عقائد کے تحفظ کی بات نہیں کی گئی بلکہ تمام مذہبی اصولوں، طور طریقوں اور رسم و رواج کی مکمل ضمانت دی گئی ہے۔

☆ جسٹس R.M. SAHI نے اپنے فیصلہ میں صاف طور پر کہا کہ سول کوڈ کا نفاذ اس وقت تک قابل قبول ہے جس سے کسی کی مذہبی و نجی آزادی متاثر نہ ہوتی ہو۔

یکساں سول کوڈ سے مسلمانوں کی مخالفت کی وجہ:

مسلمانوں کا ایک طبقہ مسلم پرسنل لا کی اہمیت اور یکساں سول کوڈ کے نفاذ کے دوررس نقصانات سے واقف نہیں ہے، دراصل مسلمانوں کے اختلاف کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ''یونیفارم سول کوڈ'' اسلامی تعلیمات سے متصادم ہے اس کے نفاذ کے بعد عائلی اور شخصی زندگی میں قرآن وسنت کے احکامات و ہدایات سے ہمیشہ کے لیے دستبردار ہونا پڑے گا اور ایک ایسے قانون کو قبول کرنا پڑے گا جس کے نتیجہ میں دین میں اللہ کی مقرر کی ہوئی تمام حدیں مٹ جائیں گی، اور فردوسوسائٹی کی زندگی سے حلال اور حرام کا وجود ختم ہوجائے گا، مسلمانان ہند اس کے لئے ہرگز تیار نہیں ہیں کہ ''یکساں سول کوڈ'' کے بوسیدہ قوانین کے ذریعہ اپنے عائلی قوانین اور شخصی معاملات و مسائل کا حل نکالیں۔

جولوگ مسلمانوں کی اپنے دین سے وابستگی کا کوئی علم نہیں رکھتے وہ اندازہ نہیں لگاسکتے کہ مسلم رائے عامہ اس مسئلہ میں کتنی مضبوط ہے، مسلمانوں کی مذہب سے اٹوٹ وابستگی اور اسلامی تعلیمات ہرگز اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ وہ شخصی زندگی کے شرعی قوانین سے دست بردار ہو، کیوں کہ عائلی شرعی قوانین بھی دین کا اہم حصہ ہیں۔

مسلم خواتین پر مظالم کا پروپیگنڈہ:

اسلام مخالف اور مسلم دشمن طاقتیں ہر دن اس پروپیگنڈہ میں لگے ہوئے ہیں کہ مسلمان عورتیں ظلم کا شکار ہیں، انہیں لڑکوں کے برابر وراثت میں حصہ نہیں ملتا اور مرد کو ایک سے زائد شادیاں کرنے کا حق حاصل ہے، بیویوں کو مسلمان تین طلاق دے کر عقد سے باہر کردیتے ہیں وغیرہ، یہ سب لغو اور بے بنیاد الزامات ہیں، مسلمان ان سوالات کا کھل کر جواب دے سکتے ہیں، مسلم خواتین پر آہ وزاری کرنے سے پہلے ملک کی صنفی امتیازات کا جائزہ لیا جانا چاہئے، ہندو سماج کی عورتیں ان گنت مسائل کا شکار ہیں، ظالم شوہروں کے ہاتھ ہر سال ۲۵ ہزار سے زیادہ دلہنیں اور نوجوان عورتیں جہیز کے نام پر زندہ جلادی جاتی ہیں، ملک کے تمام دانشور اور سوشل سائنس اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ ہندو ایکٹ ۲۰۰۵ میں ہندو عورت کو باپ کی جائیداد میں بھائیوں کے مساوی حق دیا گیا ہے وہ کاغذی حد تک محدود ہے، ۹۹ فیصد ہندو خاندانوں میں عورتوں کو باپ کی جائداد میں حصہ نہیں دیا جاتا، بلکہ اکثر دباؤ ڈال کر دستخط حاصل کرلی جاتی ہیں۔

صنفی امتیازات میں عالمی سطح پر ہندوستان کا درجہ سب سے نیچے ہے حتی کہ افریقی وپسماندہ ممالک روانڈا، ایتھوپیا سے بھی نیچے ہے، عالمی درجہ بندی میں عورتوں سے انصاف اور حقوق کی پاسبانی میں ۱۲۳ نمبر پر ہے، دختر کشی کی ہندوسماج میں عام روایت موجود ہے، جبکہ مسلمانوں میں ایسی لڑکیوں کی نگہداشت کی جاتی ہے کہ ان کی تعلیم وتربیت اور تحفظ بطور دینی فریضہ کے انجام دیتے ہیں، ہندوستانی اور ہندوسماج میں لڑکیوں اور عورتوں پر زیادتیوں اور مظالم کی تفصیلات آئے دن سامنے آتی ہیں، خواتین کے خلاف اپنے گھناؤنے جرم چھپانے کے لئے ہندوفرقہ پرست RSS ہم نوا تنظیمیں مسلم خواتین پر مظالم و ناانصافی کا پروپیگنڈہ کرنے میں کوئی کسر نہیں رکھتیں۔

مسلم پرسنل لا کے تحفظ کے سلسلہ میں مسلم پرسنل لا بورڈ کی گراں قدر کوششیں طویل عرصے سے رہی ہیں، پہلی مرتبہ ADOPTION OF CHILDREN BILL 1972 (متبنی بل) پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا تو مسلمانوں نے اس کی پرزور مخالفت کی جس کے نتیجہ میں اس بل میں مسلمانوں کو مستثنی رکھا گیا، اس کے بعد شاہ بانو کا فیصلہ سامنے آیا جس میں سابق شوہر کو نان ونفقہ ادا کرنے کا حکم دیا گیا تھا، مسلم پرسنل لا بورڈ نے زبردست مہم چلائی وزیر اعظم راجیو گاندھی نے MUSLIM WOMEN PROTECTION ACT پارلیمنٹ میں منظور کیا، R.T.E 2010 کے موقع پر بھی مسلم پرسنل لا بورڈ کے قائدین نے پرزور مخالفت کرکے ۱۵ نکات کو قبول کروایا اور اس کے مطابق R.T.E ایکٹ میں تبدیلیاں لائی گئیں۔ نئے وقف ایکٹ ۲۰۱۳ء کی ڈرافٹنگ، ترمیم واصلاح اور منظوری کے مرحلوں میں مسلم پرسنل لا بورڈ نے بیش بہا خدمت انجام دی، اب مسلم پرسنل لا بورڈ مسلم پرسنل لا کے تحفظ اور یکساں سول کوڈ کی مخالفت میں ملک گیر مہم ''دین اور دستور بچاؤ تحریک'' چلا رہی ہے۔ بورڈ اس وقت بڑی حد تک فعال اور مسلمانوں کے قانونی مفادات کا محافظ ادارہ ہے۔

۞۞۞

دین اور دستور بچاؤ تحریک کی سرگرمیاں

مرتب: وقارالدین لطیفی

مسلم پرسنل لا بورڈ کی مجلس عاملہ نے مؤرخہ ۷؍جون ۲۰۱۵ء کو ملک گیر سطح پر دین اور دستور بچاؤ تحریک چلانے کا فیصلہ کیا اور یکم و دو اگست ۲۰۱۵ء کو سکریٹریز و کنوینرس کی میٹنگ میں اس کے خدوخال پر غور کیا گیا۔ اس کے بعد یہ تحریک شروع ہوئی اور اسکی ابتدائی کارگزاری اس سے پہلے شمارہ میں دی گئی، اسی تحریک کی مجلس عاملہ امروہہ کے بعد سے اب تک کی کارگزاری ذیل میں باعتبار صوبہ پیش کی جارہی ہے۔

اترپردیش

- **امروہہ:** ۱۰؍دسمبر ۲۰۱۵ء کو عیدگاہ امروہہ میں بورڈ کے کارگزار جنرل سکریٹری حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب کی صدارت میں دین اور دستور بچاؤ تحریک کا عظیم الشان اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کا افتتاح قاری محمد سالم صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا اور نعت کا نذرانہ مولانا سعد امروہوی صاحب نے پیش کیا جبکہ نظامت کے فرائض مفتی محمد عفان منصورپوری صاحب نے انجام دیا۔

مفتی محمد عفان منصورپوری صاحب نے اپنے افتتاحی کلمات میں قیام مسلم پرسنل لا بورڈ کے پس منظر پر تفصیلی روشنی ڈالی اور اسلاف کی اس تابناک خدمات کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ بورڈ نے تحفظ شریعت کے میدان میں ایک قابل قدر خدمات انجام دیا ہے، جب بھی تحفظ شریعت پر خطرہ لاحق ہوتا ہے بورڈ کے اکابر میدان عمل میں آ کر پوری قوت سے مقابلہ کرتے ہیں اور شریعت کے تحفظ کا کام انجام دیتے ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ یہاں سے جو پیغام دیا جائیگا وہ آواز صدا بصحرا ثابت نہ ہوگی، امروہہ کے مسلمان اپنی جان و مال کو تو داؤ پر لگا سکتا ہے مگر تحفظ شریعت اور دین کے خلاف کسی بھی سازش کو برداشت نہیں کرسکتا ہے، اللہ کے نازل کردہ دین میں کوئی تبدیلی قبول نہیں کی جائے گی۔ تاریخ شاہد ہے کہ جن طاقتوں نے دین کو نقصان پہونچایا وہ نیست و نابود ہوگئے۔

مولانا انیس الرحمٰن قاسمی صاحب نے مسلم پرسنل لا کے موضوعات پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ وراثت کی تقسیم میں تاخیر نہ کریں، بہنوں کو اس کا حصہ دیں، بات بات پر طلاق نہ دیں، اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے ناپسندیدہ عمل طلاق ہے۔ آپ نے اس کے ساتھ ہی سماجی اصلاح پر بھی توجہ دلائی، خطبات جمعہ کے ذریعہ اس پہلو پر روشنی ڈالنا بہت مفید ہوگا اور اس کا اثر بھی دیرپا ہوگا۔

مولانا آس محمد گلزار قاسمی صاحب نے کہا کہ اللہ کا بڑا احسان ہے اور اس اجلاس کی برکت کی پہلی کڑی یہ ہے کہ کل اور آج کے موسم میں کتنا فرق ہے دور دراز سے آئے ہوئے لوگ جس لگن سے آئے ہیں اللہ نے اس کی سن لی، یہ اجلاس یوپی میں پہلا اجلاس ہے اور امروہہ کا یہ تاریخی اجلاس ملک کی تاریخ میں ایک تاریخی اہمیت کا حامل ہوگا۔

کمال فاروقی صاحب نے کہا کہ ہمارا یہ اترپردیش کا پہلا اجلاس ہے، گویا کہ تحریک کا آغاز امروہہ کی تاریخی سرزمین سے ہورہا ہے، ہم کھلے عام کہتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ ہم خدائے واحد کی عبادت کرتے ہیں کرتے رہیں گے، ہم خالق کی عبادت کریں گے مخلوق کی نہیں اس لئے ہم اپنی جانیں تو دیدیں گے مگر مخلوق کی عبادت نہیں کریں گے۔

عارف مسعود صاحب بھوپال نے کہا کہ اسلام پیار و محبت سے پھیلا ہے اسلام دنیا کا سب سے پرانا مذہب ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبرؐ کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے والا دین و دنیا میں کامیاب ہوگا اور سچا مسلمان کہلائے گا۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم یافتہ ہوکر معاشرے میں پھیلی برائیوں کو دور کیا جاسکتا ہے۔ اس وقت اس تحریک کے نام پر بعض لوگوں نے یہ اعتراض کرنے کی جرأت کی لیکن اس وقت پورے ملک کی جو صورتحال ہے اسکے تناظر میں بوڈ کے اکابر نے یہ فیصلہ کیا جو بڑا مبارک فیصلہ ہے، اس وقت اس ملک میں نہ صرف ہمارے دین پر حملے ہورہے ہیں بلکہ اس ملک کا جو بیش قیمت اثاثہ دستور ملک

ہے وہ بھی نشانہ پر ہے، ان دونوں کے تحفظ کے لئے بورڈ نے اس کے خلاف پورے ملک میں یہ تحریک شروع کی ہے اس وقت ملک میں اس ادارہ پر پورا بھروسہ ہے، ضرورت ہے کہ آپ کا بھر پور تعاون ملے، اور اس کے لئے ہم اس وقت امروھہ میں جمع ہوئے ہیں۔ یوپی سرکار گستاخ رسول پر شدید اقدام کرے، جو سزا دی گئی ہے وہ اطمینان بخش نہیں ہے اس سے زیادہ سخت سزا دینے کی ضرورت ہے، ورنہ بہار کی طرح یہاں بھی وہی درگت بنے گی، ایسی سرکار جو ہمارے دین کے خلاف سازش کرے ان کو نکال باہر کریں، جو ہمارے دین اور ملک کے دستور کو تحفظ دے گا وہی حکومت بنائے اس کے لئے متحد ہونا ہوگا۔ آپ سب لوگ طے کریں کہ اس صوبہ میں امن قائم ہو اور خوشنما ماحول بنے، یہ امت انصاف اور امن چاہتی ہے امروھہ کے لوگ پورے اتر پردیش میں بورڈ کی اس تحریک کو پھیلائیں۔

مولانا ریاست علی صاحب نے کہا کہ جو لوگ یہاں جمع ہوئے ہیں وہ یہ عزم لے کر جائیں گے کہ ہمارے جیتے جی دین میں کمی نہیں کرنے دی جائیگی، عاشق رسول حضرت ابوبکر صدیقؓ منکرین زکوۃ کے خلاف فرمایا تھا کہ اینقص الدین وانا حی۔ تو آج یہاں موجود لوگ ابوبکرؓ والے عزم کے ساتھ ملک کے اندر کام کریں گے اور دین کے خلاف کام کرنے والی طاقتوں کا مقابلہ کریں گے اور ان طاقتوں کو نیست و نابود کر دیں گے۔

ڈاکٹر شکیل احمد صمدانی صاحب نے کہا کہ اسلام نے خاص تعلیم دی ہے کہ کسی کو برا مت کہو، اپنے وعدے کو پورا کرو، دشمنوں سے محبت کرو، کسی کو زبان یا ہاتھ سے تکلیف نہ پہنچاؤ، کسی کے مذہب کی برائی مت کرو، کسی کے والدین کو برا نہ کہو، اپنے وطن اور اہل وطن سے محبت کرو، پڑوسیوں سے محبت کرو چاہے وہ کسی بھی مذہب کے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ آنے والے انتخاب میں تمام سیاسی پارٹیوں کی نظر یوپی پر ہے لیکن انہیں ترقی کے بارے میں بھی سوچنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ''ہندوستان ہی نہیں بلکہ عالمی پیمانے پر مسلمان موجودہ وقت میں بے حد نازک دور سے گزر رہا ہے۔ قدم قدم پر شرپسند طاقتیں مسلمانوں کے احساسات وجذبات کو مجروح کرنے کا کام انجام دے رہی ہیں۔ اس لئے ہمیں اپنی ذمہ داری کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آپ کو زیادہ سرخروئی حاصل کرنی ہے تو محنت کرنی ہوگی، اس حکومت کے لوگوں کی طرف سے جس طرح کے بیانات آرہے ہیں اس سے لگتا ہے کہ ہمارے اس ملک کے دستور کو خطرہ لاحق ہے اس لئے آج ہمیں یہ طے کرنا ہوگا کہ ہم دستور کی حفاظت کریں گے اور اس ذمہ داری کو پوری کریں گے، اس وقت سب سے زیادہ ضروری ہے کہ ہم تعلیم پر دھیان دیں اور اس وقت تعلیم ہمارا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔

جناب شفیع صاحب صدر سوشل ڈیموکریٹک پارٹی نے کہا کہ اس وقت ہم سب کو متحد ہونا اور بڑوں کی ہدایتوں پر عمل کرنا ہے، جوحق مودی کو ہے وہ اس ملک کے ہر فرد کو ہے، ہمیں متحد ہونا ہے اور مل کر اس کا مقابلہ کرنا ہے، اور بورڈ کی اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے سرگرم عمل ہونا ہے۔

مفتی محمد اسجد ندوی قاسمی صاحب نے کہا کہ اس وقت ملت کے سامنے یہاں بڑا چیلنج ایمان و یقین کا تحفظ ہے، باطل طاقتیں تعلیمی، معاشرتی، معاشی، سیاسی ہر محاذ پر مکمل کوششیں کر رہی ہیں کہ امت مسلمہ بطور خاص نوجوان اور نونہال نسل کی ایمان و یقین کی بنیادیں منہدم کر دی جائیں، مقام تشکر ہے کہ بورڈ نے اس کام کو ایک مشن کے طور پر شروع کیا ہے، امت کے لئے سعادت کا مقام ہے کہ اس مشن کی قیادت مفکر ملت حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب مدظلہ کر رہے ہیں۔

مولانا ڈاکٹر یٰسین علی عثمانی صاحب نے کہا کہ گذشتہ ڈیڑھ سال سے مرکزی حکومت کی تبدیلی سے ملک پر بڑا گہرا اثر پڑا ہے، اتر پردیش کے ۱۰ ار لوگوں کا یہ معمول بن گیا ہے کہ وہ ٹی وی پر اقلیتوں کے خلاف اشتعال انگیزیاں کر رہے ہیں اور اس اشتعال انگیزی کا بڑا نقصان ہونا شروع ہو گیا، بظاہر تو وہ دیش بھکتی کا ثبوت دیتے ہیں لیکن وہ حقیقت میں اس کے دشمن ہیں، اس ملک میں لو جہاد کا نعرہ دینے والوں کو آپ لوگ بتا دو کہ ملک امن ومحبت سے چلے گا، مسلم پرسنل لا بورڈ نے اس پیغام کو عام کرنے کے لئے یہ تحریک شروع کی ہے، اور دین اور آئین ہند کے پابند ہیں، تمہارے وچار دھارا کے پابند نہیں ہیں، اے فرقہ پرست جماعت کے لوگو! کان کھول کر سن لو! جنگ آزادی میں ہم سب نے مل کر انگریزوں کا مقابلہ کیا ہے تم کیا چیز ہو ضرورت پڑی تو ہم اقلیتوں کے تمام مکتبہ فکر کے لوگ جمع ہوں گے اور دہلی کی سڑکوں کو بھر دیں گے اور بھگوا رنگ پر غالب آجائیگا، جب یہ ملک خطرہ میں آئے گا تو ہم اس کا مقابلہ کریں گے، اور آج اس کا اعلان کرنے آئے ہیں، یہ تحریک چلے گی، یہ رواداری کا ملک ہے، یہ امن و محبت کا ملک ہے، یہ ملک جھوٹے وعدوں پر نہیں چلے گا، اس حکومت کو فریج میں رکھے گوشت تو نظر آتے ہیں لیکن اس ملک کی بے روزگاری نظر نہیں آتی، یہ حکومت صرف نفرت کے کام کر رہی ہے، لو جہاد کا مطلب بتاؤ یہ ملک تو محبت و

رواداری سے چلے گا۔

ڈاکٹر جان دیال صاحب نے کہا کہ میں یہاں داڑھی دکھانے نہیں بلکہ یہ بتانے آیا ہوں کہ ہر داڑھی والے کو شک کی نظر سے نہیں دیکھا جاسکتا۔ انہوں نے امریکہ کے صدر کے امیدوار ٹرمپ کے بیان کی سخت مذمت کی جس میں انہوں نے مسلمانوں کے امریکہ میں داخلے پر پابندی کی بات کہی ہے انہوں نے کہا کہ ملک کو سب سے زیادہ امریکہ سے خطرہ ہے۔ اس ملک میں ہم سب ایک دوسرے کے ساتھ ہیں اس ملک میں صرف مسلمان اکیلا نہیں ہے اور وہ اپنے کو اکیلا سمجھے بھی نہیں ہم سب ان کے ساتھ ہیں۔

جناب اے سی مائیکل صاحب نے کہا کہ ملک کا آئین ہر مذہب کو آزادی کا حق دیتا ہے اس لئے ناانصافی کسی قیمت پر برداشت نہیں کی جائے گی۔ اس کانفرنس کے ذریعہ انصاف، آزادی میں برابری، بھائی چارہ، تعلیمی نظام اور سائنٹیفک مزاج کی حفاظت اور اس کے خلاف اٹھائے جانے والے ہر قدم کی مخالفت کی جائے گی۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ برطانیہ دورہ کے موقع سے وہاں کے وزیر اعظم نے ہمارے وزیر اعظم سے بند کمرہ میں پوچھا کہ آپ کے ملک میں انٹوارینٹ زیادہ کیوں ہے؟ یہاں ہم پوچھتے ہیں تو مجرم اور غیر ملک میں غیر ملک کا وزیر اعظم پوچھے تو کچھ نہیں، آخر یہ معیار و انداز کیوں۔ یہ اجلاس یوپی میں ہورہا ہے یوپی کے لوگوں کا ایک جرم ہے معاف کرنا بڑا جرم یہ ہے کہ آپ لوگوں نے ۲۰۱۴ء میں ستر سیٹیں پارلیمانی کی دی ہیں جس نے حکومت سازی میں بڑا رول ادا کیا ہے وہ آئندہ نہ دہرائیں۔

سکھ رہنما بھائی بلدیپ سنگھ صاحب نے کہا کہ ملک میں کسی بھی مذہب کے عقیدے میں رخنا پیدا کرنے والے کی مخالفت کی جائے گی۔ ملک میں خوشحالی، تعلیم، صحت، حفاظت کی ذمہ داری کو کم کرنے والی ہر کوشش کی مخالفت کی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ سارے مسائل کا حل اس پروردگار کو یاد کرنے میں ہے، ہم سب اس ایک مالک کے بندے ہیں۔ گائے کے گوشت کھانے کے صرف شک کی بنا پر قتل کردیا جائے، یہ بڑا ہی افسوسناک واقعہ ہے، یہ دیش ہمارے گرووں اور خواجہ چشتی و فریدی صاحبان کا ہے، مسلم پرسنل لا بورڈ کی تحریک کے ساتھ سکھ برادری ہے اور اس کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنے کو ہمہ وقت تیار ہے۔

مولانا عبدالوہاب خلجی صاحب نے کہا کہ اس وقت ملک کی صورتحال کے مقابلہ کے لئے ضروری ہے کہ ہمارا رشتہ خدائے وحدہ لاشریک سے مضبوط ہو، ہم متحد ہوں گے تو ادیان کو بھی اور ملک کو بھی مضبوط کریں گے۔

مولانا ڈاکٹر سید کلب صادق صاحب نے کہا کہ تحریک کی غرض و غایت اور مقاصد کی وضاحت کے لئے میں اپنا وقت حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب کو دیتا ہوں کہ میں تو اس علاقہ میں خطاب کرتا رہتا ہوں ابھی جس طرح ضرورت ہے اس پر مولانا محمد ولی رحمانی صاحب روشنی ڈالیں گے۔

سوامی کرنیشور (لنگایت) نے کہا کہ ۱۲ ویں صدیں میں لنگایت فرقہ بنایا تھا، یہ ایک آزاد مذہب اور ہندوؤں سے معرکوں کے بعد وجود میں آیا تھا، ہم ہندو مذہب کے غلام نہیں ہیں ہم مستقل الگ مذہب ہیں۔ اس ملک میں اقلیتوں کے خلاف جس طرح کی سازشیں ہورہی ہیں ہم سب مسلم پرسنل لا بورڈ کے ساتھ ہیں اور قدم سے قدم ملا کر چلنے کو تیار ہیں۔

بھارتیہ مکتی مورچہ اور بام سیف کے قومی صدر جناب وامن میشرام صاحب نے کہا کہ آج ملک میں نہ صرف مسلم اقلیت کے بنیادی حقوق خطرے میں ہیں بلکہ دوسری اقلیتوں کے سامنے بھی ان کے تشخص اور ان کے حقوق چھینے جانے کی سازشیں ملکی سطح پر ہورہی ہیں جن کے خلاف آواز اٹھانا ہمارا جمہوری اور آئینی حق ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ۱۹۴۸ء میں تقسیم کے وقت اس ملک کے ذمہ داران نے یہاں کے شہریوں کو ان کے سبھی حقوق قانون کے مطابق دینے اور پوری مذہبی آزادی کی گارنٹی دی تھی لیکن آج تک ایک بھی اقلیت کو نہ تو وہ حقوق ملے ہیں جو ملنے چاہئیں اور نہ وہ مذہبی آزادی ہے اس ملک میں قانون کا نہیں فرقہ پرستی کا راج چل رہا ہے، انہوں نے گزشتہ دنوں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے ذریعہ کئے گئے اس بیان کو مضحکہ خیز بتایا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ جب تک اس ملک میں قانون کا راج ہے تب تک کسی کو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف اب تک قانون نے کیا اقدام کئے۔ وزیر اعظم کی مجرمانہ خاموشی تکلیف دہ ہے اور قانون اپنی طرف سے پہل نہیں کرتا تب مظلوم اقلیتیں اپنا درد کس سے کہیں، کیونکہ آج تک اس ملک میں کوئی ایسا قانون نہیں بنا جو بنیادی حقوق کا پوری ذمہ داری سے تحفظ کرسکے۔ آج اس ملک کے لوگوں کا یقین قانون سے اٹھتا جارہا ہے جو قانون کے لیے خطرہ بنتا جارہا ہے۔

مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی ندوی صاحب نے کہا کہ چین ہمارا تھا ایک تہائی یورپ ہمارا تھا مگر جب سے ہم نے دین قرآن اور نبیؐ کی سنت پر عمل کرنا بند کیا تو ہم برباد ہونے شروع ہوگئے۔ ہمیں آباد ہونے کے لئے قرآن و نبیؐ کی سنت پر عمل کرنا ہوگا۔ اس کانفرنس کا مقصد ہے کہ ہمیں اپنے آئین کی

حفاظت کرنی ہے اور جو لوگ اس میں ترمیم کر کے ہمارے حقوق کو چھیننا چاہتے ہیں انھیں کامیاب نہیں ہونے دیں گے اور پرسنل لا میں کسی طرح کی مداخلت کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔

ملی کاؤنسل کے قومی صدر حضرت مولانا عبداللہ مغیثی صاحب نے کہا کہ مرکزی حکومت نے سی بی ایس سی طلباء کو سوریہ نمشکار، یوگا اور گیتا کی تعلیم لازمی کردی ہے جس کی ہم سخت مخالفت کریں گے۔ ہندوستان ہمارا ملک ہے ہم اللہ کو سجدہ کرتے ہیں نہ کہ زمین وسورج کو۔ جب سے ملک میں موجودہ حکومت بنی ہے تب سے مسلمانوں پر ظلم ہو رہے ہیں اور فرقہ وارانہ فساد میں اضافہ ہوا ہے۔

آچاریہ پرمود کرشن جی نے کہا کہ اسلام ایک خوبیوں والا مذہب ہے اس پر طرح طرح کے الزامات لگا کر اس کو بدنام کرنا سراسر غلط ہے۔ مذہب اسلام میں پیار ومحبت اور سیدھا راستہ دکھانے کے لئے حضرت محمدؐ کو اس دنیا میں بھیجا گیا۔ آپ نے انسانوں کو سیدھا راستہ و جنت کا راستہ دکھایا۔ یہ ملک دستوری بنیادوں پر چلتا رہے گا اور چلے گا، آر ایس ایس کی آئیڈیالوجی سے یہ ملک نہیں چلیگا اور زبردستی کسی بھی اقلیت کے ساتھ برداشت نہیں کی جائے گی، اس طرح کی تحریک سے کاندھے سے کاندھا ملا کر پورے ملک میں چلنے کے لئے میں تیار ہوں چاہے قیادت کسی کی ہو، یہ ملک گنگا جمنی تہذیب کا نمونہ رہا ہے اور رہے گا۔

جگت گرو جے مرتونجے لنگایت فرقے کے رہنما نے کہا کہ انکی تعداد ملک میں ساڑھے سات کروڑ ہے اس کے حساب سے ہمیں حق ملنا چاہئے لیکن نہیں دیا جارہا ہے۔ ملک کے تمام لوگ پہلے ہندوستانی ہیں پھر اپنے مذہبی ہیں اس لئے انہیں برابر کا حق ملنا چاہیے۔

اخیر میں دعا سے پہلے ریاستی کابینی وزیر حاجی محبوب علی صاحب نے مہمانان عظام اور اہالیان امروہہ کا پرزور شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ اہالیان امروہہ قوم وملت کی فلاح کے لئے ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔ سہ پہر تین بجے کانفرنس کے اختتام پر حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب نے دعا کرائی۔

اس اجلاس میں جسمیں ایک اندازہ کے مطابق دو لاکھ سے زائد فرزندان توحید نے شرکت کی۔

آندھرا پردیش وتلنگانہ

● ۲۲ راکتوبر ۲۰۱۵ء کو بعد نماز عصر دفتر تعمیر ملت میں کمیٹی کے ارکان کی نامزدگی کے سلسلہ میں سہ رکنی کمیٹی کا مشورہ ہوا شہر کے تمام ارکان بورڈ کے علاوہ ۳۵ رافراد کمیٹی کے ارکان نامزد کئے گئے، اس میں اس بات کی کوشش کی گئی کہ تمام قومی اور ریاستی تنظیموں، اہم دینی درسگاہوں اور کثیر مسلم آبادی کے حامل اضلاع سے افراد لئے جائیں، نیز ایک مناسب تعداد نوجوان حضرات کی ہو، اس کے علاوہ گنجائش رکھی گئی کہ حسب ضرورت مزید افراد شامل کئے جائیں۔

● ۴ رنومبر ۲۰۱۵ء گیارہ بجے دن دفتر تعمیر ملت میں نامزد ارکان کا اجلاس طلب کیا گیا، جس میں ۲۸ حضرات نے شرکت کی اور مختلف تجاویز پیش کیں، نیز ریاست میں تحریک کو آگے بڑھانے کے لئے ارکان نے شخصی طور پر اور اپنے اداروں کی طرف سے نقد تعاون بھی کیا اور وعدے بھی کئے، ارکان نے تلنگانہ وآندھرا پردیش میں تحریک کو آگے بڑھانے کے لئے جو تجاویز پیش کیں، ان کو سامنے رکھتے ہوئے پروگرام بنانے کے سلسلہ میں درج ذیل حضرات پر مشتمل کمیٹی بنائی گئی:

جناب محمد عبدالرحیم قریشی، خالد سیف اللہ رحمانی، جناب رحیم الدین انصاری، جناب زاہد بیگ، جناب اقبال احمد انجینئر۔

● ۱۰ رنومبر ۲۰۱۵ء کو اس کمیٹی کی میٹنگ ہوئی اور ایک تفصیلی پروگرام مرتب کیا گیا، جس میں اضلاع کے کام کو تین مرحلوں پر تقسیم کیا گیا ہے، پہلا مرحلہ یہ ہے کہ مختلف اضلاع میں کمیٹیاں تشکیل دی جائیں، جو اپنے تحت آنے والے تعلقہ جات میں تحریک کے پیغام کو پہونچائیں، اور شہر میں بھی اس کا ماحول بنائیں؛ چنانچہ مختلف اضلاع کا دورہ شروع ہو چکا ہے، دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ تمام اضلاع میں تحریک کے جلسے کئے جائیں، اور آندھرا پردیش اور تلنگانہ کے تین تین بڑے شہروں میں بڑے پیمانہ پر جلسہ کیا جائے، تیسرا مرحلہ یہ ہے کہ ایک بڑا اور مرکزی جلسہ شہر حیدرآباد میں کیا جائے، اور تمام جلسوں میں لوگوں کو دعوت دی جائے کہ وہ بڑے پیمانہ پر اس مرکزی جلسہ میں شریک ہوں۔

● ایک سہ رکنی کمیٹی جناب حامد علی خان (امیر جماعت اسلامی) جناب رحیم الدین انصاری اور جناب اقبال احمد پر مشتمل تشکیل دی گئی، جو دوسری اقلیتوں اور دلتوں کے ساتھ اشتراک کے سلسلہ میں گفتگو کریں؛ چنانچہ اس سلسلہ میں ہنری مارٹن انسٹی ٹیوٹ نے ۲۵ رنومبر کو عیسائی رہنماؤں کے ساتھ بیٹھک ہوئی، جس میں مسلم نمائندوں کی حیثیت سے مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب سکریٹری بورڈ، جناب رحیم الدین انصاری صاحب رکن بورڈ، جناب حامد خان صاحب، جناب اقبال احمد انجینئر صاحب اور جناب زاہد بیگ صاحب شریک ہوئے، جب کہ عیسائی برادری کی طرف سے چرچس آف تلنگانہ کے اعلی مذہبی

قائد، چرچس آف آندھراپردیش کے قائد، ہنری مارٹن انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر اور متعدد ذمہ دار مرد و خواتین شریک ہوئے، ان کے سامنے تحریک کا مقصد پیش کیا گیا، اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان درپیش مشترک مسائل پر گفتگو کی گئی، عیسائی بھائیوں کی طرف سے بعض ایسی باتیں بھی پیش کی گئیں، جو مسلم پرسنل لا بورڈ کے یا اس تحریک کے دائرہ سے باہر ہیں، اس سلسلہ میں ان سے کہا گیا کہ بورڈ کے اشتراک سے ہونے والے پروگراموں میں تو صرف مقررہ موضوعات پر ہی گفتگو ہوگی؛ البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ دیگر مسائل کے بارے میں مقامی طور پر مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان باہمی ارتباط کی شکل بنائی جائے، اسی طرح کی میٹنگ دوسری غیر مسلم اقلیت کے ساتھ منعقد کی جارہی ہیں۔

- مؤرخہ ۲۰ر دسمبر ۲۰۱۵ء کو موجودہ آندھراپردیش کے شہر کڑپہ میں دین اور دستور بچاؤ تحریک کا جلسہ عام منعقد ہوا، جس میں بڑی تعداد میں لوگ شریک ہوئے، کڑپہ اسلامک سوسائٹی اور جناب شیخ محمد اسحٰق نے میزبانی کی، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب سکریٹری بورڈ، جناب حامد محمد خان صاحب، اقبال احمد انجینئر صاحب وغیرہ نے خطاب کیا، دلت اور عیسائی نمائندے نے بھی مقررین اور سامعین کی حیثیت سے شرکت کی۔

- مؤرخہ ۲؍۳ر جنوری کو حیدرآباد میں ''بام سیف'' کا پروگرام تھا، اس میں انہوں نے ایک سیشن ''دین اور دستور بچاؤ تحریک'' کے لئے بھی رکھا تھا، مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی صاحب اور مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب بھی اس پروگرام میں مدعو تھے، دین اور دستور بچاؤ کمیٹی تلنگانہ و آندھراپردیش نے اس پروگرام میں مسلمانوں کو شریک کرنے کے لئے اردو اخبارات میں اشتہارات دیے، نیز شہر اور اضلاع کے علماء اور اہم شخصیتوں کو اس پروگرام میں شرکت کے لئے فون اور میسیج کیے گئے، مولانا چنانچہ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب سکریٹری بورڈ، جناب رحیم الدین انصاری صاحب رکن بورڈ، حافظ پیر شبیر احمد صاحب، مفتی غیاث الدین رحمانی صاحب (جمعیت علماء) جناب حامد محمد خاں صاحب، جناب زاہد علی بیگ صاحب (جماعت اسلامی) مولانا صفی احمد مدنی صاحب (جمعیت اہل حدیث) نیز کمیٹی کے مختلف ذمہ داران کے علاوہ شہر اور اضلاع سے علماء اور اہم مسلم شخصیتوں نے شرکت کی، اگلے دن ایک سیشن خواتین کا ہوا، جس سے بورڈ کی رکن جناب اسماء زہرہ صاحبہ نے بھی خطاب کیا۔

- مؤرخہ ۴ر جنوری کو دار العلوم حیدرآباد میں وامن میشرام صاحب کے ساتھ خصوصی نشست رکھی گئی، جس میں تلنگانہ و آندھراپردیش تحریک کے تعاون کے سلسلہ میں تفصیلی بات چیت ہوئی، اور انہوں نے وعدہ کیا کہ جہاں بھی پروگرام ہوگا، ان کی تنظیم کے لوگ بھی شریک ہوں گے، اس سلسلہ میں طے پایا کہ ایک اور نشست دین اور دستور بچاؤ کمیٹی اور بام سیف کے مقامی ارکان کی ہو، اور دونوں طرف سے دس دس افراد شریک ہوں؛ چنانچہ دفتر جماعت اسلامی میں یہ نشست منعقد ہوئی، جس میں مختلف اضلاع کے پروگرام کے سلسلہ میں مشورے ہوئے اور طے پایا کہ جو بھی پروگرام ہو، اس میں باہمی رابطہ رکھا جائے۔

- ارکان کمیٹی کے مشورہ میں یہ بات طے پائی تھی کہ موضوع کے پھیلاؤ اور بورڈ کے خصوصی مزاج کو سامنے رکھتے ہوئے ہی مقرر حضرات خطاب کریں، اس سے باہر نہ جائیں، اس کے لئے ایک ورکشاپ رکھا جائے، اور شہر و اضلاع سے نوجوان مقررین کو تربیت دی جائے؛ چنانچہ ۱۱ر جنوری ۲۰۱۶ء کو المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد میں یہ ورکشاپ رکھا گیا، جس میں ۵۰ر علماء شریک ہوئے، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب سکریٹری بورڈ، اقبال احمد انجینئر صاحب، مولانا سعید حسنی قادری صاحب وغیرہ نے خطاب کیا، اور ضروری مواد کی زیراکس کاپی تمام شرکاء کو تقسیم کی گئی۔

- اس پروگرام میں کرنول کے چند علماء بھی شریک تھے، کرنول مسلم آبادی کے اعتبار سے موجودہ آندھراپردیش کا مرکزی شہر ہے، ان حضرات نے مطالبہ کیا کہ اسی طرح کا ایک ورکشاپ کرنول میں بھی رکھا جائے؛ چنانچہ ۲۵ر جنوری ۲۰۱۶ء کو کرنول میں بھی ورکشاپ رکھا گیا، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب سکریٹری بورڈ، اقبال احمد انجینئر صاحب اور مولانا فضل اللہ الموسوی صاحب نے خطاب کیا، جس میں تقریباً ۵۰ر حضرات نے شرکت کی۔

- اضلاع میں کمیٹیوں کی تشکیل کے سلسلہ میں مولانا محمد جعفر پاشا (رکن بورڈ) نے کرنول کا، جناب رحیم الدین انصاری صاحب رکن بورڈ، زاہد علی بیگ صاحب نے نظام آباد کا، اقبال احمد انجینئر صاحب، رحیم الدین انصاری صاحب، زاہد علی بیگ صاحب وغیرہ نے ورنگل اور کریم نگر کا دورہ کیا، ضلعی کمیٹیاں تشکیل دی گئیں، اور ان سے کہا گیا کہ تعلقہ جات کی سطح پر تحریک کو پھیلائیں اور جلسے کریں، اور الحمد للہ یہ جلسے ہورہے ہیں۔

- مؤرخہ ۳۰ر جنوری ۲۰۱۶ء کو ''دین اور دستور بچاؤ تحریک'' کا عمومی اجلاس نظام آباد میں ہوا، جس میں حیدرآباد سے کنوینر، جوائنٹ کنوینر، مختلف تنظیموں کے ذمہ داران شریک ہوئے، بیرونی مقرر کی حیثیت سے بورڈ کے

معزز رکن مولانا سید سلمان حسینی ندوی صاحب اور بام سیف کے صدر جناب وامن میشرام صاحب نے خطاب کیا، نیز عیسائی، سکھ، بدھسٹ نمائندوں نے بھی تقریریں کیں، اس اجلاس میں شرکاء کی تعداد ہزاروں میں تھی، اور سامعین میں غیر مسلم حضرات بھی شامل تھے۔

- کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق امید ہے کہ ان شاء اللہ ۲۱ راپریل کو ورنگل میں، ۲۷ راپریل کو کرنول میں، نیز ۱۵ رمئی تک نرمل اور کریم نگر میں تحریک کے اجلاس ہوں گے، اور ۲۵ رمئی کو حیدرآباد میں تحریک کا مرکزی جلسہ کیا جائے گا۔

- یہ بات طے کی گئی کہ دسمبر کے ختم تک اضلاع میں کمیٹیوں کی تشکیل پر توجہ دی جائے، یکم جنوری سے اضلاع میں جلسوں کا سلسلہ شروع کیا جائے؛ کیونکہ اس سے پہلے ربیع الاول کے جلسوں کا سلسلہ رہتا ہے، اور ۳۱ رجنوری کو حیدرآباد میں مرکزی جلسہ کیا جائے، جلسے جہاں کہیں بھی کئے جائیں گے، وہاں ایک پروگرام دانشوروں اور خواص کا رکھا جائے گا، ایک عوامی اجلاس ہو، اور حسب موقع خواتین کا بھی پروگرام رکھا جائے، خدا کرے کہ جو پروگرام بنایا گیا ہے، وہ کامیابی کے ساتھ تکمیل کو پہونچے۔

بہار

- مسلم پرسنل لا بورڈ کے رکن محترم جناب الحاج ڈاکٹر ابوالکلام صاحب سہرسہ کی سرکردگی میں مؤرخہ ۹ رمارچ ۲۰۱۶ء کو سہرسہ بستی عیدگاہ میں دین اور دستور بچاؤ تحریک کا ایک عظیم الشان اجلاس مسلم پرسنل لا بورڈ کے کارگزار جنرل سکریٹری حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں کوسی کمشنری کے تینوں اضلاع کے علماء و دانشوروں کا خطاب ہوا۔ اجلاس کی نظامت مولانا محمد ضیاء الدین ندوی صاحب نے کی۔

افتتاحی کلمات میں اجلاس کے روح رواں الحاج ڈاکٹر ابوالکلام صاحب نے دین اور دستور بچاؤ تحریک کی اہمیت و افادیت پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے مسلم پرسنل لا بورڈ کی خدمات سے عوام الناس کو واقف کراتے ہوئے اس تحریک کی ضرورت کو سمجھاتے ہوئے بورڈ کی اس تحریک کو گھر گھر پہونچانے کی ضرورت پر زور دیا اور ہر مذہب کے لوگوں سے اسمیں جڑنے کی اپیل کی۔

مہاراشٹر کے مولانا رضوان الحسن صاحب چترویدی نے کہا کہ اسلام مذہب کا دہشت گردی سے تعلق جوڑنا انتہائی غلط ہے، سب سے پہلے اسلام نے ہی لڑکیوں کے مارنے پر سختی سے روک لگائی ہے، اسلام بھائی چارہ اور محبت کی تعلیم دیتا ہے۔ مولانا خالد ندوی غازی پوری نے کہا کہ مسلم پرسنل لا بورڈ کی دین اور دستور بچاؤ تحریک وقت کی اہم ضرورت ہے، فسطائی طاقتوں کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملانے کے لیے ہمارے بزرگوں نے سوچ سمجھ کر نہایت دانشمندانہ فیصلہ کیا ہے، جس کا مستقبل میں خوشگوار اثر پڑے گا، انہوں نے کہا کہ اس تحریک سے ہم سبھوں کو جڑنا چاہئے، رکن تاسیسی مولانا قاضی حسین احمد رحمانی صاحب نے کہا کہ بورڈ کی اس تحریک کے اچھے اثرات پڑ رہے ہیں، اور مظلوم طبقات متحد ہورہے ہیں، ناپاک طاقتوں کو منہ کی کھانی پڑے گی، رکن بورڈ مولانا محمد نعیم صاحب رحمانی نے کہا کہ آج کے اس عظیم اجتماع میں ہر مذہب کے ماننے والوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر فرقہ پرست طاقتوں کے منہ پر زوردار طمانچہ ہے، بورڈ کی یہ تحریک بہت جلد رنگ لائے گی، کیونکہ اس کی قیادت حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی کے ہاتھ میں ہے، اور تاریخ شاہد ہے کہ بورڈ کی کئی تحریکات ان کی قیادت میں کامیابی سے ہمکنار ہو چکی ہیں۔ مولانا مفتی محمد سہراب عالم ندوی صاحب (نائب ناظم امارت شرعیہ پٹنہ) نے کہا کہ حالات عجیب وغریب ہوتے جارہے ہیں، ملک میں سر ابھارتی فسطائیت، تیزی کے ساتھ پاؤں پسارتی فرقہ واریت، مختلف حیلوں حوالوں سے اقلیتوں پر ظلم وستم کے دراز ہوتے سلسلہ، ہندوستان کے سیکولرزم اور روح آئین کو بالائے طاق رکھ کر سوریہ نمشکار، یوگا اور وندے ماترم جیسے مشرکانہ اعمال اور ایمان سوز امور کو سرکاری اسکولوں میں نافذ کیا جانے لگا، جب دین وشریعت پر حملہ ہوا تو آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے اس کی خطرناکی کا ادراک کرتے ہوئے ایمان وعقیدہ کی حفاظت اور عوام الناس کو ان مشرکانہ اعمال سے روشناس کرانے کا عزم مصمم کیا اور صورتحال سے نبرد آزمائی اور اپنا فرض منصبی ادا کرنے کیلئے ملک گیر پیمانہ پر حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب کی قیادت میں "دین اور دستور بچاؤ تحریک" چلانے کا فیصلہ لیا۔

اخیر میں صدر اجلاس حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا بھارت ایک جمہوری اور سیکولر ملک ہے، یہاں کا دستور سیکولر ہے، یہاں رہنے والے ہر شہری کو اپنے مذہب اور دستور کے مطابق زندگی گذارنے کا حق ہے، لیکن چند مفاد پرست لوگ اس حق کو سلب کرنے اور ایک خاص نظریہ و مذہبی شناخت کا پابند بنانے کی کوشش کر رہے ہیں، اس سے ملک میں بہت ساری دشواریاں پیدا ہوں گی اور امبیڈکر صاحب کے بنائے ہوئے دستور پر سوالیہ نشان لگ جائے گا، اس حرکت کو روکنا اور ملک کے مفاد کو سامنے

رکھ کر زندگی گذارنا ہر شہری کی ذمہ داری ہے۔

انہوں نے فرمایا کہ ہر ذات اور طبقہ کو ساتھ لیکر چلنے سے ہمارا ملک ترقی کرے گا اس لئے ہم اپنی اجتماعی قوت کو مضبوط بنائیں، بکھراؤ اور پھوٹ والی حرکتوں سے بچیں، تاکہ ہمارا ملک ترقیوں کی طرف گامزن رہے، آپ نے مزید فرمایا کہ مسلمان ملک کا سچا اور پکا شہری ہے، وفاداری اور حب الوطنی ان کی فطرت میں شامل ہے، ان کو مشکوک نگاہوں سے دیکھنا، غدار اور دہشت گرد کا الزام لگانا، مجرمانہ حرکت ہے، مسلمانوں کو ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وطن سے محبت کرنے کی بھی تعلیم دی ہے چنانچہ تاریخ کے صفحات گواہ ہیں کہ مسلمانوں نے ملک کیلئے بڑی بڑی قربانیاں دی ہیں اور آگے بھی دینے کا جذبہ صادق رکھتے ہیں۔ آپ نے ملک کے حالات پر افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ جان و مال، عزت و آبرو سے کھیلنا، دستور ہند میں دست درازی کرنا آئین کی خلاف ورزی ہے، وفادار شہری بننے کا مزاج بنائیں۔ آپ نے اپنے پرمغز خطاب میں فرمایا کہ مسجد خدا کا گھر ہے، اس کی تعمیر کی فکر کرنا تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے، خدا کے گھر کی فکر کرنے والے اللہ کے محبوب اور پسندیدہ بندے شمار کیے جاتے ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے مدینہ آکر پہلے مسجد نبویؐ کی تعمیر کی، تاکہ مسلمانوں کو عبادت کرنے میں کسی طرح کی دشواری نہ ہو۔ مسجد کی تعمیر میں دل کھول کر حصہ لینا چاہئے، اس لیے کہ یہی ہمارے دین و ایمان کا مرکز ہے۔ ابھی پنچایت الیکشن ہونے والا ہے لیکن آپ لوگ آپس میں پیار اور محبت قائم رکھیں دل میں بغض نہ رکھیں، مسلمانوں کو آپس میں متحد اور مربوط کرنے کی کوشش کریں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان اپنا رشتہ مسجد سے مضبوط رکھیں اور اپنے سجدوں سے اسے آباد کریں۔ آج ہم لوگ مسجد کی زیب و زینت میں لگ گئے ہیں افسوس کی بات ہے کہ ہمارا رشتہ مسجد سے کمزور ہو گیا ہے اور خدا کے گھر سے دور ہو گئے ہیں۔ مسجد سے دوری نے ہماری صفوں میں انتشار پیدا کر دیا ہے اور ہم ذات، مسلک اور علاقہ کے نام پر لڑنے لگے ہیں، جب کہ اللہ نے ہمیں آپس میں بھائی بھائی بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان مسلک سے بالاتر ہو کر آپس میں پیار اور محبت سے رہیں۔ ہمارے پیسے صحیح مصرف میں خرچ ہونا چاہئے اور نیک کاموں میں اپنے پیسے لگائیں، ہمیں اللہ نے دولت اس لیے دی ہے کہ اسے صحیح راہ میں خرچ کریں۔ شادی میں ڈی جے اور گانا ہرگز نہیں بجانا چاہئے، اپنے بچوں کو تعلیم دیں، ہندوستان کے آئین میں ہر مذہب کی تعظیم کرنی چاہئے، تمام انسانوں کی عزت کرنی چاہئے، یہ بنیادی بات ہے لیکن موجودہ حالت میں مرکزی حکومت کے کچھ ممبر پارلیمنٹ کی غلط بیان بازی سے بھائی چارہ میں کمی آتی جارہی ہے۔ عوام کے ذریعہ منتخب کیئے گئے لیڈروں کے غلط بیان بازی سے سماج کا نقصان ہوتا ہے۔ ایسے لوگ کبھی ذات، کبھی مذہب کو بھلا برا کہہ کر صرف ذاتی اغراض و مقاصد حاصل کرنے کے لیے لوگوں کو تقسیم کرتے ہیں۔ آپ نے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ لوگ کسی کے بہکاوے میں نہ آویں اور سنجیدگی کا مظاہرہ کریں۔

سامعین نے اس تحریک کو بورڈ کا بر وقت اٹھایا ہوا صحیح قدم قرار دیا۔

مغربی بنگال

● **کلکتہ:** آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے زیر اہتمام دین اور دستور بچاؤ تحریک پروگرام مورخہ ۷؍ فروری بروز اتوار بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ جس کی صدارت قاری فضل الرحمٰن صاحب نے کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا۔ مفتی فخر الاسلام صاحب قاسمی رکن بورڈ نے بورڈ کا تعارف کراتے ہوئے بورڈ کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے موجودہ حالات پر بورڈ کی اہمیت پر زور دیا۔ ریٹائرڈ جج اور مائنریٹی کمیشن کے چیئرمین اتاج علی شاہ صاحب نے مسلم پرسنل لا قانون کی اہمیت بتاتے ہوئے کہا کہ لوگوں کو اپنے حقوق کی معلومات ہونی چاہئے تاکہ وہ اپنے حق کیلئے لڑسکیں، جب لوگوں کو جانکاری ہی نہیں ہوگی تو وہ کیسے لڑیں گے، انہوں نے لوگوں کو قانون اور اپنے حق کیلئے لڑنا بتایا، انہوں نے یونیفارم سول کوڈ لاگو ہونے پر اس کی دشواریاں بتائیں اور لوگوں کو باخبر رہنے کو کہا، انہوں نے مزید یہ بھی بتایا کہ ملک کے آئین میں ہمارے کیا حقوق ہیں، انہوں نے کئی مسلم قوانین پر روشنی ڈالی۔ ناخدا مسجد کے امام مولانا محمد شفیق قاسمی صاحب نے مسلم پرسنل لا بورڈ کی اہمیت بتاتے ہوئے کہا کہ لوگوں کو دین کو اپنے اعمال میں لانا ہوگا تبھی ہم اپنے ملک کا دستور بچا سکتے ہیں۔ جب ہمارے اعمال کمزور ہوں گے تب ہمارا دستور بھی نہیں بچے گا۔ انہوں نے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی تاریخوں پر زور دیا اور لوگوں کو بورڈ کا کردار شاہ بانو کیس میں یاد دلایا۔ انہوں نے لوگوں کو آگاہ رہنے کو کہا اور ساتھ دینے کو کہا۔ لوگوں کو یاد دلایا کہ بورڈ نے ہمیشہ اپنی آواز بلند کی ہے۔ جب بھی ایسے حالات پیش آئیں اور لوگوں سے اپیل کی جائے تو آپ لوگ بورڈ کا ہمیشہ تعاون کریں۔ امام عیدین قاضی فضل الرحمٰن صاحب نے مسلم پرسنل لا بورڈ کی اہمیت بتاتے ہوئے کہا کہ ہمیں واقف رہنا چاہئے کہ ہمارے قانون کو موجودہ حالات میں بہت خطرہ ہے۔ انہوں نے لوگوں کو بتایا کہ مسلمان حکومت نے اس ملک کو کیا

دیا اور آزادی کی لڑائی میں ہمارا کیا رول تھا؟ یہ ملک ہمارا اتنا ہی ہے جتنا اوروں کا ہے، ہمیں کوئی یہاں سے نکال نہیں سکتا ہے، انہوں نے تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ہمیں ڈر کر نہیں رہنا چاہئے، ہمیں پریشان کرنا اور ڈرانا حکومت کی چال ہے، ہمیں مل کر رہنے کی ضرورت ہے، ہمیں اپنے اعمال پر دھیان دینا ہے کہ لوگوں کو پریشانی نہ ہو اور کبھی ایسے حالات پیدا نہ ہوں جن سے کوئی تنازعہ پیدا ہو، ہمیں ایک دوسرے کی عزت کرنا ہے اور بھائی چارگی کے ساتھ رہنا ہے، ان کا دین ان کیلئے اور ہمارا دین ہمارے لئے ہے۔ سماجی کارکن انور بریمی صاحب نے پروگرام کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی صدارت کو بخوبی انجام دیا۔ مولانا نعمت حسین حبیبی صاحب رکن بورڈ کی دعاؤں اور اظہار شکر کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔ اس پروگرام میں بورڈ کی ممبر محترمہ نور جہاں شکیل صاحبہ، محترمہ صبوحی عزیز صاحبہ اور عظمی عالم صاحبہ موجود تھیں۔

دہلی

● اس وقت کچھ لوگ بے لگام ہو گئے ہیں ان کی زبان لمبی اور سینہ چوڑا ہو چکا ہے آئے دن کبھی مساجد پر حملہ تو کبھی مدارس کو بدنام کرنے کی منظم سازش، کبھی نوجوانوں کی بے جا گرفتاری تو کبھی عقائد پر حملہ، یہ درحقیقت آئین کے ساتھ کھلواڑ ہے، المعہد العالی الاسلامی زیلا دہلی میں مفتی محمد نسیم رحمانی نے ''دین اور دستور بچاؤ تحریک'' کا ایک اجلاس منعقد کیا، اس اجلاس میں قانون دانوں، علماء اور دانشوروں کی ایک بڑی جماعت شریک تھی۔ جسمیں مفتی محمد نسیم رحمانی صاحب نے کہا کہ حکومت کی پالیسی ایمان سوز ہے، سوریہ نمشکار، یوگا اور وندے ماترم کا اسکول، کالج اور یونیورسٹی میں نافذ کرنا جمہوریت کے خلاف اقدام ہے۔ یوگا ہندوؤں کا طریقہ عبادت ہے اسے ورزش بتانا دھوکہ ہے چونکہ ہندوؤں کے دیوتا کرشن جی نے ارجن جی کو یوگا کی تعلیم دی تھی، آپ نے اپنے خطاب میں پوری امت اسلامیہ کو بیدار کرتے ہوئے کہا کہ خواب غفلت سے بیداری ضروری ہے ورنہ آنے والی نسل جہنمی کہلائے گی۔ موجودہ حکومت کی پالیسی یہ بھی ہے کہ ہندوستان کو برہمن راشٹر قرار دیا جائے۔

جناب دان بہادر یادو ایڈوکیٹ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ جمہوری ملک ہے یہاں تمام مذاہب کے رہنے والوں کا پورا حق ہے، ملک پر کسی ایک مذہب کی تہذیب تھوپنا دراصل جمہوریت کا قتل ہے۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالقدوس قاسمی صاحب نے کہا کہ اس تحریک کی سخت ضرورت تھی اس کا اظہار اکابر مسلم پرسنل لا بورڈ کے سامنے مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی نے جے پور کے اجلاس میں کیا جس کا عملی جامہ پورے ہندوستان میں پہنایا جا رہا ہے۔

گجرات

● دین اور دستور بچاؤ تحریک کے سلسلہ میں مؤرخہ ۲۷/ اکتوبر ۲۰۱۵ء بروز منگل کو جامعہ قاسمیہ عربیہ گھروڑ میں حضرت مولانا محمد حنیف لوہاروی صاحب (شیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ گھروڑ) کی دعوت پر ایک مجلس کا انعقاد کیا گیا، جس میں حضرت مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی صاحب مہمان خصوصی کی حیثیت سے حاضر ہوئے۔ مجلس کی صدارت حضرت مولانا عبداللہ کاپودروی صاحب نے فرمائی۔ نیز مفتی احمد دیولوی صاحب اور دیگر نامور مشائخ گجرات مجلس میں تشریف لائے تھے۔ مہمان خصوصی محترم کے درد بھرے خطاب کے بعد مولانا مفتی احمد صاحب خانپوری، حضرت مولانا عبداللہ صاحب کاپودروی اور جناب پروفیسر بندوک والا صاحب نے خطاب فرمایا۔ نیز مجلس میں علماء کرام کی آراء کے بعد داعیٔ محترم مولانا محمد حنیف لوہاروی صاحب کو کنوینر بنا کر ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

مولانا خادم لال پوری صاحب ستگر ضلع سابر کانٹھا شمالی گجرات، مولانا عبدالقدوس صاحب پالنپوری، ضلع بناس کانٹھا شمالی گجرات، مفتی عبداللہ صاحب پٹنی دارالعلوم حسینہ مانگرول ضلع جوناگڑھ کاٹھیاواڑ، مفتی حنیف حسین مانگرولی صاحب دارالعلوم سیڈوکر ضلع گیر سوماتھ، کاٹھیاواڑ، کاتب صلاح الدین سیفی صاحب ترکیسر ضلع سورت مانڈوی، حاجی عبدالشکور پٹھان صاحب شمالی گجرات، جناب محمد الیاس ترکی صاحب کونڈھ، مولوی عبدالقادر صاحب جھرنا، مولوی اقبال حسین صاحب گودھرا، مفتی سلطان صاحب گودھرا، پنچ محل، مفتی اویس بارڈولی صاحب بارڈولی، مفتی ابراہیم گجیار صاحب بارڈولی گودھرا، لونا واڑا، شہرا، زالود اور داحود کے لئے مولانا حفظ الرحمٰن پٹیل صاحب، مفتی خالد صاحب، مفتی امین صاحب، مولانا اقبال صاحب ٹنکاروی بھروچ، مفتی احمد دیولوی صاحب بھروچ، مولانا عبدالصمد صاحب کاوی بھروچ، مفتی طاہر صاحب سورتی سورت، جناب اسماعیل سرکار صاحب نانی نرولی، قاری فرید صاحب سدات نانی نرولی، مولوی الیاس مہتر صاحب نانی نرولی، بابو بھائی عمر صاحب نانی نرولی، جناب محمد انعام الحق صاحب نوساری، مولانا موسیٰ صاحب مانکروڈ انکلیشور، مفتی ابراہیم صاحب بارڈولی تاپی ضلع، مفتی انعام صاحب بلسار، صادق بھائی صاحب بروڈا اور چھوٹا اوپور، مفتی سلمان صاحب بروڈا اور چھوٹا اوپور۔

مہاراشٹر

● مؤرخہ ۸؍نومبر ۲۰۱۵ء بروز اتوار بعد نماز عشاء متصلاً سرور پیپل گاؤں ضلع پربھنی میں قاضی شریعت مولانا عبدالاحد ازہری صاحب مدظلہ (رکن بورڈ) کی صدارت میں دین اور دستور بچاؤ کا اجلاس عام منعقد ہوا، جس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے جناب مولانا سعید احمد ملی صاحب (صدر مدرس معہد ملت، مالیگاؤں) مولانا زبیر احمد ملی صاحب (استاذ تفسیر و حدیث معہد ملت) مفتی حسنین محفوظ نعمانی صاحب (قاضی شریعت مالیگاؤں) مولانا قمر الدین صاحب (صدر کل جماعتی تنظیم پاتھری) مولانا جنید الرحمٰن قاسمی صاحب (صدر دارارقم سینٹر ہنگولی) عبداللہ خان صاحب (ایم ایل سی پاتھری) شریک ہوئے، اس موقع پر سامعین سے خطاب کرتے ہوئے آل مہاراشٹر کنوینر مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی نے دین اور دستور بچاؤ تحریک کو وقت کی اہم ضرورت بتایا، مولانا زبیر احمد ملی، مولانا مفتی حسنین نعمانی، مولانا جنید الرحمٰن قاسمی صاحبان کی بھی تقریر ہوئی، جناب مولانا عابد ملی صاحب اس اجلاس کے منتظم خاص تھے، اور انہوں نے بڑی محنت اور پوری توجہ سے علاقے میں اچھی کوشش کی، اور بڑے پیمانے پر اجلاس منعقد کروایا، الحمد للہ سرور پیپل گاؤں کے افراد کے علاوہ اطراف واکناف کے تقریباً دو ڈھائی سو علماء بھی تشریف فرما ہوئے، جنکی میزبانی سرور پیپل گاؤں کے مخلص مسلمانوں نے کی، یہاں پچیس سے زائد مقامات کے احباب نے شرکت کی اور مقررین سے استفادہ کیا۔

● مؤرخہ ۹؍نومبر ۲۰۱۵ء بروز پیر بعد نماز عصر متصلاً منجھلے گاؤں ضلع بیڑ میں جناب مفتی شبیر احمد ندوی صاحب کے زیر نظم علماء و ائمہ کی خصوصی نشست عیدگاہ مسجد میں ہوئی جس میں مفتی شبیر ندوی، مولانا جنید الرحمٰن قاسمی، اور مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی کا خطاب ہوا، اور علماء و ائمہ کے سامنے دین اور دستور بچاؤ تحریک کا تعارف پیش کیا گیا، الحمد للہ علماء و ائمہ نے اس تحریک سے جڑ کر محنت کرنے کا وعدہ کیا۔

● مؤرخہ ۹؍نومبر ۲۰۱۵ء بروز پیر کو بعد نماز مغرب متصلاً قدیم عیدگاہ میدان میں مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی کی صدارت میں دین اور دستور بچاؤ تحریک کا اجلاس عام منعقد ہوا، جس میں مسلمانوں کے علاوہ برادران وطن کی بھی قابل لحاظ تعداد شریک ہوئی مختلف مسالک و مکاتب فکر کے لوگوں کی بھی اچھی نمائندگی رہی، اس اجلاس عام میں ایڈوکیٹ ایس، بی کامڑے (دلت سماج) جناب کتروجی گھڑگے (بدھسٹ) جناب گھمانند سانولے (بدھسٹ) ایڈوکیٹ شیخ خلیل، ایڈوکیٹ سید یعقوب (اہل سنت والجماعت) جناب افتخار ذکی (جماعت اسلامی) نے اظہار خیال فرمایا، اور تحریک کے سلسلے میں ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی، صدر محترم کی تقریر کے بعد ان ہی کی دعا پر اجلاس بحسن وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

● مؤرخہ ۱۰؍نومبر ۲۰۱۵ء بروز منگل کو دین اور دستور بچاؤ تحریک کا پروگرام ضلع لاتور میں طے کیا گیا تھا، منجھلے گاؤں کے بعد علماء کا قافلہ ضلع لاتور کیلئے روانہ ہوا، درمیان میں کئی مقامات پر خصوصی ملاقاتیں کرکے دین اور دستور بچاؤ تحریک کا مطبوعہ تعارف تقسیم کیا گیا، ضلع لاتور کے مدرسہ مدینۃ العلوم (جو لاتور کا قدیم کارگذار ادارہ اور مشہور تعلیم گاہ ہے) میں ایک خصوصی نشست منعقد ہوئی، جس میں لاتور کے علماء و ائمہ کی شرکت ہوئی، حضرت مولانا عبدالجبار مظاہری (مہتمم مدرسہ مدینۃ العلوم) کی سرپرستی میں یہ خصوصی نشست ہوئی جسمیں مولانا جنید الرحمٰن قاسمی اور مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی کا خطاب ہوا، علاقے کے مشہور عالم مولانا محمد اسماعیل صاحب قاسمی (صدر مجلس علماء لاتور) بھی بنفس نفیس شریک رہے۔

● مؤرخہ ۱۰؍نومبر ۲۰۱۵ء بروز منگل بعد نماز مغرب مدرسہ دارالعلوم صدیقیہ سعید نگر میں ایک عظیم الشان اجلاس عام جناب مولانا اسرائیل صاحب رشیدی کے زیر اہتمام منعقد ہوا، جسمیں مولانا فیاض الدین صاحب (صدر جمعیۃ علماء سورت) مولانا اسماعیل قاسمی صاحب (صدر مجلس علماء لاتور) مولانا عبدالجبار مظاہری صاحب (مہتمم مدرسہ مدینۃ العلوم لاتور) مولانا اسرائیل رشیدی صاحب (بانی ومہتمم مدرسہ دارالعلوم صدیقیہ) جناب شیوانند ہیبت پورے (لنگایت) جناب بالاجی کامڑے (بامسیف) جناب بالاجی سرساٹھ (مراٹھا سیوا سنگھ) نے خطاب کیا، آخر میں مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی کا تفصیلی خطاب ہوا، جسمیں انہوں نے ملکی حالات پر روشنی ڈالی، اور بتایا کہ مسلم پرسنل لا بورڈ نے دین اور دستور بچاؤ تحریک کو بڑے غور و خوض کے بعد مکمل اعتدال اور توازن کے ساتھ چلانے کا فیصلہ کیا۔ بورڈ کے اکابرین نے تحریک کا جو رخ متعین کیا ہے اگر اسی رخ پر تحریک کو جاری رکھا گیا اور اللہ کی ذات پر توکل و اعتماد کرتے ہوئے پوری محنت کی گئی تو اسکے بڑے اچھے اور دور رس نتائج سامنے آئیں گے انشاء اللہ۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ تحریک ہی کی برکت ہے کہ ملک کی مختلف سماجی، مذہبی، اور تہذیبی اکائیوں کے افراد کو آپ ایک ساتھ ایک اسٹیج پر دیکھ رہے ہیں اور آپ کو یہ محسوس ہو رہا ہوگا کہ اس ملک میں فرقہ پرست افراد اور غلط ذہنیت رکھنے والوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے، اب بھی یہاں بسنے والے انسانوں کی

غالب اکثریت محبت واخوت کے جذبے سے سرشار اور ایک دوسرے کی مدد کیلئے تیار ہے، یہی اس ملک کا امتیاز اور اسکی خصوصیت ہے، بحیثیت مسلمان ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم تمام مظلوم انسانوں اور محروم طبقات کا ساتھ دیں اور ایثار و قربانی، اور اخوت ورواداری کی مثال قائم کریں۔

● مؤرخہ ۱۱رنومبر ۲۰۱۵ء بروز بدھ کو ضلع کولہاپور کے اہم اور کارگذار مدرسہ دارالعلوم شرولی میں دن کے دس بجے پانچ اضلاع (کولہاپور، ستارہ، سانگلی، میرخ، بیلگام) کے خواص کا نمائندہ اجتماع منعقد ہوا، جسمیں مختلف مسالک و مکاتب فکر کے علماء و ائمہ بھی قابل لحاظ تعداد میں شریک ہوئے، دارالعلوم شرولی کی وسیع وعریض مسجد شرکاء سے بھری ہوئی تھی یہاں مولانا غلام غوث بندہ نوازی (اہل سنت والجماعت، میرخ) مولانا محمد اسلم صاحب (جمعیۃ اہل حدیث) جناب شاکر صاحب پٹوا (بوہرا جماعت) جناب محمد علی دیوجانی صاحب (شیعہ) اور جناب شاہد میمن صاحب (جماعت اسلامی) کی تقریریں ہوئیں، آخری تفصیلی خطاب مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی کا ہوا، جناب مولانا محبوب عالم صاحب، جناب عبدالرحیم کرنے صاحب، جناب حافظ عرفان صاحب، جناب مولانا منصور عالم صاحب، جناب حنیف صاحب (بیلگام) نے خصوصی اجتماع کیلئے بڑی محنت کی، اور تقریباً ایک ماہ کی مسلسل کاوش کے بعد یہ اجتماع ہوسکا، اس اجتماع میں دین اور دستور بچاؤ تحریک کے مرکزی اجلاس کے انعقاد کی بات طے کی گئی، اور اسکے انتظامی امور کی تقسیم عمل میں آئی، اور مختلف شہروں اور علاقوں کی طرف سے انتظام کے سلسلے میں تعاون کی یقین دہانی کرائی گئی۔ خصوصی نشست کے علاوہ دارالعلوم شرولی کے وسیع وعریض میدان میں بعد نماز مغرب اجلاس عام منعقد ہوا، جس کی صدارت جناب مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی نے کی اور متعدد مقررین نے اظہار خیال فرمایا، کولہاپور کے برادران اسلام کے علاوہ دارالعلوم کے طلبہ واساتذہ کی بھی شرکت رہی، اس موقع پر صدر اجلاس نے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے قیام کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ بورڈ کے قائم کرنے والے اکابر علماء فراست ایمانی سے سرشار تھے، اللہ پاک نے انہیں نگاہ بصیرت عطا کی تھی، جب ۱۹۷۲ء میں متبنّٰی بل کا معاملہ سامنے لایا گیا تو انہوں نے محسوس کرلیا کہ یہ صرف ایک خلاف شریعت قانون نہیں ہے بلکہ یکساں سول کوڈ کے نفاذ کی جانب اٹھایا گیا ایک قدم ہے جسکا تدارک ضروری ہے چنانچہ پہلے مرحلے میں دیوبند، اور پھر بمبئی میں مشورے کے بعد ۱۹۷۳ء میں باضابطہ بورڈ کا قیام عمل میں آیا اور اسی وقت سے اب تک یہ بورڈ ملت اسلامیہ ہند یہ کی رہبری و رہنمائی کا فریضہ انجام دے رہا ہے اور صحیح سمت میں مسلسل پیش قدمی کر رہا ہے۔

● مؤرخہ ۲ر۳ر۴ر۵رنومبر ۲۰۱۵ء بروز پیر، منگل، بدھ، جمعرات ممبئی میں دین اور دستور بچاؤ تحریک کو منظم کرنے کے لئے حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی کی آمد ہوئی، آپ کے ساتھ جناب مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی صاحب، اور مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب بھی تھے، جناب الحاج ہارون موزہ والا صاحب (رکن بورڈ) کی دعوت پر یہ سفر ہوا، پیر اور منگل کو مشورہ کی نشستیں ہوئیں جن میں تحریک کو منظم کرنے کا خاکہ بنایا گیا، اور جناب مولانا خالد اشرف جیلانی صاحب کو کنوینر اور جناب ہارون موزہ والا اور ڈاکٹر عظیم الدین صاحبان کو معاون کنوینز متعین کیا گیا، بروز بدھ خلافت ہاؤس میں بعد نماز مغرب سرکردہ افراد اور سماجی کارکنان کے لئے خصوصی نشست منعقد کی گئی جسمیں مولانا سید اطہر علی صاحب (رکن بورڈ) مولانا محمود دریا آبادی صاحب، جناب ہارون موزہ والا صاحب، جناب مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی صاحب اور حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی نے خطاب فرمایا، یہ نشست رات دس بجے تک جاری رہی۔ اگلے دن سہ پہر چار بجے مراٹھی پترکار سنگھ میں اعلیٰ سطحی پریس کانفرنس ہوئی جسمیں حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب نے تحریک کے اغراض و مقاصد اور اگلے عزائم اور طریقہ کار پر روشنی ڈالی اور مختلف صحافیوں کے سوالات کا جواب دیا، اس پریس کانفرنس میں تحریک کے تعارف کے سلسلہ میں پریس نوٹ بھی جاری کیا گیا جسکی بڑے پیمانے پر اشاعت ہوئی اور اخبارات نے نمایاں خبریں شائع کیں۔

● مہاراشٹر کے ضلع ہنگولی میں دین اور دستور بچاؤ تحریک کا دوروزہ مرکزی اجلاس تحریک کے کل ہند کنوینر حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب کی صدارت میں ۳ر۴ردسمبر ۲۰۱۵ء بروز جمعرات و جمعہ منعقد ہوا، پہلی خصوصی نشست عیدگاہ میدان پر نصب کئے گئے پنڈال میں ہوئی، جس میں مراٹھواڑہ اور ودربھا کے آٹھ سو سے زائد علماء وائمہ نے شرکت کی، یہ خصوصی نشست حضرت مولانا عبدالاحد ازہری صاحب (ناظم اعلیٰ معہد ملت مالیگاؤں) کی صدارت میں منعقد ہوئی، جناب مولانا معز الدین قاسمی صاحب (امیر شریعت مراٹھواڑہ) جناب مولانا نظام الدین فخر الدین صاحب (رکن بورڈ) جناب مولانا زبیر احمد ملی صاحب (استاذ تفسیر معہد ملت) جناب مفتی حسنین محفوظ نعمانی صاحب (قاضی شریعت مالیگاؤں) جناب مولانا عبدالحمید ازہری صاحب (سربراہ کل جماعتی

تنظیم مالیگاؤں) جناب مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب اور جناب مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی صاحب کے خطابات ہوئے، آخر میں حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب کا کلیدی خطاب ہوا، جسمیں انہوں نے علماء وائمہ کو ان کی ذمہ داریوں کی انجام دہی کی طرف توجہ دلائی اور آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا تعاون کرنے کی اپیل کی۔

● اسی دن بعد نماز مغرب برادران وطن کی خصوصی نشست ہوئی، جسمیں دلت، لنگایت، بدھ مت، جین مت، اور عیسائیت سے تعلق رکھنے والے افراد شریک ہوئے، اوران کے کئی اہم نمائندوں کی مؤثر تقریریں بھی ہوئیں اور آخر میں جناب مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی صاحب کا تفصیلی خطاب ہوا۔ یہ نشست اس لحاظ سے بڑی اہمیت کی حامل رہی کہ ملک میں بسنے والے مختلف محروم اور مظلوم طبقات کو ایک دوسرے کے قریب آنے اور دکھ درد کو محسوس کرنے کا موقع ملا، اور آپس کی یگانگت اور باہمی رواداری میں اضافہ ہوا۔ یہ خصوصی نشست حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب کی دعاء پر اختتام پذیر ہوئی۔

● برادران وطن کی خصوصی نشست کے وقت ہی عصری تعلیم گاہوں کے طلباء واساتذہ کیلئے بھی خصوصی نشست کا انتظام ایک دوسرے ہال میں کیا گیا تھا جہاں مولانا زبیر احمد ملی صاحب کی صدارت میں یہ اہم پروگرام منعقد ہوا، جس سے جناب مولانا مفتی حامد ظفر رحمانی صاحب (شیخ الحدیث معہد ملت) مولانا مفتی اشفاق قاسمی صاحب (قاضی شریعت اکولہ) مولانا عبدالحمید ازہری صاحب (سربراہ کل جماعتی تنظیم مالیگاؤں) نے خطاب فرمایا اور طلباء واساتذہ کو نصاب و نظام تعلیم کی راہ سے آنے والی دشواریوں سے آگاہ کیا اور اپنے دین و ایمان پر قائم و مستقیم رہنے کی دعوت دی۔

● خواتین میں بیداری لانے کیلئے ہنگولی کے احباب نے جمعہ کے دن صبح دس بجے خواتین کے لئے خصوصی اجتماع بھی رکھا تھا، جسمیں دس ہزار سے زائد خواتین نے شرکت کی، محترمہ عطیہ صدیقہ صاحبہ (رکن بورڈ) اور مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی صاحب (رکن مجلس عاملہ بورڈ) نے اس اجتماع میں تقریر کی۔

● جمعہ کی نماز سے قبل شہر ہنگولی کی مختلف بڑی مساجد میں اکابرین بورڈ اور مہمانان عظام کے بیانات ہوئے اور نماز جمعہ کے لئے آنے والے برادران اسلام کو تحریک کے سلسلہ میں متوجہ کیا گیا۔

● جمعہ کے دن بعد نماز عصر سے رات دس بجے تک عظیم الشان عمومی اجلاس دسہرہ میدان میں منعقد ہوا، اس اجلاس کی صدارت حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی نے فرمائی، اجلاس کے آغاز میں جناب مفتی محمد شفیق رحمانی صاحب نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا، ارکان بورڈ جناب مولانا محفوظ الرحمٰن فاروقی صاحب، جناب عبدالوہاب عبدالشکور پاریکھ صاحب، جناب مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب اور مولانا عبدالحمید ازہری صاحب کے خطابات کے بعد لنگایت رہنما سوامی بسیشور اپا، بدھسٹ رہنما پروفیسر ہستے، بامسیف کے قومی صدر وامن میشرام جی، سکھ نمائندہ منجیت سنگھ الکھ، ایڈوکیٹ دیواکر مانے اور بھنتے گیان جیوتی نے اظہار خیال کیا، تمام مسالک و مکاتب فکر کے نمائندوں کی طرف سے بھی مختصراً تحریک کی تائید وحمایت کا اعلان کیا گیا، اس اجلاس میں کلیدی خطاب کرتے ہوئے مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی صاحب نے فرمایا کہ ملک ایسے نازک دور سے گزر رہا ہے جس کا تصور بھی ماضی میں دشوار تھا، موجودہ پرآشوب حالات میں دین وایمان بھی خطرہ میں ہے اور ملک کا سیکولر دستور بھی، بڑی قوت اور پوری منصوبہ بندی کے ساتھ یہ کوشش کی جارہی ہے کہ مسلمانوں سے ان کا دین وایمان اور عقیدہ توحید چھین لیا جائے اور انہیں کفر وشرک کی اندھیریوں میں ڈھکیل دیا جائے اور یہ سلوک صرف مسلمانوں کے ساتھ نہیں ہورہا ہے بلکہ اس کا شکار ملک میں بسنے والی مذہبی، سماجی اور تہذیبی اکائیاں بھی بن رہی ہیں اور ان میں بھی بڑے پیمانے پر بے چینی اور اضطراب پھیلتا جارہا ہے، وقت آگیا ہے کہ تمام مظلوم اور محروم طبقات اپنے حقوق کی بازیابی کے لئے اٹھ کھڑے ہوں اور پرامن جدوجہد کا آغاز کریں۔ حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ یہ بورڈ بڑے نازک حالات میں قائم کیا گیا تھا اور اپنے قیام کے دن سے اب تک یہ کارگزار اور فعال ہے، اقتدار کی تبدیلی کے بعد بڑے غور وخوض اور باہمی تبادلہ خیال کے بعد دین اور دستور بچاؤ تحریک شروع کی گئی ہے اور بورڈ کے خدام اسے پورے ملک میں منظم کرنے کی کوشش کررہے ہیں، اور الحمد للہ اسکے بہتر اثرات ونتائج بھی سامنے آرہے ہیں، رات دس بجے صدر محترم کی دعاء پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ عام اجلاس میں ہزارہا ہزار فرزندان توحید کی شرکت ہوئی، اور بہت مثبت پیغام لیکر وہ واپس ہوئے۔

● مؤرخہ ۱۲ر نومبر ۲۰۱۵ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب متصلاً انجمن کالج گراؤنڈ بیلگام کرناٹک میں دین اور دستور بچاؤ اجلاس منعقد ہوا، جسمیں بیلگام کی جماعت اسلامی کے امیر جناب شاہد میمن صاحب، دارالقضاء بیلگام کے ذمہ دار جناب مولانا مفتی عبدالعزیز صاحب اور اہل سنت والجماعت کے

مشہور شیخ طریقت گنگری حضرت کے خطابات ہوئے۔ اور الحمد للہ مؤثر اور کامیاب اجلاس منعقد ہوا۔

● مورخہ ۲۹؍دسمبر بروز منگل مہابلیشور کی جامع مسجد میں بعد نماز ظہر مولانا مسعود احمد صاحب (امام وخطیب جامع مسجد) کے زیر اہتمام اور حضرت مولانا عبدالحمید صاحب (صدر جمعیۃ العلماء ستارہ) کی صدارت میں دین اور دستور بچاؤ اجلاس منعقد ہوا، جس میں مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب نے تفصیلی خطاب فرمایا، افتتاحی تقریر مولانا مسعود صاحب نے کی اسی دن بعد نماز عصر تحریک کے فروغ کے لئے تفصیلی مشورہ ہوا۔

● مورخہ ۲۹؍دسمبر کو کولہاپور قبرستان مسجد میں بعد نماز مغرب اجلاس ہوا جس میں کولہا پور کے مرکزی اجلاس کو کامیاب بنانے کے سلسلے میں ترغیبی تقریریں ہوئیں، آخری خطاب مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب نے فرمایا، نظامت کے فرائض حافظ عرفان صاحب نے انجام دیئے۔

● مورخہ ۳۱؍دسمبر بروز بدھ بعد نماز ظہر کرندواڑ کی مرکز مسجد میں اجلاس ہوا۔ اسی طرح بعد نماز مغرب اچل کرنجی کی جامع مسجد میں عظیم الشان جلسہ ہوا، اور بعد نماز عشاء آورواڑ میں وزیر بابا درگاہ کے احاطے میں پروگرام ہوا جس میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی، ان تینوں مقامات پر مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب نے خطاب فرمایا اور تحریک کی غرض وغایت بیان کی اور ملکی حالات پر روشنی ڈالی۔

● ۲؍جنوری ۲۰۱۶ء بروز سنیچر دارالعلوم شیرولی کولہاپور کے میدان میں چار اضلاع (سانگلی، میرج، ستارا اور کولہاپور) کے علماء، ائمہ اور حفاظ کرام کے لئے ایک اہم نشست حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب (کارگذار جنرل سکریٹری بورڈ) کی صدارت میں منعقد ہوئی، جس میں بڑی تعداد میں علماء، ائمہ، اور حفاظ کرام شریک ہوئے، مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی صاحب (رکن عاملہ بورڈ) مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب (رکن بورڈ) مولانا محفوظ الرحمٰن فاروقی صاحب (رکن بورڈ) مولانا محمد اسماعیل صاحب (کرناٹک) مولانا جنید الرحمٰن قاسمی صاحب نے جلسے سے خطاب کیا، آخر میں حضرت صدر اجلاس کا صدارتی خطاب ہوا، اور ان ہی کی دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

● ۲؍جنوری ۲۰۱۶ء بروز سنیچر کولہاپور میں خواتین کا مرکزی اجلاس عام سہ پہر تین بجے منعقد ہوا، اس میں مولانا منصور عالم صاحب اور مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب کا خطاب ہوا، پندرہ ہزار سے زائد خواتین شریک رہیں اور مسلم پرسنل لا بورڈ کے پیغام کو انہوں نے سماعت کیا، علاقے کے نوجوانوں نے مولانا منصور عالم صاحب کی رہنمائی میں اس پروگرام کے لئے بڑی محنت کی اور حسن انتظام کے ساتھ جلسہ منعقد کیا۔

● ۲؍جنوری ۲۰۱۶ء بروز سنیچر بعد نماز عصر مسلم بورڈنگ میں پریس کانفرنس ہوئی جس میں مراٹھی ہندی اور اردو اخبارات سے تعلق رکھنے والے صحافی حضرات اور الکٹرانک میڈیا کے لوگ شریک ہوئے، مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی صاحب نے تحریک کا تعارف پیش کیا، حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب نے سوالات کے جوابات دیئے۔ مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب نے کولہاپور اجلاس کی تفصیل اور دین اور دستور بچاؤ تحریک مہاراشٹر کی کارکردگی بیان کی۔

● مورخہ ۲؍جنوری ۲۰۱۶ء بعد نماز مغرب تاجر اور اہل خیر حضرات کی نشست مسلم بورڈنگ کے گراؤنڈ پر ہوئی مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی اور مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب کی تقریر ہوئی۔ حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب کی دعا پر مجلس کا اختتام ہوا، اس نشست میں اہل خیر حضرات نے کچھ نقد رقم بورڈ کے لئے پیش کی اور کئی احباب نے ماہانہ اور سالانہ رقومات پیش کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ اللہ تعالیٰ تعاون کرنے والوں کو اجر عظیم دے۔

● مورخہ ۳؍جنوری ۲۰۱۶ء بروز اتوار شام پانچ بجے سے رات دس بجے تک عظیم الشان جلسہ عام آر کے نگر شیدا پارک گراؤنڈ پر عمومی اجلاس منعقد ہوا، کولہاپور میرج، سانگلی، ستارا، بیلگام، اور دیگر اضلاع سے برادران اسلام اور مختلف سماجی مذہبی اور تہذیبی اکائیوں کے افراد بہت بڑی تعداد میں شریک ہوئے محتاط اندازے کے مطابق ایک لاکھ سے زائد افراد کا مجمع تھا، مختلف مسالک و مکاتب فکر کے نمائندوں اور دیگر مقررین کے علاوہ بطور خاص مولانا مفتی حسنین محفوظ نعمانی (مالیگاؤں)، مولانا مسعود صاحب (مہابلیشور) مولانا محفوظ الرحمٰن فاروقی صاحب (اورنگ آباد)، مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب (مالیگاؤں)، مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی صاحب کے خطبات ہوئے مختلف اکائیوں کے مقررین میں عالیجناب وامن شرام (قومی صدر بامسیف) سوامی کرونیشور (لنگایت) اور پروفیسر بی این ہستے (بدھسٹ) قابل ذکر ہیں، آخر میں حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب کا صدارتی خطاب ہوا اور ان کی دعا پر اجلاس بحسن وخوبی پایۂ تکمیل کو پہونچا۔

❁❁❁

بورڈ کی سرگرمیوں کا مختصر خاکہ

مرتب: وقارالدین لطیفی

دسمبر ۲۰۱۵ء سے اب تک کی کارکردگی اس شمارہ میں دی جارہی ہے۔ ۹؍دسمبر ۲۰۱۵ء کو مجلس عاملہ کا اہم اجلاس امروہہ میں منعقد ہوا جسکی روداد الگ سے اس شمارہ میں شامل ہے، اسی طرح بورڈ کی اہم کمیٹی دین اور دستور بچاؤ تحریک کے کئی اہم پروگرام ملک کے مختلف حصوں میں منعقد ہوئے ہیں جسکی تفصیلی رپورٹ بھی علیحدہ سے اس شمارہ میں شامل ہے۔

اسی طرح بورڈ کی دارالقضا کمیٹی کے تحت جنوری ۲۰۱۶ء میں بھنڈارہ مہاراشٹر میں اور ۶؍مارچ ۲۰۱۶ء کو منیر ضلع بلیا یوپی میں کنوینر کمیٹی مولانا عتیق احمد بستوی صاحب کی سرکردگی میں دارالقضا کا قیام عمل میں آیا۔

مسلم پرسنل لا بورڈ کی مجلس عاملہ امروہہ کی منظور کردہ تجویز:

> ''بورڈ کی قائم کردہ لیگل سیل کو وسعت دی جائے، اسمیں چند صلاحیت مند افراد کا اضافہ کیا جائے، اسکو مزید فعال اور متحرک بنایا جائے، اور اس سلسلے میں ملک کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے ان مسلمان وکیلوں کی خدمات حاصل کی جائیں جو بورڈ کے کاموں میں دلچسپی رکھتے ہیں اور برضا ورغبت دین کی خدمت سمجھ کر بورڈ کے کاموں اور اسکی جانب سے دائر مقدمات میں حصہ لینے کے خواہش مند ہیں، اس سلسلے میں مناسب یہ ہے کہ پہلے مرحلہ میں ایسے چند وکلاء کے ساتھ دہلی میں اکابرین بورڈ کی ایک میٹنگ ہو، جس میں مکمل خاکہ بنایا جائے اور دیگر وکلاء کو ساتھ لینے کا لائحہ عمل تیار کیا جائے۔''

تجویز کے مطابق ۲۰؍مارچ ۲۰۱۶ء کو دن کے گیارہ بجے اس سلسلہ کی پہلی نشست نیو ہورائزن اسکول حضرت نظام الدین میں بورڈ کے کارگزار جنرل سکریٹری حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئی جسمیں مجلس عاملہ کی منظور کردہ تجویز کی روشنی میں مکمل خاکہ بنایا گیا اور طریقہ کار پر ہر پہلو سے غور کیا گیا۔

اس کے علاوہ اس دوران تین موقعوں پر درج ذیل صحافتی بیان اخبارات کو جاری کئے گئے:

- ۱۴؍جنوری ۲۰۱۶ء گیارہ بجے دن محترم جناب محمد عبدالرحیم قریشی صاحب اسسٹنٹ جنرل سکریٹری بورڈ کی وفات پر بورڈ کے مرکزی دفتر بورڈ میں حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب کارگزار جنرل سکریٹری کی صدارت میں ایک تعزیتی نشست منعقد کی گئی، نشست کے بعد درج ذیل تعزیتی بیان جاری کیا گیا:

''آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے اسسٹنٹ جنرل سکریٹری و ترجمان محترم جناب محمد عبدالرحیم قریشی صاحب صدر آل انڈیا مجلس تعمیر ملت حیدرآباد آج ہمارے درمیان نہیں رہے، ان کی جدائیگی کا غم کسی فرد واحد کے لئے یا مسلم پرسنل لا بورڈ ہی کے لئے نہیں ہے، بلکہ یہ پوری ملت اسلامیہ ہندیہ کے لئے ایک عظیم حادثہ اور بڑا خسارہ ہے۔

مسلم پرسنل لا بورڈ کے مرکزی دفتر دہلی میں جناب محمد عبدالرحیم قریشی صاحب کی وفات پر ایک تعزیتی نشست بورڈ کے کارگزار جنرل سکریٹری حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئی جسمیں کارکنان دفتر بورڈ کی طرف سے مولانا محمد وقارالدین لطیفی صاحب نے افتتاحی کلمات میں کہا کہ قریشی صاحب کی وفات کا حادثہ غیر معمولی ہے، ملت کے عدالتی معاملات پر آپ کو بڑی مہارت حاصل تھی جو کم لوگوں کے اندر پائی جاتی ہے، چھوٹوں سے شفقت کا معاملہ بڑوں کی تعظیم اور قوم کی خاطر جہد مسلسل اور بے لوثی کے ساتھ ساتھ تحریر و تقریر کے ذریعہ رضائے الٰہی کی فکر آپ کا ممتاز پہلو تھا۔ رکن مجلس عاملہ مولانا عتیق احمد بستوی صاحب نے فرمایا کہ ہمارے محترم قریشی صاحب مسلم پرسنل لا بورڈ کے قانونی ماہرین کے نہ صرف قائد تھے بلکہ عدالتی معاملوں میں دن رات محنت کرتے، مطالعہ کرتے اور پھر جواب تیار کرتے، میں نے دارالقضا کے مقدمات کی تیاری اور پیروی کے موقع پر دیکھا اس کے علاوہ اور بھی بہت سے مواقع پر ان کے انداز کار اور محنت سے بہت متاثر ہوا۔ وہ ایک نیک دل انسان تھے۔

رکن عاملہ بورڈ جناب کمال فاروقی صاحب نے اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کی کمی پوری ملت کو بڑی شدت سے محسوس ہوگی۔ ان کی بڑی خدمات ہیں اور یہ ملت کا بڑا خسارہ ہے، ہم سب مغموم ہیں وہ مسلم پرسنل لا بورڈ کے دست وبازو کی حیثیت رکھتے تھے اللہ اس قوم پر رحم کرے اور ان کا بدل عطا فرمائے۔

صدارتی خطاب میں حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب نے فرمایا

کہ جناب محمد عبدالرحیم قریشی صاحب کسی ایک انسان کا نام نہیں تھا ان کا درد اور ان کی تڑپ پوری ملت کے لئے وقف تھا۔ قریشی صاحب اپنی جوانی کے دور میں سید خلیل اللہ حسینی صاحبؒ کی تحریک سے متاثر ہوئے اور ملی خدمات میں ایسے لگے کہ قریباً پچاس سالوں تک اس قوم کی خدمت اور بہتری کے لئے اپنا ایک ایک قطرہ خون سوکھا دیا اور اپنی جوان ہڈیوں کو گھلا دیا۔ آپ کی صلاحیتوں کو والد صاحبؒ (حضرت مولانا سید منت اللہ رحمانی صاحب بانی بورڈ) نے تاڑلیا اور وہ بورڈ کے لئے ایک مضبوط ستون ثابت ہوئے۔ ہمارے قریشی صاحبؒ سید خلیل اللہ حسینی صاحبؒ کے جذبۂ ایثار کی بھٹی میں تپے اور مولانا منت اللہ رحمانیؒ کی تربیت میں ایسے پروان چڑھے کہ وہ پوری قوم کے لئے گوہر نایاب ثابت ہوئے۔ اور ملت کے لئے عظیم سرمایہ ثابت ہوئے۔

آپ کی خدمات کی بڑی طویل فہرست ہے آپ کا جذبہ بڑا مبارک تھا، قانونی وعدالتی اور جمہوری معاملات میں بورڈ کی کامیابیوں میں بنیادی رول آپ کا ہوا کرتا تھا۔ بورڈ کی خدمات کے ہر حرف کے ساتھ آپ کا نام جڑا ہے۔ اللہ رب العزت آپ کی مغفرت فرمائے، کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اس کمزور ملت کو ان کا بدل عطا فرمائے۔

اس تعزیتی اجلاس میں قاضی محمد کامل قاسمی صاحب، مولانا محمد احتشام رحمانی صاحب، جناب خالد صابر قاسمی صاحب، مولانا ارشد عالم ندوی صاحب، مولانا ممتاز عالم صاحب اور شمشیر صاحب وغیرہ شریک ہوئے۔"

● مسلم پرسنل لا بورڈ کے بنیادی سکریٹری محترم جناب عبدالستار یوسف شیخ صاحب کا ۱۷؍فروری ۲۰۱۶ء کو طویل علالت کے بعد تھانے (مہاراشٹر) کے ایک اسپتال میں انتقال ہوگیا اور اسی دن مولانا عبدالباری بھٹکلی ندوی صاحب مہتمم جامعہ اسلامیہ بھٹکل کا بھی انتقال ہوگیا۔ ۱۸؍فروری ۲۰۱۶ء کو دفتر مسلم پرسنل لا بورڈ میں ایک تعزیتی نشست منعقد ہوئی اور درج ذیل تعزیتی بیان جاری کیا گیا:

"آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے بنیادی رکن اور سکریٹری جناب عبدالستار یوسف شیخ صاحب کے انتقال پر دفتر مسلم پرسنل لا بورڈ نئی دہلی میں ایک تعزیتی نشست منعقد ہوئی جس میں مرکزی دفتر بورڈ کے آفس سکریٹری مولانا وقار الدین لطیفی صاحب نے کہا کہ شیخ صاحب کی وفات پوری ملت اسلامیہ کے لئے ایک عظیم حادثہ ہے انہوں نے ملی فلاح کی خاطر اپنی پوری زندگی وقف کردی تھی، وہ بورڈ کے بنیادی لوگوں میں سے تھے اور بورڈ کے شروع سے اب تک تمام ذمہ داروں اور مسلک ومشرب کے ہر مکتب فکر کا آپ کو اعتماد حاصل تھا ابھی مسلم پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری پھر اسسٹنٹ جنرل سکریٹری کے حادثات وفات کا غم ہلکا بھی نہیں ہوا تھا بورڈ اپنے بے لوث مربی سے محروم ہوگیا، پابندی کے بورڈ کی نشستوں اور پروگراموں میں ترجیحی بنیادوں پر شرکت فرماتے، اور اپنی صائب رائے دیتے، پوری زندگی ایک بے لوث مخلص خادم کی حیثیت سے آپ نے قوم وملت کی بیش بہا خدمات انجام دیں۔

اس نشست میں مولانا عبدالباری ندوی بھٹکلی صاحب کی وفات پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا بڑے صالح اور نیک انسان تھے، انتظامی صلاحیت بھی بہت عمدہ تھی جبھی تو جنوبی ہند کے ممتاز ادارہ جامعہ اسلامیہ بھٹکل کے مہتمم بنائے گئے تھے اور آپ نے اپنے دور اہتمام میں کئی اہم ترقیاتی کاموں کو انجام دیا اور کئی شعبوں کا اضافہ بھی کیا آپ ہی کے دور اہتمام میں مسلم پرسنل لا بورڈ کی مجلس عاملہ کا ایک عظیم الشان اجلاس بھی منعقد ہوا تھا اللہ ان دونوں مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ اس نشست میں جناب خالد صابر قاسمی صاحب، مولانا ارشد عالم صاحب اور مولانا ممتاز عالم صاحب وغیرہ نے شرکت کی۔"

● آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت سے خواتین مسلم پرسنل لا بورڈ کی سربراہ شائستہ عنبر نے ملاقات کی اور اس ملاقات کو تمام مسلمان خواتین کی نمائندگی قرار دینے کی مذموم سازش کی گئی تو مسلم پرسنل لا بورڈ کی اصلاح معاشرہ کمیٹی برائے خواتین کی سربراہ ڈاکٹر اسماء زہرہ صاحبہ نے ۳۰؍مارچ ۲۰۱۶ء کو حسب ذیل صحافتی بیان جاری کیا:

"آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی مجلس عاملہ کی رکن اور اصلاح معاشرہ کمیٹی برائے خواتین کی سربراہ ڈاکٹر اسماء زہرہ صاحبہ نے اپنے اخباری بیان کے ذریعہ بی جے پی سرکار کی جانب سے مسلم پرسنل لا میں مداخلت اور سیکولر کوڈ کے نفاذ کی کوششوں کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے۔ انھوں نے کہا کہ سپریم کورٹ نے مسلم پرسنل لا کے سلسلے میں حکومت سے رپورٹ طلب کی ہے۔ بعض ہائی کورٹس کے ججس صاحبان کی جانب سے مسلم پرسنل لا پر بار بار رکیک حملے کئے جارہے ہیں اور وہ اپنے فیصلوں میں غیرضروری عائلی شرعی قوانین کے سلسلے میں اعتراضات کرتے ہوئے رائے زنی کررہے ہیں۔ RSS کی جانب سے بعض نام نہاد مسلم خواتین کو مسلم ویمنس پرسنل لا بورڈ کے نام سے شریعت کے خلاف استعمال کیا جارہا ہے۔ شائستہ عنبر صدر مسلم ویمنس پرسنل لا بورڈ ہرگز ہندوستان کے (۱۰) دس کروڑ مسلم خواتین کی نمائندہ نہیں ہوسکتی۔

(بقیہ صفحہ ۱۳؍ پر)

This document was created with Win2PDF available at http://www.win2pdf.com.
The unregistered version of Win2PDF is for evaluation or non-commercial use only.
This page will not be added after purchasing Win2PDF.